أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

سلسلة

39

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حالات، فضائل اور مرویات

www.KitaboSunnat.com

تالیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری (پی ایچ ڈی اسکالر)

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- تقریظ 7

باب 1 قرآن حکیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت 31

- صحابی کی تعریف 31
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حقیقی مومن ہیں 33
- اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہے 36
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بخش دیا گیا ہے 38
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اجر عظیم ہے 39
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامیاب لوگ ہیں 40
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین کی وجہ سے ہی تکالیف دی گئیں 43
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں محبت کرنے والے تھے 45
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافروں کے لیے سخت تھے 46
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کردار نجات کے لیے معیار ہے 49
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا کرنے کا حکم 50

باب 2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت ... 52

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام امت سے بہترین لوگ تھے 52
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت کے لیے امن کا سبب تھے 53
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برکت کا بیان 54
- انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت 55
- بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت 56

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- صلح حدیبیہ میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت 57
- صحابہ رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھڑی بھر کی رفاقت کی فضیلت 58
- قرآن وسنت فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر چلنے کا بیان 58
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کا بیان 59
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت واحترام کرنے کا بیان 61
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے خوشخبری 62
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر انوکھا انعام 62
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا لعنت کا باعث ہے 63

باب 3 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت توراۃ اور انجیل میں 64

باب 4 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سبّ وشتم کی حرمت 70

- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کی ممانعت احادیث کی روشنی میں 73
- صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن اور علماء اہل سنت 76

باب 5 مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر ایک نظر 89

باب 6 سیّدنا امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما (حالات وواقعات) 104

- حیات کے حالات کا آغاز 104
- اسلام کی خنک چھاؤں میں 105
- حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے بارے میں وصیت 106
- امیر شام کی حیثیت سے 107
- اللہ کی راہ میں خرچ 108
- اللہ کی راہ میں جہاد 109
- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں 109
- سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دفاع میں 110
- سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت 115

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- سفر آخرت 117

باب 7 سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب (احادیث کی روشنی میں) 120

- سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی اہل بیت سے محبت 120
- اہل بیت کی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت 122
- سیّدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت 122
- سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی انصار صحابہ سے محبت 124
- عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اچھے الفاظ سے یاد کرنا 125
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر 126
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعائے مغفرت 126
- سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خطبہ کا بیان 127
- امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے جہاد کرنے اور جنتی ہونے کا بیان 128
- سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فقاہت 134
- سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنی رعایا کے ساتھ حسن سلوک 135
- سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بحیثیت کاتب وحی 136
- سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح 139

باب 8 مرویات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ 150

- اذان کا جواب دینے کا بیان 151
- تکبر کی مذمت کا بیان 152
- دین اسلام کا علم حاصل کرنے کا بیان 153
- ذکر الٰہی کی فضیلت 153
- چاپلوسی کی مذمت کا بیان 155
- امام کی اقتداء کرنے کا بیان 156
- نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ عزوجل ہے 156
- جھوٹ کی مذمت کا بیان 157

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- حرمت شراب کا بیان 158
- مصائب اور فتنوں کے دور میں محتاط رہنے کا بیان 158
- وضو کا بیان 159
- نکاحِ شغار کی ممانعت 160
- سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتماد 160
- دوسری نماز کے لیے جگہ تبدیل کرنے کا بیان 161
- یومِ عاشوراء کا روزہ 162
- مردوں کے لیے سونا اور ریشم استعمال کرنے کی ممانعت 163
- سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک انداز 163
- طائفہ منصورہ کی فضیلت 164
- مؤذن کی فضیلت 164
- تکلیف مومن کے گناہوں کا کفارہ 165
- ہجرت کا بیان 165
- مبارک عمل 166
- جمعہ کی سنتوں کا بیان 167
- سجدۂ سہو کا بیان 168
- سلام پھیرنے کے بعد کی دُعا 169
- سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا وتر 169
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی حرمت 170
- ملک شام کی فضیلت 170
- سات اشیاء کی حرمت کا بیان 171
- خاتمہ 173

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ الصَّلَاۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ، وَ بَعْدُ!

زیر نظر ''سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حالات واقعات، فضائل و مناقب اور مرویات'' نامی کتاب جو زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچی ہے۔ کتاب میں موجود مواد کا علم کتاب کے عنوان سے عیاں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعلق سے چند منہجی باتیں سمجھنا بہت ضروری ہیں۔

پہلا مسئلہ:...... صحابی کی تعریف ہے۔ صحابی کی سب سے جامع تعریف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بیان فرمائی ہے کہ ((لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مُؤْمِنًا بِهِ وَمَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ)) ''جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان لانے کی حالت میں ملا ہو۔ اس کا انتقال بھی اسلام پر ہوا ہو۔'' تعریف میں صحابیت کے ثبوت کے لیے چار شرائط ہیں۔

پہلی شرط: لقاء ہے کہ صحابی کی ملاقات نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ثابت ہو۔ وہ ملاقات خواہ پوری زندگی کا ساتھ ہو جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا چند لمحات کا دیدار ہو، جیسے وہ شخص جو نجد کی سرزمین سے آیا تھا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک سوال کیا: ((أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ)) یا رسول اللہ! ''وہ کون سا عمل ہے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو سکتا ہوں۔'' اس کا کہنا یہ تھا: ((أَتَيْتُ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي وَ عَشِيرَتِي)) ''میں یہ سوال پوچھنے کے لیے اپنے اہل و عیال اور اپنی تجارتیں، سب کچھ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ کر آ رہا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے ارکان اسلام کی تعلیم دی۔ اس نے بات کو سمجھا اور واپس جانے کے لیے مڑا تا کہ اپنی قوم کو جا کر دعوت دے۔ اتفاق سے اس کی اونٹنی کا پاؤں ایک بل میں داخل ہوا، توازن بگڑ گیا اور وہ شخص گردن کے بل نیچے گرا، وہیں شہید ہو گیا۔ یہ اس کی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مختصر صحبت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے قریب منگوایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اُٹھا کر لائے۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنا چہرۂ مبارک اس کے قریب کیا، پھر پیچھے ہٹا لیا۔ فرمایا کہ ((إِنِّي رَأَيْتُ مَلَكَيْنِ يَدُسَّانِ فِي فِيهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ)) ''میں نے اللہ تعالیٰ کے دو فرشتے دیکھے، وہ اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے تھے۔'' ((فَعَلِمْتُ أَنَّهُ مَاتَ جَائِعًا)) ''اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ یہ شخص بھوکا فوت ہوا ہے۔'' یعنی یہ شخص بھوکا اور پیاسا سفر کر رہا تھا، کھانے اور پینے کی کوئی ہوش نہیں تھی۔ ایک ہی ہدف تھا کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام تک جلدی پہنچ جاؤں، اپنا سوال پیش کروں اور جواب حاصل کر کے عمل شروع کر دوں۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام اس کو دفن کر رہے ہیں اور ساتھ فرما رہے ہیں کہ ((عَمِلَ قَلِيلًا وَّأُجِرَ كَثِيرًا)) ''اسے عمل کرنے کا موقع نہیں ملا لیکن اجر و ثواب بے تحاشہ پا گیا ہے۔''[1]

تو اس کی نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ جو صحبت ہے بڑی مختصر ہے۔ چونکہ بحالت ایمان یہ دیدار حاصل ہو گیا، یہ بھی صحابی رضی اللہ عنہ ہے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ یہ لقاء بحالت ایمان ہو۔ چنانچہ کافر اور یہودی آپ ﷺ سے ملتے تھے، ایمان نہیں لائے، وہ صحابی نہیں ہو سکتے۔ ایسے ہی منافقین آپ ﷺ سے ملتے تھے، ایمان نہیں لائے۔ کیوں کہ ایمان وہ معتبر اور مسلّم ہے جو ظاہراً و باطناً ہو۔ منافقین کا اسلام ظاہراً تھا، حقیقتاً اور باطناً نہیں تھا۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

---

[1] مسند أحمد: 359/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (البقرة : 14)

''منافقین جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لا چکے ہیں اور جب اپنے شیاطین کے پاس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمھارے ساتھ ہیں۔''

ہم تو اوپر اوپر سے اسلام کا اظہار کرتے ہیں تو معلوم ہوا منافق صحابی نہیں ہوسکتا۔

تیسری شرط یہ ہے کہ آپ ﷺ پر ایمان لائے۔ ایسے لوگ بھی آپ ﷺ کو ملے جو ایمان دار تو تھے لیکن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں لائے تھے۔ ان کا ایمان اپنے نبی علیہ السلام پر تھا جیسے بحیرا راہب۔ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا ہوا تھا۔ عیسائی تھا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں لا سکا۔ آپ ﷺ سے حمایت اور مدد کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ کی حقانیت کا ذکر کیا۔ ایمان نہیں لایا، اس لیے بحیرا راہب صحابی قرار نہیں پاسکتا۔

چوتھی شرط یہ ہے کہ اسی ایمان پر اس کی وفات ہو۔ کچھ لوگ ایمان لائے تھے لیکن مرتد ہو گئے۔ جیسے عبید اللہ بن جحش ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا سابقہ شوہر ہے۔ اسلام لایا اور حبشہ کے مہاجرین کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی، لیکن حبشہ جا کر نصرانی ہو گیا۔ مرتد ہوگیا۔ یہ صحابی قرار نہیں پائے گا۔ یقیناً جس شخص میں یہ چار چیزیں آ جائیں، وہ صحابی ہے۔

دوسری بات یہ کہ وہ لوگ بڑی فضیلت کے حامل اور بڑے اونچے مقام کے حق دار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي)) ''میرے کسی صحابی (رضی اللہ عنہ) کو گالیاں نہ دینا۔'' ((فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَ لَا نَصِيفَهُ)) [1] ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم لوگ اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرو، میرا ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) صرف ایک پاؤ کھجوریں خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ ایک پاؤ کھجوریں خرچ کرنے پر جو اجر اور ثواب میرے صحابی (رضی اللہ عنہ) کو دے گا، اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرنے پر تمھیں نہیں دے گا۔''

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار کا جو شرف حاصل تھا، اس بنا پر ان کا درجہ، ان کا مقام بڑا اونچا ہے۔ ورنہ عمل سب کر رہے ہیں، نماز ہم بھی پڑھ رہے ہیں۔ روزے ہم بھی رکھ رہے ہیں۔ حج ہم بھی کرتے ہیں۔ عمل وہی ہیں۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک درجہ ممتاز حاصل ہے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شرف ہے۔ صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: ((يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ)) ''ایک وقت آئے گا کہ لوگوں کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد و قتال کرے گا۔'' اور اس گروہ سے پوچھا جائے گا: ((هَلْ فِيكُمْ مَّنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ؟)) ''کیا تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا شرف حاصل ہو۔'' کہا جائے گا: ہاں! اس لشکر میں ایسے لوگ موجود ہیں جنھیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ اس لشکر کو فتح دے دے گا۔ اس لشکر کی فتح کی وجہ ایسے لوگوں کا موجود ہونا ہے جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی رضی اللہ عنہ تھے۔ فرمایا کہ ((ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ)) پھر ایک اور گروہ قتال اور جہاد کرے گا۔ وہاں بھی پوچھا جائے گا: ((هَلْ فِيكُمْ مَّنْ رَّأَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ؟)) ''کیا تم میں ایسا شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی

[1] صحيح البخاري، حديث: 3673، صحيح مسلم، حديث: 2541.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہو؟'' کہا جائے گا: ہاں! ایسے لوگ موجود ہیں جنھوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس لشکر کو بھی فتح دے دے گا۔ صرف اس چیز کی برکت سے کہ اس جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں جنھوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا دیدار کیا ہے۔ فرمایا کہ ((ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ)) ''پھر لوگوں کی ایک اور جماعت اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے گی۔'' وہاں بھی پوچھا جائے گا: ((هَلْ فِيكُمْ مَّنْ رَأٰى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ؟)) ''کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے اس شخص کو دیکھا ہو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہو؟'' یعنی تبع تابعی۔ کہا جائے گا: ہاں ایسے افراد موجود ہیں۔ ان کی بھی اللہ تعالیٰ مدد کرے گا اور ان کو فتح عطا فرما دے گا۔ [1]

ان کی فتح ایسے لوگوں کی موجودگی کی برکت سے ہوگی جنھوں نے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا دیدار کیا۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان، ان کا مقام اور رفعتِ درجہ ہے کہ اس کی موجودگی فتح، اللہ تعالیٰ کی رضا، اس کی رحمت اور اس کی مدد کا باعث ہے۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((اَلنُّجُومُ أَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ)) آسمان کے ستارے آسمان کی امان ہیں۔ آسمان کے محافظ ہیں۔ ستارے اللہ تعالیٰ کے فوجی ہیں۔ ایک دور تھا کہ یہ جن آسمانوں کی طرف جاتے اور فرشتوں کی باتیں سن کر آسمانوں کے فیصلے اچکنے کی کوشش کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا فیصلہ فرمالیا، اس نے طے کرلیا کہ اب آسمانوں کی خبریں زمین پر پہنچیں گی صرف ایک ہی شخصیت کے ذریعے سے اور وہ شخصیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

[1] صحيح البخاري، حديث: 2897، صحيح مسلم، حديث: 2532.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ باقی سارے راستے بند کر دیے۔ ستاروں کو اللہ تعالیٰ نے یہ تاثیر دے دی کہ اب اگر کوئی جن آئے تو آگ کا شعلہ بن کر ان کو جلا دیں، چنانچہ یہ ستارے اللہ تعالیٰ کی خبروں کے محافظ بن گئے۔ فرمایا کہ ستارے آسمانوں کی امان ہیں۔ ((وَأَنَا أَمَنَةٌ لِّأَصْحَابِي)) ''اور میں، یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے امان ہوں۔'' کتنا پیارا تعلق ہے! فرمایا کہ ((وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِّأُمَّتِي)) ''اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری اُمت کے لیے امان ہیں۔'' ((فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي)) ''اور جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے تو ((أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ)) ''میری اُمت کو وہ سارے فتنے، فسادات لاحق ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے۔''[1]

لیکن جب تک صحابہ رضی اللہ عنہم زندہ ہیں، میری اُمت کو فتنے لاحق نہیں ہوں گے۔ یہ کون سے فتنے مراد ہیں؟ یہ بدعات، خرافات، شرک اور مختلف قسم کے انتشار کے فتنے، جہمیہ، کرامیہ، رافضہ، مرجئہ، قدریہ، جبریہ، معتزلہ گمراہ فرقے پیدا ہوں گے۔ عجیب وغریب ان کے عقائد۔ فرمایا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کا وجود اُمت کے لیے امان ہے، اُمت کے لیے برکت ہے۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے، وہ فتنے میری اُمت کو لاحق ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کے جانے کے بعد۔

یہ تمام حدیثیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت اور ان کے رفعتِ درجہ کی اساس ہیں، بہت بڑی نشانی ہے کہ یہ جماعت کتنی مقدس اور کتنی محترم جماعت ہے۔ ان کے قلوب بالکل صاف ستھرے اور نظیف ہیں۔ سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے

[1] صحیح مسلم، حدیث: 2531.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے: ((إِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلٰى قُلُوبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ ﷺ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاصْطَفَاهُ لِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلٰى قُلُوبِ الْعِبَادِ فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ مِنْ خَيْرِ قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاصْطَفَاهُمْ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ)) [1]

''جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا فیصلہ فرمایا تو پہلے پوری کائنات میں موجود لوگوں کے دلوں کو دیکھا کہ کس کا دل میری نبوت کے قابل ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات میں سب سے پاکیزہ اور مصفّٰی دل اپنے پیغمبر محمد ﷺ کا پایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخصیت کو اپنی رسالت کے لیے چن لیا۔ پھر اپنے بندوں کے دلوں کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ پیغمبر ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے دل تمام لوگوں کے دلوں سے مصفّٰی اور بالکل مخلص ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اپنے پیغمبر ﷺ کی صحبت کے لیے چن لیا۔

قارئین! اب تک دو باتیں سمجھ آئی ہیں: ① صحابی کی تعریف ② صحابی کا مقام اور صحابی کی فضیلت۔

تیسری منہجی بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جرح کرنا، ان پر تنقید کرنا یا ان میں سے کسی ایک کو سب وشتم کا نشانہ بنانا، گالی گلوچ کرنا، اس کو علماء نے کفر قرار دیا ہے۔ ابوزرعہ الرازی فرمایا کرتے تھے: ((إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِصُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاعْلَمْ أَنَّهُ زِنْدِيقٌ)) ''جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو گالی دے رہا ہے، ان پر تنقید کررہا ہے، اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ ان کی صحبت کا شرف اور ان کا وہ مقام جو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا قرآن اور حدیث میں، اس کا انکار ہے۔ اور قرآن وحدیث کا انکار کفر ہے۔ اور

[1] مسند أحمد: 379/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری بات یہ ہے کہ یہ بات دین پر حملہ ہے۔ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تنقیص شان نہیں بلکہ دین کی تنقیص شان ہے۔ کیوں؟ فرماتے ہیں کہ ہم یہ بات جانتے ہیں کہ ((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ حَقٌّ)) ''کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں۔'' ((وَأَنَّ الْقُرْآنَ حَقٌّ)) ''اور قرآن بھی حق ہے۔'' اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں اور قرآن پاک کو ہماری طرف منتقل کرنے والا کون ہے؟ یہ قرآن و حدیث ہمیں اس طرح نہیں ملا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے گھروں میں اُتار دیا ہو یا پہنچا دیا ہو۔ بلکہ قرآن و حدیث کو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے لینے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس دین کو سب سے پہلے لینے والے اور آگے پہنچانے والے ہیں۔ تو اگر یہ پہلی جماعت ہی مجروح قرار دی جائے تو یہ جرح اس جماعت پر نہیں بلکہ دین پر ہے۔ کیوں کہ خبر لانے والے کو دیکھا جاتا ہے کہ خبر لانے والا کون ہے؟ اگر وہ ضعیف اور کمزور ہے، تو اس کی خبر بھی کمزور اور ضعیف ہے۔ لہٰذا اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس لعن طعن کا محل ہیں، نشانہ ہیں تو پھر انھوں نے جو قرآن و حدیث ہم تک پہنچایا اس پر بھی یہ شبہ وارد ہو رہا ہے، اس کی بھی تنقیص لازم آ رہی ہے۔ یہ حملہ صحابہ رضی اللہ عنہم پر نہیں بلکہ یہ حملہ دین پر ہے۔ یہ قرآن پر ہے، یہ حدیث پر ہے کیوں کہ قرآن و حدیث کے ناقلین تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ ((وَالْجَرْحُ بِهِمْ أَوْلٰى)) ثابت یہ ہوا کہ جو لوگ صحابہ رضی اللہ عنہم پر جرح کرتے ہیں، وہ خود جرح کے مستحق ہیں۔ ان کا یہ وار صحابہ رضی اللہ عنہم پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین پر ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے دین پر وار کرے گا وہ وہ عاصی ہے، اور وہ خود جرح کا مستحق ہے۔ [1]

---

[1] اعتقاد أهل السنة في الصحابة، ص: 29.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کی تنقیصِ شان کرنے والا درحقیقت مجرم ہے جو اس دین پر حملے کر رہا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کی روشنی میں تعظیم کے اور محبت کے مستحق ہیں۔ ان کی تعظیم اور ان سے محبت یہ دین کی تعظیم اور محبت ہے۔ ان کا احترام دین کا احترام ہے۔ ان کی محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: ((اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ ، فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ ، وَ مَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ)) ❶ ''میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رہنا۔ اور میرے بعد میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) پر تنقید نہ کرنا، جو ان سے محبت کرے گا۔ اس نے صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے اس لیے محبت کی کہ اسے مجھ سے محبت ہے۔ جو شخص ان سے بغض رکھے گا۔ اس نے صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے اس لیے بغض رکھا کہ اسے مجھ سے بغض ہے۔''

اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے گا، اس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا بغض میرا بغض ہے اور میرا بغض اللہ تعالیٰ کا بغض ہے۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے عداوت، میری عداوت ہے اور میری عداوت اللہ تعالیٰ کی عداوت ہے۔

صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: ((آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ)) ''انصار صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور انصاری صحابہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کا بغض نفاق کی نشانی ہے۔'' ❷

چوتھی بات: صحابہ رضی اللہ عنہم کے تعلق سے سب سے اہم نکتہ اور سب سے اہم منہجی بات یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اقتدا کی جائے۔ اس پر قرآن شاہد عدل ہے۔

---

❶ جامع الترمذي، حديث : 3862.

❷ صحيح البخاري، حديث : 17، صحيح مسلم، حديث : 74.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سورۂ بقرہ میں منافقین کے ذکر میں فرمایا کہ:

﴿وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ﴾ (البقرة : 13)

''جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے لوگ ایمان لائے۔''

اور سورۃ البقرۃ میں دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾ (البقرة : 137)

''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا ایمان مثالی ایمان تھا۔ اگر ان کے ایمان میں کوئی جھول ہوتا، کوئی قباحت ہوتی، کسی بھی دور میں ان کے ایمان میں کوئی اضطراب ہوتا تو وہ قرآن جو قیامت تک منبر و محراب پر پڑھا جائے گا، اس قرآن میں اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ایمان کو مثالی ایمان کیوں قرار دیا؟ ہمارا یہ فرض منصبی ہے کہ ایمان لائیں اور ہمارے ایمان کی کیفیت، ہمارے ایمان کا طریقہ، ہمارے ایمان کی صفت بالکل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی ہو، ان کا ایمان اُمت کے لیے مثال، نمونہ اور آئیڈیل ہے۔ اور یہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی سیرت کا سب سے بڑا منہج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جا بجا اس بات کو ذکر کیا۔

﴿وَ مَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴾

(النساء : 115)

”جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کریں گے، ہدایت کے واضح ہونے کے بعد، اور وہ مومنین کے راستے کے علاوہ کسی اور راستے کی اتباع کریں۔ جس راہ پر وہ چلیں اس راہ کو ہم ان کے لیے دراز کر دیں گے، ڈھیل دے دیں گے، رسی چھوڑ دیں گے ان کو اُٹھا کر جہنم میں ڈال دیں گے۔“

اس آیت کریمہ میں بھی صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے ایمان کو، ان کے طریقے کو، ان کے منہج کو مثال بنا کر پیش کیا۔

اور ایک مقام ملاحظہ ہو۔ اللہ پاک نے فرمایا:

﴿ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾ (التوبة : 100)

اس آیت کریمہ میں دو گروہوں کا ذکر کیا۔ ایک مہاجرین کا، دوسرا انصار کا۔ جنھوں نے مکہ چھوڑا اور مدینے آئے اور جنھوں نے مدینے میں مہاجرین کا استقبال کیا۔ اپنے گھروں کے دروازے کھول دیے اور ایثار کی عظیم مثالیں قائم کر دیں۔ یہ دو گروہ ہیں۔ یہ دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے گروہ ہیں۔ اور تیسری جماعت؟ ﴿ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ ﴾ ان لوگوں کی ہے جو ان کے نقش قدم کے پیروکار بنیں۔ ان کی اتباع کریں، ان کے منہج کو اپنائیں، ان جیسا ایمان لائیں، ان جیسا عمل کریں، ان جیسا عقیدہ ہو، ان جیسا منہج ہو، ان جیسے اخلاق ہوں، ان جیسا کردار ہو، ان جیسی معیشت ہو، ان جیسی تجارت ہو۔ ان کا حکم کیا ہے؟ ﴿ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾ ”اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ان سے راضی کیوں ہے؟ انھوں نے عظیم قربانیاں دیں۔ انصار کا منہج، مہاجرین کا اور ان کا اتباع کرنے والوں کا منہج عظیم الشان ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ سے راضی کیسے ہوں گے؟ کہ جب یہ اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو اتنا دے گا، اتنا نوازے گا کہ یہ خوش ہو جائیں گے۔ دنیا کے دُکھ بھول جائیں گے۔ دنیا کے سپنے بھول جائیں گے۔ یہ طعنے، سب وشتم اور یہ خون ریزیاں سب بھول جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے انعامات پر خوش اور راضی ہو جائیں گے۔ تو اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی رضا صرف تین جماعتوں کے بیچ میں منحصر ہے۔ ایک انصار کی جماعت، دوسری مہاجرین کی اور تیسری ان کی جوان کے نقش قدم کے پیروکار ہیں۔

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان، ان کا عقیدہ اور منہج، ان کی سیاست اور خلق، ان کی معیشت اور معاشرت یہ سب کے سب پوری اُمت کے لیے مثال ہیں۔ لہٰذا اُمت کا کوئی فرد امریکہ میں ہو، افریقہ میں ہو، ایشیا میں ہو، عربی ہو، عجمی ہو، مشرق میں ہو، مغرب میں ہو، شمال میں ہو، جنوب میں ہو، اگر وہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے منہج کا پیروکار ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کا مستحق ہے اور اگر وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے منہج کا پیروکار نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کی لعنتوں کا مستحق ہے۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

﴿ أُولَٰٓئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴾ (البقرة: 5)

”یہ لوگ اپنے رب کی طرف سے بڑی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔“

میری فہرست میں ہدایت یافتہ وہ ہے جس کا ایمان صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان جیسا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ تو اس اہم منہجی نکتے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ان تمام آیتوں کی تفسیر اور تشریح رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث ہے۔ یہ حدیث اگر آج ہم پلے باندھ لیں تو سارے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں۔ منہج حق واضح ہوتا ہے۔ جنت کا پروگرام سمٹ کر ہمارے سامنے آ سکتا ہے۔ بلکہ جنت ہمارے سامنے کھڑی ہے۔ اگر یہ حدیث ہم سمجھ لیں جو حدیثِ فِرَق کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت میں فرقوں کے وجود کی نشان دہی کی۔ اس میں فرمایا کہ یہودیوں کے اکہتر فرقے تھے۔ عیسائیوں کے بہتر فرقے تھے اور میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ ((كُلُّهُمْ فِي النَّارِ)) ”سارے جہنمی ہیں۔“ ((إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً)) ”سوائے ایک کے۔“ تہتر میں سے بہتر جہنمی ہیں صرف ایک جنتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ((مَنْ هِيَ يَارَسُولَ اللّٰهِ!)) ”یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون ہیں؟“ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ أَصْحَابِي)) [1] ”کہ وہ لوگ ہیں جو اس چیز پر قائم ہوں جس پر آج میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین قائم ہیں۔“

میں سمجھتا ہوں کہ یہ حدیث قاطع النزاع ہے۔ اگر پوری کائنات کے سامنے یہ ایک ہی حدیث ہوتی اور اس کو اخلاص سے لوگ سمجھ لیتے تو یہ ایک ہی حدیث تمام فرقوں کی نفی کر دیتی ہے اور منہج حق واضح کر دیتی ہے۔ حق وہ ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے پاس تھا۔ حق وہ ہے جس پر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین قائم تھے۔ اب آپ حنفی ہیں، شافعی ہیں، مالکی ہیں، حنبلی ہیں، یہ سارے ائمہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں تھے؟ نہیں، یہ بعد کی پیداوار ہیں۔ پھر ہم انھیں کیوں پکڑے بیٹھے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طائفہ منصورہ، جنت کی جماعت، ناجی گروہ، ناجی فرقہ وہ ہے جو اس چیز پر قائم ہو جائے جس پر آج

[1] سنن أبي داود، حديث: 97، سنن ابن ماجه، حديث: 450.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں ہوں اور میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) ہیں۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت و کردار ہمارے سامنے ایک کھلی کتاب کی مانند ہے۔ اس میں کوئی جھول نہیں۔ قرآن و حدیث واضح ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا منہج بھی واضح ہے۔ ان کا منہج قرآن و حدیث کے مطابق ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ اصحابِ فِرَق آج صرف اس ایک حدیث پر غور کرلیں جو قرآن کی ان ساری آیتوں کی تفسیر ہے، سارے اختلافات، نزاعات، فرقے، سب ختم ہوجائیں گے اور جنت کا پروگرام نکھر کر ہمارے سامنے آجائے گا۔ منہج حق کیا ہے؟ طائفہ منصورہ کون ہے؟ کامیاب گروہ کون ہے؟ کامیاب جماعت کون ہے؟ فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو اس چیز پر قائم ہوں جس پر آج میں اور میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) ہیں۔ اب صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں کون سے فرقے تھے؟ کون سی درگاہیں تھیں؟ کون سی خرافات تھیں؟ کون سی بدعات تھیں؟ یہ ماتم اور یہ سینہ کوبی اور یہ ساری بدعات وخرافات اس دور میں تھیں؟ تو یہ ایک حدیث قاطع النزاع ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی رفعت، بلندیِ درجہ کہ ان کے ایمان کو مثالی ایمان قرار دیا۔ اور رہتی دنیا تک ایک فارمولا، ایک کلیہ چھوڑ دیا گیا۔ جو اس چیز پر قائم ہے جس پر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین قائم تھے، وہ جنتی گروہ ہے باقی سارے جہنمی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف کرو اور اس حدیث کو سامنے رکھو۔ اس حدیث کی روشنی میں اپنے عقیدے کا، کردار کا، منہج کا تعین کرو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا کردار کیا تھا؟ ان کا عقیدہ کیا تھا؟ روش کیا تھی؟ ان کی سیرت کا ملخص اور نچوڑ کیا ہے؟ اسے سامنے رکھو۔ یہ کامیابی کا بڑا اقرب اور قوی ترین راستہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی سیرتوں میں یہ سب سے اہم منہج نکتہ ہے، یعنی بالکل ویسے بن جائیں جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ اس لیے بعض سلف صالحین کے بارے میں کئی محدثین کا قول ہے کہ جب ہم ان کو دیکھتے ہیں ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم نے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون لوگ ہیں یہ؟ یہ وہ لوگ ہیں جو منہج اصحابِ رسول ﷺ کو سمجھتے ہیں اور ویسا بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی پوری زندگی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے پیروکار رہے۔ جو ان پر جرح کرتا ہے، ان پر تنقید کرتا ہے وہ خود جرح کا مستحق ہے۔ ان روافض کے واصل جہنم ہونے کے لیے ایک ہی حدیث کافی ہے۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر میں تھے۔ اذان ہوگئی اور جماعت قائم ہونے والی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوچا کہ اگر ہم وضو میں دیر لگائیں گے تو تکبیر تحریمہ ہم سے چھوٹ جائے گی۔ انھوں نے جلدی جلدی وضو کیا اور وضو کرکے پہنچ گئے۔ ان کا وضو مکمل تھا۔ لیکن بعض کی ایڑیوں میں خشکی کی چمک دکھائی دی۔ رسول اللہ ﷺ نے کا ارشاد گرامی ہے: ((وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) ''جن کی ایڑیوں میں خشکی ہے ان کے لیے جہنم کی ویل ہے۔''

ویل جہنم کا طبقہ۔ جس کا معنی یہ کہ ہمیں وضو بڑے احتیاط سے کرنا چاہیے کہ کوئی حصہ خشک نہ رہ جائے۔ چاہے وہ ایک ناخن کے برابر ہی خشک نہ ہو۔ اب ان صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے تو سہواً یہ خشکی رہ گئی۔ انھوں نے جا کر ہاتھ گیلے کرکے اس خشکی کو ختم کر دیا اور ایڑیاں گیلی کرلیں۔ وضو مکمل ہوگیا۔ لیکن یہ رافضی قوم جان بوجھ کے پاؤں نہیں دھوتی۔ ان کا تو عقیدہ یہ ہے کہ پاؤں پر مسح کریں۔ جب مسح کرو گے تو سارا پاؤں خشک رہ جائے گا۔ ایڑیاں غلطی سے خشک رہنے والوں کے لیے وعید تھی کہ ان کے لیے جہنم کی ویل ہے اور جن کا پوری زندگی وضو مسح پر قائم ہو، انھوں نے کبھی پاؤں نہ دھویا، ان کے لیے پھر کیسی ویل ہوگی اور کیسی وعید ہوگی؟

نبی کریم ﷺ کا ایک اور فرمان ہے جو اسی فرمان سے مربوط ہے: ((إِنَّ أُمَّتِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ)) [1] ''میری اُمت قیامت کے دن آئے گی۔ ان کو یہ شرف حاصل ہوگا کہ ان کے وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے۔''

وضو میں پاؤں کو دھونا فرض ہے قرآن کہتا ہے۔ اب جنھوں نے ساری زندگی پاؤں پر مسح کیا ہو، ان کے اعضاء کیا چمکیں گے؟ وہ تو اس خوشخبری سے محروم ہیں۔ ان کے عقیدے کو چھوڑ دو، منہج کو چھوڑ دو، اس قوم کے واصل جہنم ہونے کے لیے یہ ایک ہی حدیث کافی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر تنقید کرنے والا اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر جرح کرنے والا درحقیقت دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی وعیدوں کا مستحق ہے۔ اس لیے جس سینے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا بغض ہے وہ سینے قیامت تک پٹتے ہی رہیں گے۔ پیٹنے والے دوسرے نہیں خود اپنے ہاتھ ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے پیٹتے رہیں گے، ان کا قصور کیا ہے؟ قصور یہ ہے کہ ان سینوں میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا بغض اور عداوت ہے۔

پانچویں بات: یہ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی میں کچھ مشاجرات، کچھ تنازعات تھے۔ آپس میں جنگیں اور لڑائیاں ہوئیں، اس بارے میں اُمت کا موقف یہ ہونا چاہیے؟ ((اَلسُّكُوتُ فِيمَا تَشَاجَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ)) ''اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاجرات کے بارے میں سکوت اختیار کریں۔''

﴿ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ ﴾ (البقرة: 141) ''یہ گروہ گزر چکا۔ انھوں نے جو عمل کیے وہ ان کے لیے۔'' ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل کو بُرا نہیں کہہ سکتے۔ ان کے اختلافات کی ایک بنیاد تھی اور وہ ان کا اپنا اجتہاد تھا۔ ایک موقف درست سمجھا اس پر ڈٹ گئے، پھر اس موقف کی خاطر لڑائی اور قتال بھی ہوا۔ یہ ان کا اپنا اجتہاد تھا۔ اس

---

[1] صحیح مسلم، حدیث: 246، صحیح البخاري، حدیث: 136.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اجتہاد کے تعلق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَ إِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)) [1] ''کوئی اجتہاد کرنے والا اجتہاد کرے اور درست کر جائے اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر وہ اجتہاد کرنے میں غلطی کر جائے اس کے لیے ایک اجر ہے۔'' تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان جو تنازعات اور بعض خصومات ہوئے وہ ان کے اجتہادی مسائل تھے۔ اس میں غلطی بھی ہوسکتی ہے اور درستی بھی ہوسکتی ہے۔ جو اجتہاد درست کر گئے ان کے لیے دو اجر ہیں اور جو اجتہاد غلط کر گئے ان کے لیے ایک اجر ہے۔ اور بدعت کوئی نہیں کیوں کہ سارے معاملات ان کے اجتہاد پر قائم ہیں۔

چھٹی بات: یہ کہ تمام کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے متلاشی تھے۔ قرآن حکیم نے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی تین قسمیں بیان کیں۔ اور تینوں قسموں کے بارے میں حکم لگایا۔ اب صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین تین قسم کے ہیں۔ فرمایا کہ:

﴿ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ﴾ (الحشر : 8)

کہ فقراء مہاجرین، ہجرت کرنے والے، اللہ تعالیٰ اس بات کا اعتراف کر رہا ہے کہ انھوں نے دین اور ایمان کی خاطر اپنے گھر بار اور اپنے مال چھوڑ دیے بلکہ بعض نے اپنے خونی رشتے توڑ دیے۔ بیوی مسلمان ہے شوہر مسلمان نہیں ہے، بیوی شوہر کو چھوڑ کر آ گئی۔ بھائی مسلمان ہے دوسرا کافر ہے، بھائی بھائی کو چھوڑ کر آ گیا۔ بیٹا باپ کو چھوڑ کر آ گیا، باپ بیٹے کو چھوڑ کر آ گیا۔ اسلام کی خاطر اپنے رشتے توڑ دیے۔ اپنے مال چھوڑ دیے۔ اپنے گھر بار چھوڑ دیے۔ قوم برادری چھوڑ دی، اللہ تعالیٰ اعتراف کر رہا

[1] صحیح البخاری، حدیث: 7352 و صحیح مسلم، حدیث: 1716.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ فرمایا کہ ﴿وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾ ''پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار ہیں۔ دین اور اللہ تعالیٰ کی وحی کے مددگار تھے۔'' قرآن وحدیث کے مددگار تھے اور ان کی شان بیان کی۔

﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ (الحشر : 8)

''یہ لوگ سچے ہیں۔''

ان کی صداقت کا اللہ تعالیٰ نے اعتراف کیا کہ یہ لوگ سچے ہیں۔ یہ گواہی قیامت تک کے لیے محفوظ ہے۔ یہ ہیں مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

دوسرے لوگ ہیں انصار۔ ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ﴾ (الحشر : 9) دوسری جماعت وہ ہے ان مہاجرین کے مدینہ آنے سے پہلے ایمان اور دار، یعنی مدینہ میں جگہ پکڑ چکے تھے اور ایمان قبول کر چکے تھے اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوشش کر رہے تھے کہ ہجرت کر کے مدینے آ جائیں۔ ان کے آنے سے پہلے ایمان کو اپنے دلوں میں جگہ دے چکے تھے۔ یہ قرآن کہتا ہے اور یہ آنے والوں سے محبت کرتے تھے۔ ان مہاجرین پر انھوں نے ایثار کیا اور پوری زندگی انھیں اپنے اوپر ترجیح دی۔ ان کو کھلایا، پلایا، تجارتوں میں شریک کیا حتی کہ اگر کسی کی دو بیویاں ہیں تو اپنے مہاجر بھائی کی خاطر ایک بیوی کو طلاق دینے پر تیار ہو گیا کہ اس سے نکاح کر لے۔ ایثار کی عجیب مثالیں۔ پوری زندگی قربانیاں دیں۔ خالی صفحہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر علیہ السلام کو دے دیا۔ آپ مدینے آ جائیں۔ شرطیں جو چاہیں تحریر کریں۔ پھر پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جانیں قربان کر دیں۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سب سے زیادہ قربانیاں انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے پیش کیں۔ جنگ اُحد میں ستر صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے، اکثر انصاری تھے ایک دو کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ۔ اور پھر بئر معونہ کے موقع پر ستر قراء صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے، وہ سب انصاری تھے۔ جنگ یمامہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ستر صحابی رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ سب کے سب انصاری تھے۔ اپنے اوپر ترجیح دی۔ مہاجرین سے محبت کی۔ ان کی مدد کی، ان کو کھلایا اور پلایا۔ یہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت کا اعجاز ہے۔ اور پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی طلب کیا دین طلب کیا۔ صرف ایک موقع آیا۔ انصار کی ایک جماعت دنیا کی طلب کے لیے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چہروں کو دیکھا، ان کے چہروں پر حاجت پڑھ لی کہ یہ آج کچھ مانگنے آئے ہیں۔ بڑا خوش ہوئے فرمایا کہ جو سوال کرو گے پورا ہوگا۔ جب انصار نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اتنی بڑی گارنٹی سنی تو دنیا کا موضوع بھول گئے۔ وہ موضوع کیا تھا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مدینے شہر سے پانی کے چشمے جاری کر دے، پانی دور ہے، پانی لانے میں ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ مدینے شہر سے پانی کے چشمے جاری ہوجائیں تاکہ ہمارے باغ قریب سے سیراب ہوجائیں۔ یہ سوال کرنے آئے تھے۔ لیکن نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے اتنی بڑی گارنٹی سنی تو دنیا کا یہ معاملہ بھول گئے اور کیا سوال کیا؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہماری ایک ہی حاجت ہے، ایک ہی طلب ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کردیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کردی:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ))

''یا اللہ! انصار کو معاف کر دے، انصار کے بیٹوں کو معاف کر دے، انصار کے پوتوں کو معاف کر دے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انصار نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے غلاموں کے لیے بھی دعا کر دیں۔ فرمایا کہ

((وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ)) ❶

"یا اللہ! انصار کے غلاموں کو بھی معاف کر دے۔"

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ)) ❷

"انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے۔"

اسی لیے جب نبی ﷺ کے انتقال کی گھڑی آ گئی، انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد میں جمع ہو گئے اور اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھ کر آنے والوں سے پوچھتے کہ پیغمبر علیہ السلام کا کیا حال ہے؟ اور انصار صحابہ رضی اللہ عنہم مسجد میں جمع ہو کر رو رہے ہیں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع دی گئی کہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم سے مسجد بھری ہوئی ہے۔ اور سب کے سب پریشانی میں رو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو بڑی نقاہت تھی۔ لہٰذا آپ ﷺ نے غسل فرما کر صحابہ کو حکم دیا کہ مجھے سہارا دے کر مسجد میں پہنچا دو۔ سرخ پٹی آپ ﷺ کے سر پر لپٹی ہوئی ہے۔ اور آپ ﷺ منبر پر آ کر بیٹھ گئے۔ آ کر چند جملے ارشاد فرمائے، خطبہ دیا، فرمایا کہ ((أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي)) "میں تمھیں وصیت کرنے آیا ہوں کہ انصار کا خیال رکھنا، اچھے سلوک سے پیش آنا۔" یہ دنیا میں میرے بڑے باوفا اور راز دار ساتھی تھے۔ میرے دل کے ساتھی تھے۔ بڑے باوفا ساتھی تھے۔ ((قَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ)) ❸ جو ان کے

---

❶ صحيح مسلم، حديث: 2506.

❷ صحيح البخاري، حديث: 17.

❸ صحيح البخاري، حديث: 3799.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرائض تھے انھوں نے خوب ادا کر دیے، ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں، وہ تم ادا کرو۔ ان کی حق تلفی نہ کرنا، اپنے فرائض سارے ادا کر دیے، اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کردی، صحابہ رضی اللہ عنہم پر ایثار کر دیا، پوری زندگی قربانیاں دیتے گئے، فرائض ادا ہو گئے، حقوق تم ادا کرنا۔ یہ انصار کی جماعت بڑی رازدان جماعت ہے، یہ میرے دل کی ساتھی ہے۔ اسی لیے ایک موقع پر جب ایک انصاری نے سبقت لسانی میں اور تیزی میں آکر کہہ دیا کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے حنین کا مال غنیمت اپنی قوم کو دے دیا، ہمیں چھوڑ دیا۔ ہماری تلواروں میں آگے تک حنین کے کفار کا خون لگا ہوا ہے۔ جہاد ہم نے کیا، ان کو قتل ہم نے کیا اور مال غنیمت ہم نے اکٹھا کیا، مال غنیمت اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم کو دے دیا۔ مکہ کے نومسلموں کو دے دیا۔ یہ ایک نوجوان کی زبان سے بڑا پریشان کن جملہ نکلا۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو بڑا افسوس ہوا۔ ایک قبے میں انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کرلیا۔ اور فرمایا کہ یہ تم نے کیا بات کہہ دی؟ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے نہیں کہی۔ یہ ایک نوجوان کی بات ہے۔ یہ اس کی ذاتی بات ہے جو سبقتِ زبان میں ادا ہوگئی۔ اور وہ پشیمان ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِي)) ”جب میں تمھارے پاس آیا، کیا تم گمراہ نہیں تھے؟ تمھیں اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے ہدایت دی۔“ ((وَكُنْتُمْ عَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِي)) ”تم فقیر تھے، تمھیں اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے غنی اور مال دار کر دیا۔“ انصار افسوس بھی کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ کہہ رہے ہیں: ((اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمَنُّ)) ”اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے احسانات ہیں۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، تم ایک بات کہہ سکتے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو ہمارے پاس آئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے آپ کو نکال دیا، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہ دی، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کی، ہم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلایا اور پلایا۔ تم یہ کہہ سکتے ہو، لیکن اے انصار! میں تم سے ایک بات کہنے والا ہوں جو تم سے چھپائے رکھی۔ بات یہ ہے کہ ((أَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَّذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَذْهَبُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلٰى رِحَالِكُمْ)) ''تمھیں یہ بات خوش نہ کرے گی کہ یہ لوگ اپنے گھروں میں جائیں، بکریاں لے کر، اونٹ لے کر، گائے لے کر، چاندی اور سونا لے کر اور تم لوگ اپنے گھروں میں جاؤ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر؟'' ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَّشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا)) ''اگر لوگ ایک راہ پر چلیں اور انصار دوسری راہ پر چلیں تو میں سب کو چھوڑ کر انصار کے پیچھے جاؤں گا اور انصار کی راہ پر چلوں گا۔'' فرمایا کہ ((اَلْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَّالنَّاسُ دِثَارٌ)) ''باقی لوگ میرے اوپر کے کپڑے کی مانند ہیں اور انصار میرے لیے اندر کے کپڑے کی مانند ہیں جو بدن کے ساتھ چپٹا ہو۔''[1]

یہ انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایمان ہے۔ یہ ان کا عقیدہ، ان کا منہج، ان کا ایثار ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے تمام جماعتوں کی تعریف کی۔ مہاجرین بھی آگئے۔ انصار بھی آگئے اور کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم وہ تھے جو بعد میں آئے۔ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ﴾ (الحشر: 10) ''جو لوگ بعد میں آئے، وہ کیا کہتے ہیں: اے اللہ! ہمارے ان بھائیوں کو معاف کر دے جو ہم سے ایمان میں سبقت لے گئے، معنی ایمان دار یہ بھی ہیں لیکن وہ لوگ ایمان میں سبقت لے گئے۔ ان کو بھی معاف کر دے۔'' تو یہ صحابہ رضی اللہ عنہم یا انصار یا مہاجرین ہیں یا بعد میں آنے والے۔ اللہ تعالیٰ نے تینوں کا ایمان کے ساتھ ذکر کیا۔ ان کے لیے گواہیاں دیں صداقت کی اور کامیابی کی۔ جو ان پر تبرا کرے گا۔ سب وشتم کرے گا درحقیقت وہ خود جرح کے قابل ہے۔

[1] صحیح البخاري، حدیث: 4330، صحیح مسلم، حدیث: 1061.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کچھ منہجی نکتے تھے جو صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرتوں کے بارے میں مَیں نے عرض کر دیے اور سب سے بڑی بات یہ واضح ہوتی ہے کہ آج بحمد اللہ منہج حق اور مسلک حق جماعت اہل حدیث کے پاس ہے کیوں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے منہج کے پیروکار صرف اہل حدیث ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہ کسی امام کی پیروی کی، نہ کسی کی تقلید کی۔ نہ کوئی درگاہ تھی، نہ کوئی خانقاہ۔ ایک اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت تھی جن کی اطاعت کرتے تھے۔ ایک ہاتھ میں قرآن اور ایک ہاتھ میں اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث۔ بحمد اللہ اس منہج کے ہم پیروکار ہیں، اس منہج کے ہم حاملین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کا تسلسل آج جماعت اہل حدیث ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو قائم ودوائم رکھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں منہج صافی، عقیدۂ صافیہ اور جنت کا راستہ اپنانے کی توفیق عطا فرما دے۔ وہ ذاتی غلطیاں جو ہم میں پائی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ ان سے رجوع کرنے اور توبہ تائب ہونے کی توفیق عطا فرما دے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت کو بگاڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کرنا اور ان کے کارناموں کو چھپانے کی کوشش کرنا ایک مسلمان کے شعور اور اس کی فطرت سلیمہ کے منافی ہے، پس اس موضوع پر سلجھے ہوئے، محتاط اور نفیس طریقے سے لکھنا بہت ضروری تھا چنانچہ بھائی ابوحمزہ عبد الخالق صدیقی حفظہ اللہ اور الأخ فی اللہ حافظ حامد محمود الخضری نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور انتہائی توجہ ومحنت سے اس کتاب کو قارئین تک پہنچایا۔

اللہ عزوجل کے حضور دعا گو ہوں کہ وہ اپنے خاص لطف وکرم سے اس کتاب کو اپنی بارگاہ عالی میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور مادیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کے لیے مثل روشندان کے بنادے کہ جس سے ان نجومِ ہدایت کی ضیاء پاشیاں بے دینی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راہِ گم کردہ اُمت مسلمہ کی ظلمتوں کو نورِ ایمان اور جلائے اذہان کا توشہ فراہم کرے جو حضرات اس کتاب سے استفادہ کریں راقم اثیم، مصنّفین اور ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز کے جملہ معاونین کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا، وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ، وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ.

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

1-11-2022م

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 1

قرآن حکیم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت

صحابی کی تعریف:

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((مَنْ صَحِبَ النَّبِیَّ ﷺ اَوْ رَآہُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَھُوَ مِنْ اَصْحَابِہٖ)) [1]

''جس مسلمان نے نبی ﷺ کی صحبت حاصل کی یا اسے آپ ﷺ کا دیدار نصیب ہوا وہ آپ ﷺ کا صحابی ہے۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ امام احمد حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

((مَنْ صَحِبَ النَّبِیَّ ﷺ سَنَةً أَوْ شَھْرًا أَوْ یَوْمًا أَوْ سَاعَةً أَوْ رَآہُ مُؤْمِنًا بِہٖ فَھُوَ مِنْ أَصْحَابِہٖ لَہٗ مِنَ الصُّحْبَةِ عَلَی قَدْرِ مَا صَحِبَہٗ وَھٰذَا قَوْلُ جَمَاھِیْرِ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْفُقَھَاءِ وَأَھْلِ الْکَلَامِ وَ غَیْرِھِمْ .)) [2]

''جس شخص کو بھی حالت ایمان میں نبی کریم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی

---

1. صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب فضائل اصحاب النبی ﷺ، معلقاً.
2. منہاج السنة لابن تیمیة : 243/4.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خواہ وہ صحبت ایک سال ہو یا ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک گھڑی، وہ اپنی اس صحبت کے لحاظ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے۔ جمہور علماء، فقہاء اور متکلمین وغیرہ کا بھی یہی قول ہے۔''

ابن صلاح الشہرزوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اِنَّ کُلَّ مُسْلِمٍ رَأَی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ مِنَ الصَّحَابَةِ.''❶

''جس مسلمان نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہے۔''

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وَالصَّحَابِيُّ: مَنْ رَأَی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَالِ اِسْلَامٍ، اَلرَّائِيْ وَاِنْ لَمْ تَطِلْ صُحْبَتُهٗ لَهٗ وَاِنْ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ شَيْئًا، هٰذَا قَوْلُ جَمْهُوْرِ الْعُلَمَاءِ خَلَفًا وَسَلَفًا.''❷

''صحابی وہ ہے جس نے حالت اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو۔ اگرچہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لمبی صحبت نہ بھی حاصل ہوئی ہو اور نہ ہی اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کو بیان کیا ہو۔ جمہور علماء خلف اور سلف کا یہی قول ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابی کی سب سے زیادہ صحیح تعریف جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے:

---

❶ معرفة انواع علوم الحديث، ص: 394.

❷ اختصار علوم الحديث بشرح الباعث الحثيث: 2/491-492.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اِنَّ الصَّحَابِیَّ : مَنْ لَقِیَ النَّبِیَّ ﷺ مُؤْمِنًا بِهِ، وَمَاتَ عَلَی الْإِسْلَامِ، فَیَدْخُلُ فِیْمَنْ لَقِیَهُ مَنْ طَالَتْ مُجَالَسَتُهُ لَهُ أَوْ قَصُرَتْ، وَمَنْ رَوَی عَنْهُ أَوْلَمْ یَرْوِ، وَمَنْ غَزَا مَعَهُ أَوْلَمْ یَغْزُ، وَمَنْ رَآهُ رُؤْیَةً وَلَوْ لَمْ یُجَالِسْهُ وَمَنْ لَمْ یَرَهُ لِعَارِضٍ کَالْعُمْیٰ."❶

''صحابی وہ ہے جس نے نبی کریم ﷺ پر ایمان لاتے ہوئے آپ ﷺ سے ملاقات کی ہو اور اسلام پر ہی اس کی وفات ہوئی ہو۔ اس تعریف میں وہ شخص بھی داخل ہے جس نے آپ ﷺ سے ملاقات کی اور صحبت اگر چہ کم ملی ہو یا زیادہ۔ اور وہ شخص جس نے آپ ﷺ سے کچھ بیان کیا یا نہ کیا اور وہ جس نے آپ ﷺ کے ساتھ غزوہ کیا یا نہ کیا (صرف بحالت اسلام آپ ﷺ کا دیدار ہی کیا) اور جس نے آپ ﷺ کو صرف ایک بار ہی دیکھا ہو اگر چہ اسے آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھنے کا شرف نہ بھی ملا ہو۔ اسی طرح صحابی کی تعریف میں وہ شخص بھی آتا ہے جو کسی عارضے کی وجہ سے آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکا ہو جیسے نابینا ہونا۔''

حضرت ائمہ کرام کی مذکورہ بالا عبارتوں سے معلوم ہوا کہ صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جسے بحالت اسلام رسول اللہ ﷺ سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا اور پھر اسی اسلام ہی کی حالت میں اس کی وفات ہوئی ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حقیقی مومن ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گروہ وہ مقدس گروہ ہے، جو اپنی تمام اَوصافِ حمیدہ میں

❶ مقدمة الاصابة فی تمییز الصحابة، الفصل الاول فی تعریف الصحابی : 7/1.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتیازی حیثیت رکھتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کو کائنات کا سب سے افضل ترین گروہ قرار دیا گیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جس بھی وصف کو دیکھیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ کوئی دوسرا ان کا مقابل نہیں ہے۔ چنانچہ ان کا ایمان ویقین، تقویٰ و ورع، ایثار و ہمدردی، زہد وقناعت یہ سب بے مثال تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کی گواہی اور تصدیق اپنے کلام مقدس میں نازل کر دی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (الحجرات: 7، 8)

”اور جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول ہیں اگر وہ اکثر کاموں میں تمہارا کہا مانیں تو تم ایذا میں پڑ جاؤ۔ لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی ہے، اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا ہے، اور تمہارے سامنے ناپسند کر دیا ہے، کفر اور گناہ کو، اور نافرمانی کو، اور یہی لوگ راہِ ہدایت پانے والے ہیں اللہ کے فضل اور نعمت سے۔ اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور خوب حکمت والا ہے۔“

عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ ان آیات کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

”یعنی وہ لوگ، جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان مزین کر دیا، اور اسے اُن کا محبوب بنا دیا، اور اُن کو کفر، گناہ اور معصیت سے بیزار کر دیا، وہی لوگ راہِ ہدایت پر ہیں“ یعنی جن کے علوم واعمال درست ہو گئے اور وہ دین قویم اور صراط مستقیم پر کاربند ہو گئے۔“ (تفسیر السعدی تحت الآیۃ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غور فرمائیں! اللہ عظیم و برتر نے بتایا کہ ہم نے ان کے دلوں کو ایمان سے مزیّن کر کے ان پر اپنا فضلِ عظیم فرمایا ہے۔ یہ فضل عظیم اس وجہ سے تھا کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گروہ حقیقی اور سچے مومن تھے، کیونکہ ایمان رب تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رکھا تھا۔

جس چیز کا ارادہ اللہ مہربان فرما لے وہ کام ہو کے رہتا ہے، رب تعالیٰ نے ان کے لیے ایمان کو پسند فرمایا، اور اس سے ان کے دلوں کو مزین کیا ہے، تو یقیناً وہ پکے اور سچے مومن ہیں، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ۝۸ وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۛؕ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ۝۹﴾ (الحشر: 8، 9)

’’محتاج مہاجروں کے لیے جو خاص طور پر نکالے گئے اپنے گھروں سے اور محروم کیے گئے اپنے مالوں سے، اور اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں، اور وہ مدد کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی، اور یہی لوگ سچے ہیں۔ اور جن لوگوں نے اس گھر میں (یعنی مدینہ) اور ایمان میں ان سے پہلے قرار پکڑا، اور وہ ان سے محبت کرتے ہیں جنہوں نے ان کی طرف ہجرت کی۔ اور جو انہیں دیا گیا ہے اسے اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اور وہ اختیار کرتے ہیں اپنی جانوں پر خواہ انہیں تنگی ہو، جنہوں نے اپنی ذات کو بخل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے بچایا تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

مذکورہ بالا آیت کریمہ زور زور سے پکار رہی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کا مقصد بس اللہ تعالیٰ کی رضا تھا، لہٰذا صحابہ کا پکا اور سچا مومن ہونا حق ہے۔ جیسا کہ قرآن نے واضح کیا ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴾

(الانفال: 74)

''اور جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے انہیں پناہ دی اور اُن کی مدد کی، وہی لوگ حقیقی مومن ہیں، اُن کے لیے اللہ کی مغفرت اور باعزت روزی ہے۔''

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

''قسم اول کے مسلمانوں کا دوبارہ ذکر ہو رہا ہے، تاکہ اللہ کے نزدیک ان کا جو مقام و مرتبہ ہے بیان کیا جائے اور اللہ کی طرف سے اُنہیں جو اجر عظیم ملے گا اس کی انہیں خوشخبری دی جائے۔ مہاجرین و انصار کی اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے علاوہ قرآن کریم کی کئی آیتوں میں تعریف کی ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا بڑا مقام ہے۔'' [1]

معلوم ہوا کہ یہ آیت بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان پر قطعی نص ہے۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتا ہے:

قارئین محترم! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پکے سچے مومن ہیں، جس کی سب سے بڑی دلیل

[1] تیسیر الرحمن، 544/1.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ رب تعالیٰ نے ان کے ایمان کی گواہی دی اور یہ کہ انھوں نے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا۔ دین کی آبیاری کرنے کے لیے ہر قسم کی قربانی دی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے خاص محبت کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَّمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَن تَقُومَ فِيهِ ۚ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ﴿١٠٨﴾﴾ (التوبہ : 108)

''آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا، بے شک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے زیادہ لائق ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں، اور اس میں ایسے لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ پاک رہیں، اور اللہ محبوب رکھتا ہے پاک رہنے والوں کو۔''

شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

''ایسے لوگ ہیں جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ وہ پاک رہیں، یعنی گناہوں سے اور میل کچیل، نجاستوں اور ناپاکی سے پاک صاف رہنا پسند کرتے ہیں، اور یہ بات معلوم ہے کہ جو کوئی کسی چیز کو پسند کرتا ہے، وہ اس کے حصول کی سعی اور جدوجہد کرتا ہے، اس لیے یہ لابدّ ہے کہ اہل قبا گناہ، میل کچیل اور حدث سے پاک رہنے کے بہت حریص تھے، اس لیے وہ ان لوگوں میں سے تھے، جنھوں نے اسلام قبول کرنے میں سبقت کی، جو نماز قائم کرنے والے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جہاد کی حفاظت کرنے والے، اقامت دین کی کوشش کرنے والے اور اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت سے بچنے والے تھے اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔'' (تفسیر سعدی، تحت الآیۃ)

غور فرمائیے ! اس آیت مبارکہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ کی محبت کی ضمانت فراہم کردی گئی ہے۔ جو کہ ان کے پکے اور سچے مومن ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ منافقوں اور صحابہ کو گالی دینے والوں سے قطعاً محبت نہیں کرتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اُن پر غضبناک ہوتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بخش دیا گیا ہے:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان اور تقویٰ ، ایثار، ہمدردی کا صلہ ان کو دیتے ہوئے مالک و مہربان نے ان کی لغزشوں کو بھی معاف فرمادیا ہے، اور ان کے لیے اپنی رضامندی اور خوشنودی کو واجب کردیا جو کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ﴾ (التوبة : 100)

''اور سب سے پہلے ایمان اور اسلام میں سبقت کرنے والے مہاجرین اور انصار میں سے، اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوگئے اور اس میں ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۙ﴿۱۱۷﴾ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ (التوبہ: 117، 118)

''البتہ توجہ فرمائی اللہ نے نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر وہ جنہوں نے تنگی کی گھڑی میں اس کی پیروی کی، اس کے بعد قریب تھا کہ ان میں سے ایک فریق کے دل پھر جاتے پھر اس نے ان پر توجہ کی۔ بے شک وہ ان پر انتہائی شفیق نہایت مہربان ہے۔ اور ان تینوں پر جن کا معاملہ پیچھے رکھا گیا تھا، یہاں تک کہ ان پر تنگ ہوگئی زمین اپنی کشادگی کے باوجود اور ان پر ان کی جانیں تنگ ہوگئیں، اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے جان لیا کہ کوئی جائے پناہ نہیں، مگر اللہ کی طرف، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف توجہ فرمائی تا کہ وہ توبہ کریں، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے۔''

غور فرمائیں کہ انصار و مہاجرین کو خوشخبری سنا دی گئی ہے، بخشش اور رضا مندی کی جو کہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی کامیابی نہیں ہے۔ یہ کامیابی انصار و مہاجرین کا مقدر بنادی گئی ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اجر عظیم ہے:

اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے، دنیا کی زندگی تو نرم و گرم حالات میں گزر ہی جائے گی۔ لیکن آخرت کی زندگی گزرنے والی نہیں، بلکہ مستقل رہنے والی ہے۔ اب جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس زندگی میں کامیاب ہو گیا، یقیناً وہ کامیاب ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا گروہ وہ مبارک گروہ ہے کہ جو دنیا اور آخرت دونوں اعتبار سے کامیاب ہیں، اور جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے انعامات اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ ۚ فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١٠﴾﴾ (الفتح : 10)

”بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں، وہ درحقیقت اللہ سے بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے، پس جو شخص بدعہدی کرے گا، تو اس بدعہدی کا برا انجام اسی کو ملے گا، اور جو شخص اس عہد پر قائم رہے گا جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو اللہ اسے اس کا اجر عظیم عطا فرمائے گا۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کامیاب لوگ ہیں:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اجر عظیم، ان کو دنیا اور آخرت کی کامیابی، اللہ کی رضا مندی کی جو ضمانت فراہم کی گئی ہے، یہ اتنا بڑا انعام انہوں نے پھولوں کی سیج پر بیٹھ کر حاصل نہیں کیا، بلکہ اس کے لیے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔ اپنی جان و مال و اولاد اور اپنے وطن سے بھی ہاتھ دھوئے ہیں، ان قربانیوں کے صلہ میں ان کو کامیاب قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾﴾

(التوبہ : 88، 89)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"لیکن رسول اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ایمان لائے، انہوں نے اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے جہاد کیا، اور انہی لوگوں کے لیے بھلائی ہے۔ اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے باغات تیار کیے ہیں، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔"

غور فرمائیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد سے گھبرانے والے نہ تھے، بلکہ اس کے لیے دل و جان سے قربانیاں دینے کے لیے ہمہ تن تیار رہتے تھے۔ لیکن اس کے برعکس منافقین نے ہمیشہ پس و پیش سے کام لیا اور جہاد اور تکلیف دہ کاموں سے اپنے آپ کو بچاتے رہے۔ جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے رب سے ملاقات کے شوق میں جہاد کی آرزو اپنے سینوں میں لیے ہر وقت اس کے لیے تیار رہتے تھے۔ اور ایسے موقعوں کی تلاش میں رہتے تھے کہ جس کی وجہ سے اللہ کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ لَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ صَدَقَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۫ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ؕ۝۲۲ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖؗ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ۝۲۳ ﴾ (الاحزاب: 22، 23)

"اور جب مومنوں نے لشکر کو دیکھا تو وہ کہنے لگے، یہ جس کا ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا، اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا، اور اس صورتحال نے ان میں زیادہ کیا ہے ایمان اور جذبہ فرمانبرداری کو، مومنوں میں کچھ ایسے آدمی ہیں کہ انہوں نے اللہ سے جو عہد کیا اسے سچ کر دکھایا، اور کچھ ان میں سے انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غور فرمائیں کہ اللہ سے کیے ہوئے معاہدے کو پورا کرتے ہوئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کررہے ہیں، اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس انتظار میں ہیں کہ اللہ سے کیے ہوئے معاہدے پر عمل درآمد کا وقت کب آئے، اور وہ اس پر اپنی جان و مال قربان کر کے پورا اتر کر دکھائیں، یہ سوچ اور فکر ان کے ایمان میں مزید اضافہ کرتی ہے، اور جب ایمان زیادہ اور پختہ ہو جائے تو کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠﴾ (۱۵۷)

(الاعراف : 157)

"وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں ہمارے رسول کی، نبی امی کی، جسے وہ لکھا ہوا پاتے ہیں اپنے پاس تورات میں اور انجیل میں، وہ انہیں حکم دیتے ہیں بھلائی کا اور انہیں روکتے ہیں برائی سے، ان کے لیے حلال کرتے ہیں پاکیزہ چیز اور ان پر حرام کرتے ہیں ناپاک چیز، اور اتارتے ہیں ان کے سروں سے بوجھ طوق جو ان پر تھے، پس جو لوگ اس پر ایمان لائے، اور انہوں نے اس کی حمایت کی، اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا، وہی فلاح پانے والے ہیں۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دین کی وجہ سے ہی تکالیف دی گئیں:

بدبخت لوگ کہتے ہیں کہ صحابہ دنیا کے لیے مسلمان ہوئے تھے، تکلیفوں کو برداشت کرنے کا مطمع نظر صرف اور صرف دنیا کی چودھراہٹ تھی، اس کے سوا کچھ نہ تھا، قرآن حکیم ایسے لوگوں کے گندے ذہن کی نفی کر رہا ہے، اور یہ خبر دے رہا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے مسلمان ہوئے تھے اور ان کو اسی وجہ سے تکالیف دی گئیں ورنہ تو ان کے کردار پر کوئی اعتراض کرنے والا نہ تھا، اعتراض تو بس ان کے دین پر تھا، اس کی وجہ سے ان کو تکالیف دی جاتیں تھیں۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَٰتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا۟ ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ﴾ (الحج : 39)

”جن مسلمانوں سے کافر جنگ کر رہے ہیں انہیں بھی مقابلے کی اجازت دی جاتی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں، بے شک ان کی مدد پر اللہ تعالیٰ خوب قادر ہے۔“

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

”مکہ میں جب مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے تھے تو اس وقت بعض جرأت مند صحابہ نے ان کافروں سے جنگ کرنے کی اجازت طلب کی تھی، مگر اس وقت اللہ نے انہیں ایسی اجازت نہیں دی، بلکہ صبر و استقامت سے ظلم کو برداشت کرنے کی ہی تلقین کی جاتی رہی، اور یہ وہ پہلی آیت ہے جس میں مسلمانوں کو مدافعانہ جنگ کی اجازت دی گئی اور اس اجازت کی وجہ صاف الفاظ میں بتا دی گئی کہ یہ اجازت انہیں اس لیے دی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جارہی ہے کہ ان پر مسلسل ظلم ڈھائے جاتے رہے ہیں۔''❶

﴿ اِلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ؕ وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ ﴾ (الحج : 40)

''یہ وہ ہیں جو بلاوجہ اپنے گھروں سے نکالے گئے صرف اس قول پر کہ ہمارا پروردگار فقط اللہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو آپس میں ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو یہ عبادت خانے اور گرجے اور مسجدیں اور یہودیوں کے معبد اور وہ مسجدیں بھی ویران کردی جاتیں، جہاں اللہ کا نام بہ کثرت لیا جاتا ہے۔ جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ قوتوں والا بڑے غلبے والا ہے۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ ﴾ (النحل : 41)

''جن لوگوں نے ظلم برداشت کرنے کے بعد اللہ کی راہ میں ترکِ وطن کیا ہے، ہم انہیں بہتر سے بہتر ٹھکانا دنیا میں عطا فرمائیں گے، اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی بڑا ہے۔ کاش کہ لوگ اس سے واقف ہوتے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ﴾ (النحل : 42)

❶ تیسیر القرآن 165/3 .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''وہ جنہوں نے دامنِ صبر نہ چھوڑا، اور اپنے پالنے والے پر ہی بھروسہ کرتے رہے۔''

ان دونوں آیات نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو محض اللہ کے دین کی وجہ سے تکلیفیں دی گئیں ہیں، ان کا اپنا کوئی جرم نہ تھا، جب ان کو اللہ کے دین کی وجہ سے تکلیفیں دی گئیں ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد کر کے ان کی مشکلات ختم کردے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مدد کی اور ان کی مشکلات کو ختم کردیا، اور ان کا ساتھ دے رہا تھا، دنیا کا کوئی مقصد پیشِ نظر کارفرما نہ تھا جو کوئی بھی ایسی بات کرتا ہے وہ غلط سوچ اور نظریہ کا حامل ہے کہ جس کو اس سے توبہ کرنی چاہیے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں محبت کرنے والے تھے:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا وصف جمیل یہ بھی تھا کہ وہ آپس میں انتہائی محبت کرنے والے تھے۔ درج ذیل کی آیات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی آپس میں محبت پر دلالت کرتی ہیں جو کہ خاص اللہ کے فضل کی وجہ سے تھا۔ چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۗءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلٰي شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾ (آل عمران : 103)

''اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو، اور اللہ تعالیٰ کی اس وقت کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پہنچ چکے تھے، تو اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیں بچالیا، اللہ تعالیٰ اسی طرح تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ پاؤ۔''

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝﴾ (الانفال: 62، 63)

''اللہ وہی تو ہے کہ جس نے تجھ کو اپنی مدد اور مومنوں کے ساتھ مضبوط کیا، اور ان (صحابہ) کے درمیان محبت پیدا کر دی، اگر آپ ساری کائنات کو بھی ان پر خرچ کر دیتے تو ان کے دلوں میں محبت پیدا نہیں کر سکتے تھے، لیکن اللہ نے (اپنے خاص فضل و رحمت سے) ان کے درمیان محبت پیدا کر دی، بلاشبہ وہ غالب وحکمت والا ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافروں کے لیے سخت تھے:

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے آپس میں محبت کرنے والے تھے ویسے ہی اللہ کے دین کے دشمنوں سے نفرت کرنے والے تھے، جبکہ وہ دین اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہوں پھر ان کے دلوں میں کافروں کے لیے کوئی نرمی نہ تھی، چاہے کافر کوئی بھی ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾ (المجادلہ : 22)

’’اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے، وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ قبیلے کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں، یہی لوگ ہیں کہ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔ اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اور اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں، یہ اللہ کا لشکر ہے، آگاہ رہو، بے شک اللہ کے گروہ والے ہی کامیاب ہوں گے۔‘‘

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ (الفتح : 29)

’’محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی صفت تورات میں ہے، ان کی صفت انجیل میں ہے مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا، پھر اُسے مضبوط کیا، اور وہ موٹا ہوگیا، پھر اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا ہوگیا، اور کسانوں کو خوش کرنے لگا، تاکہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور شائستہ اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔''

عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

''اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ، جو مہاجرین و انصار میں سے ہیں ان کے بارے میں آگاہ فرماتا ہے کہ وہ کامل ترین صفات اور جلیل ترین اموال کے حامل ہیں، اور وہ کفار کے ساتھ بہت سخت ہیں فتح و نصرت میں جدوجہد اور اس بارے میں پوری کوشش کرنے والے ہیں، وہ کفار کے ساتھ صرف درشتی اور سختی سے پیش آتے ہیں۔ اس لیے اُن کے دشمن ان کے سامنے ذلیل ہوگئے ان کی طاقت ٹوٹ گئی، اور مسلمان اُن پر غالب آگئے۔'' (تفسیر سعدی)

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ﴿۱۸﴾ ﴾

(الفتح : 18)

''یقیناً اللہ مومنوں سے خوش ہوگیا جب کہ وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ان پر اطمینان نازل فرمایا، اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی۔“

مذکورہ آیت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے الحب فی اللہ والبغض فی اللہ والے عقیدہ کی وجہ سے ان کو اپنی رضامندی کی ضمانت بھی دے دی ہے۔ یہ آیت صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نازل ہوئی تھی کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مکہ والوں سے لڑنے کا پروگرام بنایا۔ حالانکہ مکہ والے ان کے رشتہ دار تھے۔ لیکن دین کی راہ میں کسی رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔ بلکہ جو دین کا دشمن ہے وہ ان کا دشمن ہے، اُن کا یہی کردار اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آیا کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اپنی رضامندی کی ضمانت دی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کردار نجات کے لیے معیار ہے:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عظیم الشان و بے مثال گروہ کا نام ہے کہ جن کا ایک ایک کردار بے مثل و بے مثال ہے، ان کا ایمان، اللہ کا تقویٰ، ان کا ایثار و قربانی، الغرض کہ اُن کی ہر چیز قابل اتباع ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے کردار کو کامیابی کا معیار قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ﴾ (البقرہ: 137)

”اگر یہ لوگ تمہارے (صحابہ) کی طرح ایمان لے آئیں تو یہ ہدایت پا گئے۔ لیکن اگر ان کی مخالفت کریں گے تو برباد ہو جائیں گے۔“

اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿١١٥﴾﴾

(النساء: 115)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص باوجود راہ ہدایت کے واضح ہو جانے کے بھی رسول کے خلاف کرے، اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا، اور دوزخ میں ڈال دیں گے، وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔''

حافظ صلاح الدین یوسف رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں: ''مومنین سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو دین اسلام کے اولین پیرو اور اس کی تعلیمات کا کامل نمونہ تھے۔ اور ان کے نزول کے وقت جن کے سوا کوئی مومن گروہ موجود نہ تھا کہ وہ مراد ہو۔ اس لیے رسول کی مخالفت اور غیر سبیل المومنین کا اتباع دونوں حقیقت میں ایک ہی چیز کا نام ہے، اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے راستے اور منہاج سے انحراف بھی کفر و ضلال ہی ہے۔'' (تفسیر احسن البیان تحت الآیۃ)

غور فرمائیے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مومن قرار دیا گیا ہے، اور ان کی اتباع کو کامیابی جبکہ ان کی مخالفت کو گمراہی قرار دیا گیا ہے۔ ہم سب بھائیوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم والا کردار اپنائیں۔ اللہ ہمیں عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے دعا کرنے کا حکم:

قارئین محترم! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج دینِ اسلام اپنی اصل شکل میں موجود ہے، اگر ان کی قربانیاں نہ ہوتیں تو ہوسکتا تھا کہ آج ہم مسلمان ہی نہ ہوتے۔ اسلام کسی بھی مسلمان اور انسان کی کامیابی کے لیے ضروری ہے۔ تو گویا ہمیں یہ کامیابی محض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محنت، کوشش و کاوش اور قربانی سے ملی ہے جو کہ ان کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ اس احسان کا تقاضہ ہے کہ ہمیں کم از کم ان کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ ﴾ (محمد : 19)

''اے نبی! آپ یقین کر لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگا کریں، اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے حق میں بھی۔ اللہ تم لوگوں کی آمدورفت کی اور رہنے سہنے کی جگہ کو خوب جانتا ہے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ ان صحابہ کے لیے دعائے مغفرت کیا کرو کیونکہ مغفرت ہی کامیابی ہے اور دنیا اور آخرت کی مشکلات سے نجات کا سبب ہے، دوسرے مقام پر مومنوں کی بھی صفت بیان کی کہ وہ اپنے بھائیوں کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ ارشادِ ربانی ہے کہ:

﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (الحشر: 10)

''جو لوگ ان کے بعد آئے ہیں وہ تو دعائیں کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمارے ان بھائیوں کو بھی ہمارے ساتھ بخش دے کہ جو ہم سے ایمان میں سبقت لے جا چکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ان کے لیے کوئی کینہ پیدا نہ کر کہ وہ ایمان لائے، بلاشبہ تو بڑا ہی نرم اور رحم کرنے والا ہے۔''

ان آیات میں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اور اپنے گزرے ہوئے یعنی فوت شدہ بھائیوں کے لیے دعا کرنی چاہیے نا کہ ان کی برائیاں کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھ کی توفیق بخشے۔ ہمارے دلوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت سے لبریز کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 2

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت

قارئین محترم! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت قرآن کریم کی روشنی میں آپ نے ملاحظہ فرمائی، اب حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رُو سے بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت ومقام ملاحظہ فرمائیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تمام امت سے بہترین لوگ تھے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی رُو سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہترین لوگ ہیں۔ اور ان کا زمانہ بھی بہترین زمانہ ہے۔ چنانچہ سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ، ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ ، وَيَنْذُوْرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ ، وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ ۔وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ .)) [1]

''میرے دور کے لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم) سب سے بہتر ہیں، اس کے بعد وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہوں گے۔ پھر

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: 3650، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: 6475.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ ہوں گے کہ جو گواہی دیں گے، لیکن ان کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی۔ وہ خیانت کریں گے اور وہ امین نہیں ہوں گے۔ وہ نذر مانیں گے، لیکن انہیں پورا نہ کریں گے۔ اور ان میں موٹاپا آ جائے گا۔ اور دوسری روایت میں ہے، وہ قسمیں اٹھائیں گے، حالانکہ ان سے قسم کا مطالبہ نہ کیا جائے۔"

غور فرمائیں! کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہترین لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قرار دیا ہے، کیونکہ انہوں نے شب و روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گزارے ہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم براہِ راست لی ہے جو کہ کامیابی اور اللہ کے فضل کا باعث ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم امت کے لیے امن کا سبب تھے:

اسی لیے رسول اللہ نے ان کو امت کے لیے کامیابی کا ذریعہ اور سبب قرار دیا ہے۔ چنانچہ سیّدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ:

((رَفَعَ -يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ- رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيْرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: النُّجُوْمُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ أَتَى السَّمَاءَ مَاتُوْعَدُ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِيْ، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِيْ مَايُوْعَدُوْنَ، وَأَصْحَابِيْ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِيْ، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِيْ أَتَى أُمَّتِيْ مَايُوْعَدُوْنَ.)) [1]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اٹھایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا کرتے تھے، فرمایا: ستارے آسمان کے لیے امن کی ضمانت ہیں۔ جب آسمان کے ستارے ٹوٹ جائیں گے تو آسمان کے لیے (پھٹ جانے کے) وعدے کا وقت آ جائے گا، اور میں

[1] صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابه، رقم: 6466.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے اصحاب کے لیے باعث امن ہوں۔ جب میں چلا جاؤں تو میرے اصحاب ان آزمائشوں سے دوچار ہوں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، اور میرے صحابہ میری امت کے امن کا سبب ہیں۔ اور جب میرے صحابہ اٹھ جائیں گے تو میری امت بتائے گئے فتنوں سے دوچار ہوگی۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اس امت کے لیے امن و آتشی کا سبب قرار دیا ہے، جب تک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود رہیں گے، اس امت میں امن رہے گا لیکن جب چلے جائیں گے تو امت فتنوں کا شکار ہو جائے گی۔ جو کہ ان کی کمزوری کی دلیل ہوگی، لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی ان کی قوت و کامیابی کی ضمانت ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برکت کا بیان:

چنانچہ سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یَاتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ: هَلْ فِیْكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ یَاتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ هَلْ فِیْكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، فَیُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ اَتِی عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ، فَیَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَیُقَالُ: هَلْ فِیْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُفْتَحُ لَهُمْ.)) [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، رقم: 3649، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: 6468.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مسلمانوں پر ایسا وقت آئے گا کہ ان کا ایک گروہ اللہ کے راستے میں لڑائی لڑے گا۔ یہ جہاد کرنے والے پوچھیں گے کیا تم میں کوئی ایسا ہے، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہاں، چنانچہ اس صحابی کی برکت سے ان کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر مسلمانوں پر ایسا وقت آ پڑے گا کہ ان کا ایک گروہ اللہ کے راستے میں لڑائی لڑے گا۔ پوچھا جائے گا، کیا تم میں کوئی ایسا ہے، جس کو اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہو (یعنی تابعی ہے)؟ وہ جواب دیں گے ہاں۔ تو ان کو فتح نصیب ہوجائے گی۔ پھر مسلمانوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ ان کی ایک جماعت جہاد فی سبیل اللہ کرے گی پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے، جس کو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے (یعنی تابعی) کی صحبت میسر آئی ہو (یعنی تبع تابعی ہے)؟ بتایا جائے گا، ہاں، تو وہ بھی فتح یاب ہوں گے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس قدر مبارک ہیں کہ ان کے وجود کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مومنوں کو فتح نصیب فرماتا ہے، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے بندوں کے حقوق کو اس طرح ادا کیا ہے کہ جس طرح ان کو ادا کرنے کا حق ہے۔ اسی وجہ سے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو افضل ترین گروہ قرار دیا گیا ہے۔

انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت:

انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایک خاص مقام حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تین پشتوں کے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے، اور ان سے محبت کو ایمان کی علامت قرار دیا ہے۔ چنانچہ سیّدنا براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لِلْاَنْصَارِ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ اَحَبَّھُمْ اَحَبَّہُ اللّٰہُ ، وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ .)) ❶

''صرف ایمان والے ہی انصار سے محبت رکھتے ہیں، اور کسی منافق کے سوا کوئی اوران سے بغض نہیں رکھتا۔ جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے اور جو ان سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے۔''

انصار سے محبت مومن کرتے ہیں، اور منافق انصار سے بغض رکھتے ہیں، ان کی محبت کی وجہ سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے، اور جو ان سے نفرت کرے اللہ تعالیٰ ان سے نفرت کرتا ہے۔ کس قدر بدبخت ہیں وہ لوگ کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نفرت کرتے ہیں، ان کے خلاف گندی زبان استعمال کرتے ہیں۔ یقیناً ان کے لیے دنیا و آخرت کی رسوائی ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ جماعت بخشی ہوئی ہے۔ چنانچہ سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَآءِ اَبْنَآءِ الْاَنْصَارِ.)) ❷

''اے اللہ! انصار کی اور ان کے بیٹوں اور ان کے پوتوں کی مغفرت فرما۔''

انصار کی تین پشتوں کے لیے دعائے مغفرت کی گئی ہے، اس سے ان کا مقام و مرتبہ واضح ہے۔

بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت:

انصار و مہاجرین صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل بدری صحابی ہیں، بدر والوں کی

❶ صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، رقم: 3783.

❷ صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: 6416.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضیلت کو بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سب سے افضل ترین قرار دیا۔ چنانچہ سیّدنا رفاعہ بن رافع سے مروی ہے کہ:

((جَاءَ جِبْرَئِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَاتَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ؟ قَالَ: مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ کَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَکَذَالِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰئِکَةِ .)) ❶

''جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور دریافت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل بدر کے بارے میں کیا گمان ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمام مسلمانوں سے افضل ہیں، یا اسی طرح کی بات فرمائی۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا اس طرح بدر میں شامل ہونے والے فرشتے بھی افضل ہیں۔''

صلح حدیبیہ میں شریک صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت:

اس گروہ کے بعد افضل ترین گروہ صلح حدیبیہ والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے۔ چنانچہ سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((قَالَ کُنَّا یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ ، قَالَ لَنَا النَّبِیُّ ﷺ: اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ .)) ❷

''حدیبیہ کے دن ہم لوگ چودہ سو تھے، ہمارے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج کے دن تم سارے زمین والوں سے بہتر ہو۔''

---

❷ صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم: 3992.

❷ صحیح بخاری، کتاب المغازی، رقم: 4154، صحیح مسلم، کتاب الإمارة، رقم: 4811.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے حدیبیہ والوں کی فضیلت واضح ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گھڑی بھر کی رفاقت کی فضیلت:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمُقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمُرَهُ.)) ❶

''سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا نہ کہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی گھڑی بھر کی رفاقت تمہاری ساری زندگی کے نیک اعمال سے بہتر ہے۔''

قرآن وسنت فہم وعمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر چلنے کا بیان:

﴿فَإِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿١٣٧﴾﴾ (البقرۃ: 137)

''پھر اگر وہ اس جیسی چیز پر ایمان لائیں جس پر تم ایمان لائے ہو تو یقیناً وہ ہدایت پا گئے اور اگر پھر جائیں تو وہ محض ایک مخالفت میں (پڑے ہوئے) ہیں، پس عنقریب اللہ تجھے ان سے کافی ہو جائے گا اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔''

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ

❶ سنن ابن ماجه، باب فی فضل أصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: 162۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالَ: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي.)) ❶

''سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر ایک وقت ویسا ہی آئے گا جیسا بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ دونوں کی حالت اس طرح ایک جیسی ہوجائے گی جس طرح ایک نعل دوسرے نعل جیسی ہوتی ہے حتیٰ کہ بنی اسرائیل میں سے اگر کوئی شخص اپنی ماں سے علانیہ زنا کرے گا تو میری امت میں سے بھی ایسا کرنے والا ہوگا۔ بے شک بنی اسرائیل بہتر (72) فرقوں میں تقسیم ہوئی، میری امت تہتر (73) فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔ تمام فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! وہ کون سا فرقہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلنے والا ہوگا۔''

رسول اللہ ﷺ کی اپنے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کا بیان:

((عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ خَطَبَ النَّاسَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: اسْتَوْصُوا بِأَصْحَابِي خَيْرًا، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَبْتَدِئُ

❶ سنن ترمذی، ابواب الایمان، باب افتراق هذه الامة، رقم: 2641، سلسلة الصحيحة، رقم: 1348.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا ، فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ بَحْبَحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الاثْنَيْنِ أَبْعَدُ ، لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ .)) [1]

''سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے کہا: ایک دفعہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان اسی طرح کھڑے ہوئے، جیسے میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں اپنے صحابہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو ان کے بعد ہوں گے اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو (تابعین) کے بعد ہوں گے، (ان سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں)، اس کے بعد جھوٹ اس قدر عام ہو جائے گا کہ ایک آدمی گواہی طلب کیے جانے سے پہلے گواہی دینے لگے گا، پس تم میں سے جو آدمی جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا التزام کرے، کیونکہ شیطان ہر اس آدمی کے ساتھ رہتا ہے جو اکیلا ہو اور وہ شیطان دو آدمیوں سے ذرا دور ہو جاتا ہے، تم میں سے کوئی آدمی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہ کرے، کیونکہ ایسے دو افراد کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے اور جس آدمی کو نیکی کر کے خوشی اور گناہ کر کے پریشانی ہو وہ مومن ہے۔''

[1] مسند احمد : 18/1، رقم : 114، مستدرك حاكم : 113/1۔ حاکم نے اسے شیخین کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عزت واحترام کرنے کا بیان:

((عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ كَلَامٌ، فَقَالَ خَالِدٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: تَسْتَطِيلُونَ عَلَيْنَا بِأَيَّامٍ سَبَقْتُمُونَا بِهَا، فَبَلَغَنَا أَنَّ ذٰلِكَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: دَعُوا لِي أَصْحَابِي، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقْتُمْ مِثْلَ أُحُدٍ أَوْ مِثْلَ الْجِبَالِ ذَهَبًا مَا بَلَغْتُمْ أَعْمَالَهُمْ.)) ❶

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ تلخ کلامی سی ہوگئی، سیّدنا خالد رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ہمارے اوپر محض اس لیے زبان درازی کرتے ہو کہ تم ہم سے کچھ دن پہلے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ جب اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے لیے ہی میرے صحابہ کو کچھ نہ کہا کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم احد پہاڑ یا کئی پہاڑوں کے برابر سونا بھی خرچ کردو تم ان کے اعمال یعنی درجوں تک نہیں پہنچ سکتے۔''

((عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: يَا ابْنَ أُخْتِي! أُمِرُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَبُّوْهُمْ.)) ❷

''عروہ نے کہا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: اے میرے بھانجے!

❶ مسند احمد: 366/3، رقم: 13812، الاحادیث المختارۃ، رقم: 2046۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ صحیح مسلم، رقم: 3022.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے لیے مغفرت طلب کریں تو لوگوں نے ان کو گالی دینا اپنا وتیرہ بنالیا ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے خوشخبری

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رضی اللہ عنہ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: طُوْبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَطُوْبٰى لِمَنْ رَأَى مَنْ رَأٰنِيْ وَلِمَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰى مَنْ رَاٰنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ .)) ❶

''اور سیّدنا عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مبارک ہو جس نے مجھے دیکھا (یعنی صحابی) اور مجھ پر ایمان لایا اور مبارک ہو اُسے جس نے اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا (یعنی تابعی) اور ایمان لایا اور مبارک ہو اُسے جس نے تابعی کو دیکھنے والے (یعنی تبع تابعین) کو دیکھا اور ایمان لایا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر انوکھا انعام:

((عَنْ طَارِقِ بْنِ اَشْيَمَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: بِحَسْبِ أَصْحَابِي الْقَتْلُ .)) ❷

''سیّدنا طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے صحابہ کا قتل ہو جانا ہی کافی ہے۔''

((عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَاللّٰهِ لَمَشْهَدُ شَهِدَهُ رَجُلٌ

❶ سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم الحديث : 1254 .

❷ مسند احمد : 472/3، رقم : 15876، مصنف ابن ابی شیبة : 92/15۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُغَبَّرُ فِيْهِ وَجْهُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ وَلَوْ عُمِّرَ عُمْرَ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .)) ❶

"سیّدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم کسی صحابی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ میں شریک ہونا جس میں (صرف) اس کا چہرہ غبار آلود ہوا ہو تمہارے سارے اعمال سے افضل ہے خواہ تمہیں نوح علیہ السلام کے برابر عمر دی گئی ہو۔"

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا لعنت کا باعث ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴾ (الاحزاب : 57)

"بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کیا۔"

((عَنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ .)) ❷

"سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔"

❶ مسند احمد : 187/1۔ احمد شاکر نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

❷ سلسلة احاديث الصحيحة ، رقم : 2340 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 3

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت تورات وانجیل میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَ يُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِيْلِ وَ الْقُرْاٰنِ ؕ وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۱۱۱ ﴾

(التوبہ : 111)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے خرید لیں مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس کے بدلے ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کی راہ میں لڑائی لڑتے ہیں، وہ قتل کرتے بھی ہیں اور قتل کیے بھی جاتے ہیں۔ اس پر سچا وعدہ ہے تورات، انجیل اور قرآن میں۔ اللہ سے بڑھ کر کون اپنا وعدہ پورا کرنے والا ہے۔ تو تم اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو سودا تم نے اس سے کیا ہے۔ اور یہ عظیم کامیابی ہے۔''

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾ (الفتح : 29)

’’محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر سخت، اور آپس میں بڑے ہی رحمدل ہیں، تو ان کو رکوع اور سجدے کی حالت میں دیکھے گا، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضامندی تلاش کرتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں پر سجدوں کے نشانات سے واضح ہے، یہ ان کی صفت تورات میں مذکور ہے اور ان کی یہ صفت انجیل میں بھی ہے، جیسے ایک کھیتی کہ اس نے اپنی سوئی نکالی اور پھر اس کو مضبوط کیا پھر وہ موٹی ہوئی۔ پھر وہ اپنی نالی پر کھڑی ہوگئی۔ ان کسانوں کو وہ اچھی لگتی ہے تاکہ ان کافروں کو غصہ دلائے (کہ جو ان سے جلتے ہیں) اللہ نے وعدہ کیا، ان سے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کیے، مغفرت اور اجر عظیم کا۔‘‘

قارئین محترم! مذکورہ دونوں آیات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوصافِ حمیدہ کو بیان کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑائی کرنے والے ہیں۔ دشمن جب مقابلہ پہ آجائے تو سختی کرنے والے ہیں۔ اپنی جان و مال کی قربانی کرنے والے ہیں، کثرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں تو ان کو رکوع اور سجود کی ہی حالت میں دیکھو، اس وجہ سے ان کے چہرے چمک رہے ہوتے ہیں، وغیرہ وغیرہ اور رب تعالیٰ نے انہی اوصاف پر توراۃ اور انجیل کو بھی گواہ بنایا ہے کہ یہی صفات عالیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توراۃ وانجیل میں بیان ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ دیکھنا چاہیے کہ توراۃ اور انجیل ان نفوس مقدسہ کے لیے کیا کہتی ہے۔ وہ تحریف شدہ توراۃ کہ جو آج یہود کے پاس ہے، وہ مسلمانوں کی صفات ان الفاظ میں بیان کرتی ہے:

''خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے آون پر طلوع ہوا، فاران کے ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا، اور دس ہزار قدوسیوں کیساتھ آیا، اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ان کے لیے تھی۔'' ❶

یہ عبارت فتح مکہ اور دخول مکہ کی طرف اشارہ ہے۔ جس روز رسول اللہ ﷺ فتح کر کے مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے، آپ کے ساتھ دس ہزار (10,000) صحابی تھے۔ جن کو تورات میں (10,000) دس ہزار قدوسی، یعنی ''پاک لوگ'' کہا گیا ہے۔ اسی تمثیل کی طرف اشارہ ہے۔

انجیل میں یہ تمثیل ان لفظوں میں ملتی ہے۔ ''اس (مسیحا) نے ایک اور تمثیل ان (لوگوں) کے سامنے پیش کر کے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اس رائی کے دانے کی مانند ہے جسے کسی آدمی نے لے کر اپنے کھیت میں بو دیا، وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے، مگر جب بڑھ جاتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا ہو جاتا ہے۔ اور ایسا درخت ہو جاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آ کر اس کی ڈالیوں پر بسیرہ کرتے ہیں۔'' ❷

انجیل مرقس میں اس تمثیل کے الفاظ یہ ہیں:

''وہ (مسیح) تمثیلوں میں بہت باتیں سکھانے لگا، اور اپنی تعلیم میں ان سے کہا سنو! ایک بونے والا بیج بونے نکلا اور بوتے وقت ایسا ہوا کہ کچھ راہ کے کنارے پہ گرا اور پرندوں نے آ کر اسے چگ لیا، اور کچھ پتھریلی زمین

❶ کتاب استثناء، باب 33، فقرہ 1، 2۔ ❷ انجیل متی، باب 13، فقرہ 31، 32۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر گرا جہاں اسے بہت مٹی نہ ملی اور گہری مٹی نہ ملنے کے سبب جلد اگ آیا، اور جب سورج نکلا تو جل گیا، اور جڑ نہ ہونے کے سبب سوکھ گیا، اور کچھ جھاڑیوں میں گرا اور جھاڑیوں نے بڑھ کر اسے دبا لیا، اور وہ پھل نہ لایا اور کچھ اچھی زمین پر گرا، اور وہ اگا اور بڑھ کر پھلا اور کوئی تیس (30) گنا کوئی ساٹھ (60) گنا اور کوئی سو (100) گنا پھل لایا، پھر اس نے کہا جس کے کان ہوں وہ سن لے۔'' ❶

اور انجیل لوقا میں ہے:

''پس وہ (مسیح) کہنے لگا اللہ کی بادشاہت کس کی مانند ہے، میں اس کو کس سے تشبیہ دوں وہ رائی کے دانے کی مانند ہے، جس کو ایک آدمی نے لے کر اپنے باغ میں ڈال دیا وہ اگ کر بڑا درخت ہوگیا، اور ہوا کے پرندوں نے اس کی ڈالیوں پر بسیرہ کیا اس نے پھر کہا میں اللہ کی بادشاہت سے تشبیہ دوں وہ خمیر کی مانند ہے، جس کو ایک عورت نے لے کر 3 پیمانے آٹے میں ملا دیا، اور ہوتے ہوتے سب خمیرہ ہوگیا۔'' ❷

تشــریح:......انجیلی اور مسیحی محاورے میں خدائی بادشاہت سے وہ زمانہ مراد ہے جس میں لوگ جب رضائے الٰہی کے مطابق کام کریں، اور نجاتِ آخری کے مستحق ہوں، چنانچہ سیّدنا مسیح علیہ السلام کا قول اس اصطلاح کے موافق انجیل میں یوں ملتا ہے:

''اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسوں کی راست بازی سے زیادہ نہ ہو گی تو تم آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔'' ❸

---

❶ انجیل مرقس، باب 4، فقرہ 3، 9۔

❷ لوقا باب 13، فقرہ 18، 21، مطبوعہ لودھانہ 1916ء۔ ❸ انجیل متی، باب 5، فقرہ: 20۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ سیّدنا مسیح کو یہ بتانا منظور ہے کہ زمانہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا پسندیدہ اور اس زمانے کے لوگ اللہ کے برگزیدہ ہوں گے، اس لیے انہوں نے اسی زمانے کو اللہ کی بادشاہت کے نام سے موسوم کرکے سمجھایا۔ قرآن مجید میں انہی مقامات کی طرف اشارہ ہے۔ (واللہ اعلم)

جناب وہب بن منبہ فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے زبور میں سیّدنا داؤد علیہ السلام کو یہ وحی فرمائی کہ تمہارے بعد عنقریب ایک نبی آئے گا، جس کا نام ''احمد'' اور ''محمد'' ہوگا۔ اور وہ سچے اور سردار ہوں گے، میں ان سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا، اور نہ وہ مجھے کبھی ناراض کریں گے اور میں نے ان کی اگلی پچھلی تمام لغزشیں کرنے سے پہلے ہی معاف کردی ہیں۔ اور آپ کی امت میری رحمت سے نوازی ہوئی ہے۔ [1]

میں نے ان کو وہ نوافل عطا کیے ہیں، جو انبیاء علیہم السلام کو عطا کیے اور ان پر وہ چیز فرض کی جو انبیاء علیہم السلام اور رسولوں پر فرض کی۔ حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن میرے پاس اس حال میں آئیں گے کہ ان کا نور انبیاء علیہم السلام کے نور جیسا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرمادیا کہ اے داؤد! میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی ہے۔

سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کی امت کی صفات بتائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب تورات میں ان کی یہ صفات پاتا ہوں کہ احمد اور ان کی امت اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف کرنے والی ہے۔ اچھے برے ہر حال میں ''الحمد للہ'' کہیں گے، اور چڑھائی پر چڑھتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہیں گے، اور نیچے اترتے ہوئے ''سبحان اللہ'' کہیں گے۔ ان کی

---

[1] البدایہ والنہایۃ: 326/2.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذان آسمانی فضا میں گونجے گی وہ نماز میں ایسی دھیمی آواز سے اپنے رب سے ہم کلام ہوں گے جیسے چٹان پر شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اور فرشتوں کی صفوں کی طرح ان کی نماز باجماعت میں صفیں ہوں گی، اور نماز کی صفوں کی طرح ان کی میدان جنگ میں صفیں ہوں گی اور جب وہ اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے چلیں گے تو مضبوط نیزے لے کر فرشتے ان کے آگے اور پیچھے ہوں گے اور جب وہ اللہ کے راستے میں صف بنا کر کھڑے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر ایسے سایہ کیے ہوئے ہوں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرکے بتلایا جیسا کہ گدھ اپنے گھونسلے پر سایہ کرتے ہیں، اور میدان جنگ سے یہ لوگ کبھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ سیّدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح ایک روایت منقول ہے، جس کا مضمون یہ ہے کہ ان کی امت اللہ کی خوب تعریف کرنے والی ہوگی۔

ہر حال میں ''الحمدللہ'' کہیں گے اور چڑھائی چڑھتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہیں گے (اپنی نمازوں کے اوقات کے لیے) سورج کا خیال رکھیں گے، اور پانچوں نمازیں اپنے وقت پر پڑھیں گے اگرچہ کوڑے کرکٹ والی جگہ پر ہوں کمر کے درمیان میں لنگی باندھیں گے، اور وضو میں اپنے اعضاء دھوئیں گے۔ [1]

---

[1] حلیة: 386/6 وعن ابی کعب مطولا ایضًا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 4

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر سبّ وشتم کی حرمت

اہل سنت والجماعت کے دل اور زبانیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کے بارے میں محفوظ ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضوان حاصل کرلی۔ ہم نے اپنے قلوب اور جوارح کے ساتھ ان کی معیت میں مختصر سا سفر کیا ہے جن کے متعلق اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝۲۳﴾ (الاحزاب : 23)

''مومنوں میں سے کچھ مرد ایسے ہیں جنھوں نے وہ بات سچ کر دکھائی جس پر انھوں نے اللہ سے عہد کیا، پھر ان میں سے کوئی تو وہ ہے جو اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وہ ہے جو انتظار کر رہا ہے اور انھوں نے نہیں بدلا، کچھ بھی بدلنا۔''

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَابَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ .)) [1]

''میرے صحابہ کو گالی نہ دو اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد پہاڑ کے برابر بھی

[1] صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم : ((لو کنت متخذا خلیلا......))، رقم : 3673 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سونا خرچ کرے تو (ثواب میں) صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کے مُد (بک) کو اور نہ ہی نصف مد (خرچ کیے ہوئے) کو پہنچ سکتا ہے۔''

اس حدیث کا مطلب ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایک مٹھی کے برابر یا آدھی مٹھی کے برابر اناج اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور ان کے بعد والے احد پہاڑ جتنا سونا صرف کریں، یہ اجر وثواب میں اس مٹھی کے برابر نہیں ہوسکتا، وجہ یہ ہے کہ جو صدق و اخلاص صحابۂ کرام میں پیدا ہو چکا تھا، بعد والے اس کے ہم پلہ نہیں ہو سکتے۔

اس کے علاوہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی افضلیت کی ایک اور بھی وجہ ہے کہ فتح مکہ سے پہلے مال خرچ کرنے اور لڑائی کرنے کی شدید ضرورت تھی، فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کی کثرت تھی اور لوگ دین اسلام میں فوج درفوج داخل ہو رہے تھے، بعد میں طاقت تھی جبکہ اس سے پہلے کمزوری تھی، بعد والے اس وقت جانفشانی کرنے والوں کے مقام تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے۔ 1

اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت والجماعت کا گروہ اس بات کا بھی قائل ہے کہ کتاب وسنت اور اجماع امت کی صورت میں صحابہ کرام کے جو فضائل اور مراتب بیان کیے گئے ہیں، انہیں تسلیم کیا جائے، لیکن ان صحابہ کرام کو جنھوں نے فتح مکہ یعنی صلح حدیبیہ سے پہلے اسلام کی سر بلندی کے لیے مال و دولت خرچ کیا اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا ان پر فضیلت عطا کی جائے، جنھوں نے صلح حدیبیہ کے بعد مال و دولت خرچ کیا اور جہاد کیا، نیز مہاجرین اولین صحابہ کرام کو انصار صحابہ کرام پر مقدم کیا جائے، نیز اہل سنت اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر میں شریک صحابہ کرام، جن کی تعداد تین سو سے کچھ زیادہ تھی کے بارے میں فرمایا۔ اب تم جو چاہو عمل کرو میں نے

1 فتح الباری: 34/7.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمھیں معاف کر دیا ہے، نیز وہ اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ دوزخ میں ان صحابہ کرام میں سے کوئی داخل نہیں ہوگا۔ جنھوں نے صلح حدیبیہ کے موقعہ پر درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی، جیسا کہ ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مطلع فرمایا ہے، بلکہ اللہ نے ان سے اپنی رضا مندی کا جنت میں وعدہ فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ وہ بھی اللہ سے راضی ہیں، نیز اہل سنت ان لوگوں کے بارے میں جنت کی گواہی دیتے ہیں، جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی گواہی دی ہے، ان سے عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ثابت بن قیس بن شماس اور دیگر صحابہ کرام مراد ہیں۔

وہ اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں، جو امیر المؤمنین علی بن ابی طالب سے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تواتر کے ساتھ منقول ہے کہ اس امت کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ میں سب سے بہتر شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کے بعد دوسرے نمبر پر عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور تیسرے نمبر پر عثمان رضی اللہ عنہ جبکہ چوتھے نمبر پر علی رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں۔

اس لیے کہ اہل سنت کا اسی بات پر ایمان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ بلافصل ابوبکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم ہیں، اور جو لوگ ان چاروں میں سے کسی کی خلافت کے بارے میں طعن کرتے ہیں وہ بدترین اور گمراہ لوگ ہیں۔

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں کوشش یہ کرنی چاہیے کہ ان کو اس اختلاف میں معذور سمجھا جائے۔ تاکہ دونوں گروہ ہی گناہ سے بری ہو جائیں اور ان پر کسی قسم کا عیب نہ آنے پائے۔

محمد نصر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک دفعہ سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے سامنے لوگوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اَمْرٌ أَخْرَجَ اللّٰهُ أَيْدِيَكُمْ مِنْهُ مَا تَعْلَمُوْنَ أَلْسِنَتَكُمْ فِيْهِ." ❶

"یہ وہ معاملہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں کو دور رکھا تو تم اپنی زبانوں کو اس معاملہ میں کیوں داخل کرتے ہو۔"

یہی وجہ ہے کہ علمائے اہلسنّت نے ہمیشہ "مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم" کے سلسلے میں سکوت اختیار کیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کی ممانعت احادیث کی روشنی میں:

تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعظیم وتکریم کریں، ان کی اس طرح تعریف بیان کریں جس طرح اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ درجہ میں کسی چھوٹے صحابی رضی اللہ عنہ پر بھی طعن و تشنیع کرنے سے باز رہیں کیوں کہ ان برگزیدہ ہستیوں کے اسلام پر بے حد وحساب احسانات ہیں۔ اس لیے صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن و تشنیع کرنا گویا براہِ راست اسلام پر طعن کرنا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے صحابۂ کرام کے بارے میں اللہ سے ڈرنا، میرے بعد انہیں طعن و تشنیع نہ کرنا، جو ان سے محبت کرے گا، وہ میرے پیاروں سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اسے مجھ سے بغض ہوگا، جس نے انہیں اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی، اللہ تعالیٰ عنقریب اسے گرفت میں لیں گے۔" ❷

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ الطبقات الكبرىٰ لابن سعد : 382/5 .

❷ مسند احمد: 47/4، سنن ترمذی، رقم : 3862۔ شیخ حمزہ زین نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّ اللّٰہَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ بِي أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَأَنْصَارًا وَأَصْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ .)) ❶

''اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے میرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چنا، انہیں میرے وزیر و معاون بنایا، اور میرے داماد و سسرال بنائے، جو انہیں گالی دے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اس سے روزِ قیامت نہ تو فرض قبول ہوگا نہ ہی نفل قبول ہوگا۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَلَمَقَامُ اَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ اَحَدِكُمْ عُمْرِهٖ .)) ❷

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو بُرا نہ کہو، اس لیے کہ ان کا ایک گھڑی کا قیام (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) تمھاری ساری عمر کے عمل سے بہتر ہے۔''

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِيْ ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ .)) ❸

❶ مستدرك حاكم، رقم: 6656۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

❷ سنن ابن ماجه، المقدمة، باب فضل اهل بدر، رقم: 162۔ علامہ بوصیری نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❸ مجمع الزوائد: 747/9، رقم: 16429۔ علامہ ہیثمی نے کہا کہ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں سوائے علی بن سہل کے اور وہ بھی ثقہ ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

”میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالی نہ دو اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس شخص پر جو میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالی دیتا ہے۔“

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.)) ❶

”جس شخص نے میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالی دی تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔“

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

((اِنَّ الْخَیْرَ خَیْرُ الْاٰخِرَةِ۔ اَوْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَهْ۔ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ.)) ❷

”بھلائی تو آخرت کی ہی بھلائی ہے۔ یا یوں فرمایا: اے اللہ! بھلائی نہیں ہے مگر آخرت کی بھلائی پس تو انصاریوں اور مہاجروں کو بخش دے۔“

حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ثوبان اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِذَا ذُکِرَ اَصْحَابِیْ فَأَمْسِکُوْا وَإِذَا ذُکِرَ النُّجُوْمُ، فَأَمْسِکُوْا، وَإِذَا ذُکِرَ الْقَدَرُ فَأَمْسِکُوْا.)) ❸

”جب میرے صحابہ کا تذکرہ ہونے لگے تو خاموش رہنا، جب ستاروں کا

---

❶ صحیح الجامع الصغیر، رقم: 6282.

❷ سلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم 3198.

❸ سلسلة الاحادیث الصحیحة، رقم 34.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہونے لگے تو خاموش رہنا اور جب تقدیر کے مسئلے کا ذکر ہونے لگے تو خاموش رہنا۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا کہنا، ان پر طعن وملامت کرنا حرام ہے اور انھیں گالیاں دینا لعنت کا باعث ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس قدر قرآنی آیات اور صحیح احادیث پس پشت ڈال کر شیطان کو خوش کرنے کے لیے موضوع اور من گھڑت روایات کو بنیاد بنا کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی کی جاتی ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن اور علماء اہل سنت:

سطور ذیل میں اب علماء اہل سنت کے اقوال پیش خدمتِ قارئین ہیں جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر لعن وطعن اور سب وشتم کی حرمت کا ذکر ہے:

(1):...... امام احمد بن جعفر بن یعقوب نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اہل سنت کے عقیدے کی جو تفصیلات بیان کی ہیں ان میں سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق وہ فرماتے ہیں:

"فَمَنْ سَبَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَحَدًا أَوْ تَنَقَّصَهُ أَوْ طَعَنَ عَلَيْهِمْ أَوْ عَرَضَ بِعَيْبِهِمْ أَوْ عَابَ أَحَدًا مِنْهُمْ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ رَافِضِيٌّ خَبِيْثٌ مُخَالِفٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرفًا وَلَا عَدْلًا، بَلْ حُبُّهُمْ سُنَّةٌ، وَالدُّعَاءُ لَهُمْ قُرْبَةٌ، وَالْاِقْتِدَاءُ بِهِمْ وَسِيْلَةٌ، وَالْاَخْذُ بِاٰثَارِهِمْ فَضِيْلَةٌ، وَخَيْرُ الْاُمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَبُوْبَكْرٍ، وَ عُمَرُ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ بَعْدَ عُمَرَ، وَ عَلِيٌّ بَعْدَ عُثْمَانَ. وَوَقَفَ قَوْمٌ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُمْ خُلَفَاءُ رَاشِدُوْنَ مَهْدِيُّوْنَ، ثُمَّ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰـؤُلاءِ الْاَرْبَـعَةِ خَيْرُ النَّاسِ ، لَايَجُوْزُ لِاَحَدٍ أَنْ يَذْكُرَ شَيْئًا مِـنْ مَسَـاوِيْهِـمْ ، وَلَا يَـطْعَنَ عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ بِعَيْبٍ ، وَلَا بِنَقْصٍ ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَى السُّلْطَانِ تَأْدِيْبُهُ ، وَعُقُوْبَتُهُ ، لَيْسَ لَهُ اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ بَلْ يُعَاقِبُهُ ، وَلِيَسْتَتِيْبُهُ ، فَاِنْ تَابَ قَبْلَ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَتُبْ اَعَادَ عَـلَيْهِ بِالْعُقُوْبَةِ وَخَلَّدَهُ فِي الْحَبْسِ حَتَّى يَمُوْتَ اَوْ يَرْجِعَ .“ [1]

”جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یا ان میں سے کسی ایک کو گالیاں دے یا ان کے مقام و مرتبے میں کمی کرے یا ان پر طعن کرے، یا (لوگوں کے سامنے) ان کے عیب بیان کرے یا ان میں سے کسی ایک کو عیب لگائے تو وہ شخص خبیث، رافضی، بدعتی اور (اسلام کی) مخالفت کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ ہی نفل۔ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا سنت ہے اور ان کے لیے دعا کرنا قربت الٰہی کا ذریعہ ہے، ان کی اقتداء کرنا (نجات کے لیے) وسیلہ ہے اور ان کے آثار کی اتباع میں بڑا درجہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ساری اُمت میں بہترین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ ابوبکر کے بعد عمر، عمر کے بعد عثمان اور عثمان کے بعد علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ کچھ لوگوں نے عثمان رضی اللہ عنہ (کی فضیلت) تک ہی توقف کیا ہے (جو درست نہیں) یہ سب خلفائے راشدین (رضی اللہ عنہم) ہیں۔ پھر ان چاروں خلفائے راشدین (رضی اللہ عنہم) کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ کسی کے لیے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ ان کی

[1] طبقات الحنابلة : 1/63-64 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کمزوریوں کو بیان کرے۔ ان کے کسی عیب کی وجہ سے ان میں سے کسی ایک پر بھی نہ تو طعن کیا جائے اور نہ ہی ان کے مقام و مرتبے میں کمی سمجھی جائے جس کسی نے ایسا کیا (طعن و ملامت کی) تو سلطان پر واجب ہے کہ اس کو تادیبی طور پر کوئی سزا دے (سلطان کے لیے) اسے معاف کرنا جائز نہیں۔ بلکہ وہ اسے سزا دے اور اس سے توبہ کروائے پھر اگر وہ توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ پھر اسے سزا دے اور اسے (اس فعل شنیع سے) رجوع کرنے تک یا مرجانے تک قید میں ڈالے رکھے۔''

(2):...... امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت رکھتے ہیں، کسی کی محبت میں غلو نہیں کرتے۔ نیز ہم ان سے دشمنی رکھتے ہیں جو ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے دشمنی رکھے اور انھیں اچھے الفاظ سے یاد نہ کرے۔ اسی طرح ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر خیر ہی کرتے ہیں، ان سے محبت کرنا دین، ایمان اور احسان ہے اور ان سے دشمنی رکھنا کفر، نفاق اور سرکشی ہے۔''[1]

(3):...... معروف تابعی میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'ثَلَاثٌ اِرْفُضُوْهُنَّ : سَبُّ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَالنَّظْرُ فِي النُّجُوْمِ ، وَالنَّظْرَ فِي الْقَدَرِ .''[2]

''تین چیزوں کو (ہمیشہ کے لیے) چھوڑ دو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بُرا کہنا، نجومیوں کی تصدیق کرنا اور تقدیر کا انکار کرنا۔''

(4):...... امام ابوزرعہ الرازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[1] اسلامی عقائد شرح عقیدہ طحاویہ، ص: 598-599.

[2] فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل : 60/1، رقم : 19 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اِذَا رَاَيْتَ الرَّجُلَ يَنْتَقِصُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاعْلَمْ اَنَّهُ زِنْدِيْقٌ .“ ❶

”جب آپ کسی آدمی کو اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی ایک کے مقام و مرتبہ میں کمی کرتا ہوا دیکھیں تو جان لیجیے کہ وہ پکا زندیق ہے۔“

(5):...... امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دینا فحش قسم کا حرام کام ہے، خواہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے مشاجرات (آپس میں اختلافات) میں بھی کوئی ملوث رہے ہوں یا نہ رہے ہوں، کیونکہ وہ مجتہد تھے اور تاویل و اجتہاد کے ساتھ قائم تھے، ان پر کوئی فتویٰ لگانا کسی طرح بھی درست نہیں ہے۔“ ❷

(6):...... محمد نصر رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک دفعہ سیّدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے سامنے لوگوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:

”أَمْرٌ أَخْرَجَ اللّٰهُ أَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا تَعْلَمُوْنَ أَلْسِنَتَكُمْ فِيْهِ .“ ❸

”یہ وہ معاملہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھوں کو دور رکھا تو تم اپنی زبانوں کو اس معاملہ میں کیوں داخل کرتے ہو۔“

(7):...... امام ابو رجاء قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ مسلمانوں کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ بیان کرتے ہیں:

”صحابہ کی خطاؤں پر زبان بند رکھی جائے، کسی کی برائی اور تنقیص نہ کی جائے۔“ ❹

---

❶ الكفاية فى علم الرواية، ص: 49، الاصابه : 10/1 .

❷ شرح مسلم : 400/5 .

❸ الطبقات الكبرىٰ لابن سعد : 382/5 .

❹ شعار أصحاب الحديث لأبي أحمد الحاكم، ص : 30 .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(8) :...... علامہ نسفی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فاسق قرار دینے سے باز رہنا اور ان پر طعن و تشنیع سے رکے رہنا اہل سنت والجماعت کی شرائط میں سے ہے۔''❶

(9) :...... علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''صحابہ پر طعن دراصل شریعت پر طعن ہے۔''❷

(10):...... علامہ، ابومظفر، منصور بن محمد، سمعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''صحابہ پر طعن کسی کے رسوا ہونے کی علامت، بدعت اور گمراہی ہے۔''❸

(11):...... امام ابوبکر بن عبداللہ بن زبیر حمیدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''تمام صحابہ کرام کے لیے رحمت کی دعا کرنا (بھی سنت ہے)، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰﴾ (الحشر : 10)

''صحابہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہونے والے دعا گو رہتے ہیں کہ ہمارے رب! ہمیں اور ایمان میں سبقت لے جانے والے ہمارے بھائیوں کو بخش دے اور مومنوں کے بارے ہمارے دلوں میں بغض و کینہ پیدا نہ کرنا، بلاشبہ تو مشفق و مہربان ہے۔''

ہمیں ان کے لیے صرف استغفار کا حکم ہے، لہٰذا جو ان سب، بعض یا کسی ایک کو برا بھلا کہے گا، وہ عقیدہ اہل سنت پر نہیں ہوگا، نہ ہی اس کے لیے مال فے میں سے کوئی

❶ بدائع الصنائع : 117/5. ❷ الكامل في التاريخ : 582/6.

❸ فتح الباري لابن حجر : 365/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصہ ہوگا۔'' ❶

(12):...... شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

((وَمِنْ أُصُوْلِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ سَلَامَةُ قُلُوْبِهِمْ وَأَلْسِنَتِهِمْ لِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا وَصَفَهُمُ اللّٰهُ بِهِ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر: 10) وَطَاعَةُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهِ: ((لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ)) وَيَقْبَلُوْنَ مَا جَاءَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَالْإِجْمَاعُ مِنْ فَضَائِلِهِمْ وَمَرَاتِبِهِمْ.)) ❷

''اہل سنت کے عقیدے کا یہ بھی اصول ہے کہ اپنے دلوں اور زبانوں کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے (ہر قسم کی بدگمانی اور طعن و تشنیع سے) محفوظ رکھا جائے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ان کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو ان کے بعد آئے (اور وہ) یہ دعا کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان

---

❶ اصول السنة، المندرج في آخر مسنده 546/2، وسنده صحيح.

❷ شرح القعيدة الواسطيه، ص: 166-167.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والوں کے لیے کوئی بغض نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب! تو بڑا مہربان ہے، بے حد رحم کرنے والا ہے۔"

اور (اہل سنت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی اطاعت بھی کرتے ہیں:

"میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو گالی مت دو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی بھی اُحد پہاڑ کے برابر سونا (اللہ تعالیٰ کے راستے میں) خرچ کر دے تو (ثواب میں) صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں سے کسی ایک کے مد (ہتھیلی) بلکہ نصف مد (خرچ کیے ہوئے) کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔"

کتاب و سنت اور اجماع سے جو کچھ بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فضائل و مراتب کے متعلق ثابت و منقول ہے اہل سنت اسے تہ دل سے تسلیم کرتے ہیں۔"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"الطعن فيهم - أي في الصحابة - طعن في الدين" ❶

"صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن درحقیقت دین اسلام پر طعن ہے۔"

(13):...... امام ابن قدامہ المقدسی اپنی شہرہ آفاق تصنیف "لمعة الاعتقاد" میں لکھتے ہیں:

"وَمِنَ السُّنَّةِ تَوَلِّي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَمَحَبَّتِهِمْ وَذِكْرِ مَحَاسِنِهِمْ، وَالتَّرَحُّمِ، وَالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَالْكَفِّ عَنْ ذِكْرِ مَسَاوِئِهِمْ، وَمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، وَاعْتِقَادِ فَضْلِهِمْ وَمَعْرِفَةِ سَابِقَتِهِمْ." ❷

---

❶ منهاج السنة: 18/1، تحريم كتمان العلم.

❷ عقائد سلف صالحین، ص: 196.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور یہ بات بھی دین میں سے ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عقیدت و محبت رکھی جائے، ان کے محاسن ذکر کیے جائیں، ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت و بخشش کی دعا کی جائے، ان کی بشری کوتاہیوں کے ذکر سے اجتناب کیا جائے، اور ان کے درمیان جو اختلاف ہوئے ان کے بارے میں خاموشی اختیار کی جائے، ان کی اُمت پر فضیلت اور اسلام قبول کرنے میں سبقت کو تسلیم کیا جائے۔''

(14):...... امام ابو محمد الحسن بن علی بن خلف البربہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ وَفَاةِ نَبِيِّهَا أَبُوبَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَ عُثْمَانُ، هَكَذَا رُوِىَ لَنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا أَنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ، وَيَسْمَعُ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَلَا يُنْكِرُهُ، ثُمَّ أَفْضَلُ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ عَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِى وَقَاصٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَاحِ كُلُّهُمْ يَصْلُحُ لِلْخِلَافَةِ، ثُمَّ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلْقَرْنُ الْأَوَّلُ الَّذِىْ بُعِثَ فِيْهِمُ الْمُهَاجِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ، وَالْأَنْصَارُ، وَهُمْ مَنْ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ، ثُمَّ أَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا، أَوْ شَهْرًا، أَوْ سَنَةً، أَوْ أَقَلَّ مِنْ ذَلِكَ أَوْ اَكْثَرَ، تُرَحِّمَ عَلَيْهِ، تُذْكَرُ فَضْلُهُ، وَتُكَفُّ عَنْ زَلَّتِهِ، وَلَا نَذْكُرُ أَحَدًا مِنْهُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ لِقَوْلِ رَسُوْلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ ﷺ: إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَامْسِكُوْا، وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: مَنْ نَطَقَ فِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ فَهُوَ صَاحِبُ هَوَى.)) [1]

''نبی کریم ﷺ کے بعد اس اُمت میں سب سے بہتر سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم ہیں۔ اسی طرح سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کو موجودگی میں کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم ہیں آپ ﷺ ہماری یہ بات سنتے مگر کوئی انکار نہ فرماتے تھے۔ پھر ان کے بعد سب سے افضل علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، عبدالرحمٰن بن عوف، ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم ہیں اور یہ سب خلافت کے اہل تھے۔ پھر ان کے بعد وہ صحابہ رضی اللہ عنہم افضل ہیں جو قرنِ اوّل میں تھے جن میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی مبعوث فرمایا اور وہ مہاجرین اوّلین اور انصار ہیں جنھوں نے قبلتین (بیت المقدس اور بیت اللہ) کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں۔ پھر ان کے بعد وہ صحابہ رضی اللہ عنہم افضل ہیں جو ایک سال یا ایک ماہ یا ایک دن یا اس سے بھی کم رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے۔ ان سب پر رحم و کرم کی دعا کرو، ان کے فضل و مرتبہ کو بیان کرو اور ان کی کمزوری سے خاموشی اختیار کرو، اور کسی بھی صحابی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوائے کلمہ خیر کے اور کچھ نہ کہو، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جب میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا ذکر آئے تو رُک جاؤ۔ جناب

[1] شرح السنة، ص: 68-69.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں ایک حرف زبان درازی کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔''

(15):...... امام ابوبکر محمد بن الحسین الاجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ مَنْ سَبَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَنَّهُ خَالَفَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَلَحِقَتْهُ اللَّعْنَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَمِنْ رَسُوْلِهِ، وَمِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَمِنْ جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرَفًا وَلَا عَدْلًا، وَلَا فَرِيْضَةً وَلَا تَطَوُّعًا، وَهُوَ ذَلِيْلٌ فِيْ الدُّنْيَا، وَضِيْعُ الْقَدْرِ، كَثَّرَ اللّٰهُ بِهِمُ الْقُبُوْرَ وَأَخْلَى مِنْهُمُ الدُّوْرُ.'' [1]

''جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دی یقین کر لو کہ اس نے گھاٹے کا سودا کیا کیوں کہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، فرشتوں اور تمام مومنوں کی لعنت پڑ چکی ہے اللہ تعالیٰ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ ہی نفل۔ اور وہ دنیا میں ذلیل اور بدقسمت ہے اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو (آگ سے) بھر دے اور ان کے گھروں کو برباد کر دے۔''

(16):...... قاضی عیاض رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے، ایسے شخص کو تعزیر لگائی جائے اور صحابہ کو گالی دینے والا کافر ہے، کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بھی نہیں مانتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ایمان دار اور جنتی ہونے کی بشارت دی ہے اور یہ سب وشتم والا اس کی تکذیب کرتا ہے، اس لیے یہ کافر ہے۔'' [2]

---

1. الشریعۃ: 550/3.
2. فتح الباری: 36/7.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(17):...... حافظ ذہبی رحمہ اللہ کیا خوب فرماتے ہیں:

''اگر کوئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احوال، سیرت و کردار اور ان کی حیات تابدار کے روشن آثار جو انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں سرانجام دیئے، ان پر غور و فکر کرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی ان کی داستانِ حیات کو گہری نظر سے دیکھے، تو اسے ان کے فضائل کا معترف ہونا پڑے گا۔''

ایمان میں سبقت، کفار کے مقابلہ میں جہاد، دین کی نشر و اشاعت، شعائر اسلام کا حد درجہ احترام، کلمۃ اللہ کی سربلندی، فرائض دین کی تعلیم دینے میں کمر بستہ ہونا، یہ کارنامے ان کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہیں، ہم تک ہمارا دین ان کی بدولت ہی پہنچا ہے، دین کے فرائض اور سنتیں اور احادیث مبارکہ انہی کے ذریعہ ہم تک آئی ہیں، اگر یہ نہ ہوتے تو نہ دین پہنچتا اور نہ ہی احادیث ہم تک پہنچتیں۔

جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں طعن و تشنیع کرتا، یا سب و شتم کرتا ہے، وہ دین سے خارج ہے اور مسلمانوں کی ملت سے باہر ہے، طعن و تشنیع تب ہی ہوتی ہے، جب کوئی ان کے متعلق برا اعتقاد رکھے اور اس نے ان کے بارے میں دل میں کینہ چھپایا ہو، تو اس نے اس چیز کا انکار کیا ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن مجید میں ان کی ثناء میں کہی ہے، ان کے مناقب و فضائل بیان کیے ہیں، ان سے اظہارِ محبت کیا ہے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم دین میں وسائل اور وسائط ہیں، واسطوں اور وسیلوں پر طعن کریں، تو اصل پر بھی طعن ہوتی ہے، کیونکہ قرآن ہی ان کے فضائل بیان کرتا ہے، اگر ان پر تنقید کریں یا تنقیص کریں، تو پھر یہ قرآن کی بھی تنقیص ہے، صحابہ کی تحقیر کرنے سے قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تحقیر لازم آتی ہے، اس پر جو بھی تدبر کرے گا، وہ صاف اور ظاہر طور پر اسے تسلیم کرے گا، بشرطیکہ وہ نفاق، زندیقی اور عقیدہ کی بے دینی سے پاک ہو، اگر یہ بیماریاں ہوں گی تو پھر کبھی کوئی دلیل کارگر نہیں ہوسکتی۔ [1]

(18):...... شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بُرا بھلا کہنا تین طرح کا ہے:

1:...... ایسی گالی دی جائے جو ان کے کفر پر دلالت کرے یا ان کی اکثریت کے فاسق وفاجر ہونے کو مقتضی ہو تو ایسی گالی کفر ہے کیوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب لازم آتی ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف کی ہے اور ان سے اپنی رضا مندی کا اظہار کیا ہے بلکہ ایسے شخص کے کفر میں شک کرنے والا بھی پکا کافر ہے اس لیے کہ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ کتاب وسنت کے ناقلین کافر یا فاسق تھے۔

2:...... لعنت اور قبیح ہونے کی گالی دینا، ایسی گالی دینے والے کے حکم میں دو قول ہیں (کفر، عدم کفر) عدم کفر کے حکم کی صورت میں اسے کوڑے مارنا اور محبوس رکھنا تا کہ اس کی موت واقع ہو یا پھر اپنی بات سے رجوع کرے (تو پھر آزاد کر دیا جائے گا۔)

3:...... ایسی گالی جو ان کے دین میں قدح کا باعث نہ ہو مثلاً بزدلی، بخیلی ایسے شخص پر کفر کا حکم نہیں لگایا جا سکتا لیکن ایسی سزا ضروری ہے جس سے وہ ایسی باتوں سے باز آجائے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "الصارم المسلول" میں یہی بات لکھی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہ قول بھی ذکر کیا ہے:

"کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان کی لغزشیں بیان کرتا پھرے اور نہ

---

[1] الکبائر: 276.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی انھیں کسی عیب ونقص کی وجہ سے مطعون کرے اگر کوئی شخص ایسی بات کرتا ہے تو اسے سخت تنبیہ کی جائے پھر بھی باز نہ آئے تو اسے محبوس کر کے کوڑے مارے جائیں یا تو اس قید میں مر جائے یا پھر اپنے موقف سے رجوع کر لے۔'' ❶

علمائے اہل سنت کی مذکورہ بالا عبارتوں سے معلوم ہوا کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا جزوِ ایمان ہے اور ان میں نقص وعیب تلاش کرنا اور ان سے بغض رکھنا بربادی اعمال کا باعث ہے۔ اہل سنت کے نزدیک ایسا شخص جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرے وہ سخت گمراہ، رافضی اور خبیث بدعتی ہے۔

❶ عقائد سلف صالحین، ص: 199-200.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 5

مشاجرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر ایک نظر

سلف صالحین کا عقیدہ یہی تھا کہ مشاجرات صحابہ میں خاموشی اختیار کی جائے اور اس بارے میں زبان کھولنا گمراہی ہے۔

(1) :...... امام ابوزرعہ رازی اور امام ابوحاتم رازی رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں: ''ہم نے حجاز و عراق، مصر و شام اور یمن تمام علاقوں کے علمائے کرام دیکھے ہیں، سب کا مذہب یہ تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کے لیے رحمت کی دعا کی جائے اور ان کے مشاجرات کے بارے زبان بند رکھی جائے۔'' [1]

(2) :...... عباسی خلیفہ قائم بامر اللہ ہاشمی رحمہ اللہ نے تقریباً 430 ہجری میں الاعتقاد القادری کے نام سے مسلمانوں کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ شائع کیا، جسے اس دور کے تمام اہل علم کی تائید حاصل تھی اور اس کا مخالف باتفاقِ اہل علم فاسق و فاجر قرار پایا، اس میں یہ عقیدہ بھی درج ہے: ''مسلمان سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کلمہ خیر ہی کہتا ہے، وہ صحابہ کرام کے باہمی اختلافات میں دخل نہیں دیتا، بلکہ تمام صحابہ کرام کے لیے رحمت کی دُعا کرتا ہے۔'' [2]

(3) :...... عوام بن حوشب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن بیان

[1] كتاب أصل السنّة واعتقاد الدين لابن أبي حاتم .

[2] الاعتقاد القادری ، المندرج في المنتظم لابن الجوزي : 281/15 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں، اس سے آپس میں اتحاد پیدا ہوگا۔ صحابہ سے بدگمانی کریں گے تو لوگوں کو بھڑکانے کا سبب بنیں گے۔"[1]

(4):...... امام شہاب بن خراش رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے اسلاف امت کو یہی کہتے سنا کہ اصحاب رسول کا تذکرہ اس طرح کریں کہ ان سے محبت پیدا ہو۔ ان کے اختلافات کا ذکر نہ کریں کہ اس سے آپ لوگوں کو صحابہ سے متنفر کرنے کا سبب بنیں گے۔"[2]

(5):...... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے سیّدنا علی اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین ہونے والی جنگ کے متعلق پوچھا گیا، فرمایا: "میں ان سب کے متعلق اچھی بات ہی کہتا ہوں۔"[3]

(6):...... امام ابوالحسن، اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ہم تمام صحابہ سے محبت رکھتے ہیں اور ان کے مشاجرات میں زبان بند رکھتے ہیں۔"[4]

(7):...... امام محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "فضائل صحابہ وفضائل اہل بیت میں غور کرنے والے کو تمام صحابہ اور اہل بیت سے محبت رکھنی چاہیے، وہ سب کے لیے رحمت ومغفرت کی دُعا کرے، صحابہ سے محبت کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں وسیلہ بنائے اور توفیق ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرے، وہ صحابہ کرام کے اختلافات کا ذکر کرے، نہ اس بارے بحث وتمحیص میں پڑے۔ اگر راہِ ہدایت سے بھٹکا کوئی جاہل و پاگل ہم سے تکرار کرے اور کہے کہ فلاں صحابی نے فلاں سے لڑائی کیوں کی اور فلاں نے فلاں کو

---

[1] الشريعة للآجري : 1981، السنة للخلّال: 828، 829.

[2] الكمال في ضعفاء الرجال لابن عدي : 53/5، تاريخ دمشق لابن عساكر : 215/23، ميزان الاعتدال للذهبي : 282/2.

[3] مناقب الإمام أحمد لابن الجوزي : 146.

[4] الإبانة عن أصول الدّيانة، ص :29.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قتل کیوں کیا؟ تو ہم کہیں گے: ہمیں اس بات کا نہ تو کوئی فائدہ ہے، نہ ہم اسے معلوم کرنے پر مجبور ہیں۔ وہ کہے کیوں؟ تو ہم کہیں گے یہ فتنے تھے، جن سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا پالا پڑا اور انہوں نے ان فتنوں میں وہی طریقہ کار اپنایا، جس پر علمی اجتہاد نے ان کی رہنمائی کی۔ وہ ان کی حقیقت بعد والوں سے بہتر جانتے تھے اور بعد والوں سے زیادہ ہدایت پر تھے، کیونکہ وہ اہل جنت تھے، ان کے سامنے قرآن نازل ہوا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا اور آپ کی معیت میں جہاد کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اپنی خوشنودی، مغفرت اور اجر عظیم کی ضمانت دی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خیر القرون ہونے کی گواہی دی۔ وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھنے والے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ جاننے والے اور قرآن وسنت کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے، لہٰذا انہی سے ہم علم اخذ کرتے ہیں، ان کے اقوال سے تجاوز نہیں کرتے، انہی کے فیصلے نافذ کرتے ہیں، خود کو ان کے رنگ میں رنگتے ہیں، انہی کی پیروی کرتے ہیں اور ہمیں حکم بھی اسی بات کا دیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہمیں صحابہ کرام کے باہمی اختلافات کی جانچ پڑتال سے کیا نقصان ہوگا؟ تو ہم کہیں گے مشاجرات صحابہ میں دخل دینے سے نقصان لازم ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عقل میں ہم سے فائق تھے، ہم ان کے مقابلے میں بہت کم عقل رکھتے ہیں، یوں اگر ہم ان کے اختلافات میں غور وخوض کریں گے، تو راہِ حق سے گمراہ ہوجائیں گے اور ان کے بارے میں جس سلوک کا ہمیں حکم دیا گیا ہے، اس سے منحرف ہوجائیں گے۔ اگر وہ سوال کرے کہ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کیا حکم دیا گیا ہے؟ تو ہم کہیں گے کہ ہمیں ان کے لیے استغفار اور رحمت کی دُعا کرنے، ان سے محبت رکھنے اور ان کی اطاعت کرنے کا حکم سنایا گیا ہے۔ اس پر کتاب وسنت اور ائمہ مسلمین کے اقوال دلیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلافات ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رشتہ داری بنائی اور انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری بڑھائی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی بنا پر ہی اللہ کریم ان کو معاف فرما دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ ضمانت دی ہے کہ وہ ان میں سے کسی کو رسوا نہیں کرے گا اور قرآنِ کریم میں یہ بھی ذکر کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوصاف تورات و انجیل میں مذکور ہیں۔ یوں اللہ تعالیٰ نے انہیں بہترین محاسن و اوصاف سے متصف فرمایا اور ہمیں یہ بتا دیا کہ اس نے اُن کی توبہ قبول کرلی ہے۔ جب ان کی توبہ قبول ہوگئی ہے تو ان میں سے کسی کو بھی عذاب نہیں ہوسکتا۔ اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہوگیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔ یہ اللہ کا گروہ ہے اور اللہ کا گروہ ہی کامیاب و کامران ہے۔ اگر کوئی کہے کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلافات سے باخبر ہوجاؤں اور وجہ اختلافات جاننا مجھے اچھا لگتا ہے۔ اسے کہا جائے تو فتنہ برپا کرنا چاہتا ہے، کیونکہ تو وہ چیز طلب کر رہا ہے، جو تجھے کوئی فائدہ نہیں دے سکتی، البتہ نقصان ضرور ضرور دے گی۔ اگر اس کے بجائے تو اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض و واجبات کی ادائیگی کرکے اور اس کے بیان کردہ محرمات سے بچ کر اپنی بندگی کی اصلاح کرلیتا تو یہ کام تیرے لیے بہتر ہوتا، خصوصاً ہمارے اس زمانے میں جب کہ بہت سی گمراہیاں سر اٹھا چکی ہیں۔ نیز اس سے کہا جائے گا کہ تیرے کھانے پینے، لباس اور معاش کا انتظام کہاں سے ہوگا اور مال کو خرچ کہاں کرنا ہے؟ اس بارے میں غور و فکر تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشاجرات کی بحث و تفتیش میں پڑنے کے بعد تیرا کج دل کج روی سے محفوظ نہیں رہ پائے گا اور تو وہ سوچنے لگے گا، جو تیرے لیے جائز ہی نہیں، شیطان تجھے بہکائے گا اور تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان ہستیوں کو برا بھلا کہنے لگے اور ان سے بغض رکھنے لگے گا، جن سے محبت کرنا، جن کے بارے استغفار کرنا اور جن کی پیروی کرنا اللہ کا حکم ہے۔ یوں تو شاہراہ حق سے بھٹک کر باطل کی پگڈنڈیوں کا راہی بن جائے گا۔ اگر وہ کہے کہ ہمیں قرآن وسنت کی نصوص اور علمائے مسلمین کے اقوال میں وہ بات دکھاؤ، جس سے تمہارا مدعا ثابت ہو، تاکہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کے بارے میں بحث وتفتیش کی خواہش سے باز آ جائیں، تو اسے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں وہ تمام چیزیں ہم ذکر کر چکے ہیں، جن سے ایک ذی شعور حقیقت سمجھ سکتا ہے، البتہ کچھ باتیں یہاں دوبارہ ذکر کی جائیں گی تاکہ حق کے متلاشی مومن کا ضمیر جاگ جائے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۚ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا۠﴾ (الفتح : 29)

"محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی صفت تورات میں ہے، ان کی صفت انجیل میں ہے مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا، پھر اُسے مضبوط کیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ موٹا ہو گیا، پھر اپنی جڑ پر سیدھا کھڑا ہو گیا، اور کسانوں کو خوش کرنے لگا، تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے، ان ایمان والوں اور شائستہ اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ﴾ (التوبة : 117)

''اللہ تعالیٰ نے نبی (ﷺ) اور ان مہاجرین و انصار سے درگزر فرمایا، جنہوں نے تنگی کے عالم میں آپ کی پیروی کی۔''

نیز فرمایا:

﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ﴾ (التوبة : 100)

''مہاجرین اور انصار میں سے اسلام میں سبقت کرنے والوں اور جنہوں نے اچھے طریقے سے ان کی پیروی کی، سے اللہ راضی ہو گیا۔''

نیز فرمایا:

﴿يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ﴾ (التحريم : 8)

''قیامت کے دن اللہ اپنے نبی اور ان کے ساتھ ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں طرف دوڑتا ہو گا۔''

نیز فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ ﴾ (آل عمران : 110)

"تم اُمت بہترین لوگ ہو۔"

مزید فرمایا:

﴿ لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ (الفتح : 18)

"یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا۔"

اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف بھی کی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد آ کر ان کے لیے استغفار کریں گے اور دُعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں کوئی خلش نہ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی بہت زیادہ ثنا کی ہے...... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ .))[1]

"سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد آئے اور پھر وہ جو ان کے بعد آئے۔"

جو شخص اللہ تعالیٰ اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرامین سن لے، اسے کہا جائے گا کہ اگر تو ہدایت و بھلائی کا طالب ہے تو اللہ تعالیٰ کی نصیحت پر عمل کر اور اگر اب بھی تو اپنی من مرضی کرے گا تو ڈر ہے کہ تیرا شمار ان لوگوں میں ہو جائے، جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

﴿ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ ﴾

"اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے، جس نے اللہ کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنے

[1] صحیح بخاری، رقم : 2652، صحیح مسلم : 2533.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفس کی پیروی کر لی؟''

مزید فرمایا:

﴿وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝۲۳﴾ (الانفال : 23)

''اگر اللہ ان میں کوئی بھلائی جانتا تو انہیں ضرور سنا (سمجھا) دیتا اور اگر وہ انہیں سنا دیتا تو بھی وہ ضرور پھر جاتے اور اعراض کرنے والے ہوتے۔''

اسے یہ بھی کہا جائے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ پر طعن کرے اور بعض کی تعریف کرے، نیز بعض پر تنقید کرے اور بعض کی مدح کرے، وہ فتنہ پرور ہے اور فتنے میں مبتلا ہو چکا ہے، کیونکہ اس پر فرض تھا کہ سب صحابہ کرام سے محبت کرتا اور سب کے لیے استغفار کرتا۔ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے راضی ہو اور ہمیں ان کی محبت کے سبب نجات دے۔ [1]

(8) :...... امام ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ائمہ حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کے بارے میں گفتگو سے احتراز کرتے، غلط باتیں ان پر نہیں تھوپتے اور ان کے مشاجرات کا معاملہ سپرد خدا کرتے ہیں۔'' [2]

(9) :...... امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سیّدنا علی، سیّدنا زبیر اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہم کے درمیان ہونے والے اختلافات تاویل و اجتہاد کی بنا پر تھے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ وقت تھے اور سب مجتہد تھے، انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اور شہادت کی خوشخبری سنائی ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ سب اجتہاد میں حق پر تھے۔ اسی طرح سیّدنا علی

---

[1] الشريعة : 2485/5.

[2] اعتقاد أئمة الحديث، ص : 79.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے اختلافات بھی اجتہادی تھے۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم با اعتماد اور با کردار تھے۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کی تعریف کی ہے اور ہمیں بھی ان کی عزت وتکریم کرنے، ان سے محبت رکھنے اور ان کی تنقیص کرنے والے سے اعلان برأت کرنے کا حکم دیا ہے، اللہ سب صحابہ پر راضی ہے۔'' ❶

(10) :...... **علامہ ابومحمد، عبد اللہ بن ابو زید، قیروانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر صحابی کا ذکر خیر کیا جائے، ان کے مابین ہونے والی جنگوں سے متعلق زبان بندی کی جائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ان کے لیے بہترین عذر تلاش کیے جائیں اور ان کے متعلق اچھا گمان رکھا جائے۔ ❷

(11) :...... **حافظ ابن بطہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** ''ہم صحابہ کے باہمی اختلافات میں زبان بند رکھتے ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئے، انہیں نیکی میں ساری امت سے سبقت حاصل ہے، اللہ نے انہیں معاف فرمادیا اور مسلمانوں کو ان کے لیے دُعائے مغفرت کرنے اور ان سے محبت کے ذریعے تقرب حاصل کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ احکام اس رب العالمین نے بزبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرض کیے، جسے بخوبی علم تھا کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے، اسے علم تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں قتال تک کریں گے۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے (انبیائے کرام کے بعد) انہیں ساری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔ خطا وعمد دونوں قسم کی لغزشیں ان سے دور کردی گئیں اور ان کے تمام باہمی اختلافات بھی معاف فرمادیے گئے۔'' ❸

(12) :...... **امام ابومنصور اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** ''سنت ہے کہ اصحاب

---

❶ الإبانة عن اصول الديّانة، ص: 78. ❷ الرسالة، ص: 9.

❸ الإبانة في أصول السنة، ص: 268.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کے اختلافات پر خاموشی اختیار کی جائے، ان کے فضائل بیان کیے جائیں اور ان کی اقتدا کی جائے۔ صحابہ چمکدار ستارے تھے۔ اللہ ان سب پر راضی ہوگیا۔ نیز تابعین، ائمہ دین اور سلف صالحین رحمہم اللہ کے لیے بھی دعائے رحمت کی جائے۔'' ❶

(13):...... علامہ عبد القاہر بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ عادل فاضل اور اعلیٰ درجے کے صحابی ہیں، صحابہ کے درمیان برپا ہونے والی جنگوں میں ہر صحابی ایک شبہ پر لڑ رہا تھا، جس سے وہ خود کو صائب سمجھتا تھا۔ یہ سب صحابہ اپنی جنگوں میں متاول تھے۔ ان جنگوں کی وجہ سے ان کی عدالت ساقط نہیں ہوئی۔ وہ مجتہد تھے اور مجتہدین کے درمیان مسائل کا اختلاف ہوتا رہتا ہے، جیسا کہ ان کے بعد مجتہدین میں آتا رہا ہے۔'' ❷

(14):...... امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امت مسلمہ پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی جو مدح بیان کی ہے، اسے بیان کیا جائے اور غصے غفلت اور شدت میں اگر کہیں شیطان کے بہکاوے میں آ گئے ہیں، تو اس سے چشم پوشی کی جائے۔ اس سلسلہ میں ہم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو دلیل بناتے ہیں:

﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ﴾ (الحشر : 10)

''صحابہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہونے والے دعا گو رہتے ہیں کہ ہمارے رب! ہمیں اور ایمان میں سبقت لے جانے والے ہمارے بھائیوں کو بخش دے۔''

کیونکہ لغزش، غلطی، غصے، شدت اور کوتاہی سے کوئی بھی مبرا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے

---

❶ الحجّة في بيان المحجّة لأبي القاسم الأصبهاني : 252/1.

❷ مرقاة المفاتيح للملا علي القاري : 3875/9، شرح الطيبي : 3840/12.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایسی لغزشیں معاف فرما دی ہیں۔ صحابہ کی بشری غلطیاں ان سے برأت اور عداوت کا سبب نہیں بن سکتیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قابل ستائش سبقت اسلام کی بنا پر ان سے محبت رکھتا ہے اور عزت والے مرتبے کی وجہ سے ان سے دوستی رکھتا ہے۔ ❶

(15) :...... اسماعیل صابونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام کے مابین اختلافات میں خاموشی اختیار کی جائے اور زبان کو ایسی باتوں سے پاک رکھا جائے، جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے عیب ونقص کا باعث ہوں، بلکہ سب کے لیے دعائے رحمت کی جائے اور سب سے محبت رکھی جائے۔'' ❷

(16) :...... علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تمام صحابہ قطعی طور پر جنتی ہیں، اس (یعنی انہیں جہنمی کہنے) سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان لازم آتی ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری انسانیت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، ان کی راہنمائی کرنا اور انہیں کفر وضلالت سے نکالنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد ہے، اس سے یہ لازم آئے گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سوائے چند یعنی چھ یا سات کے، سب کے سب ہدایت نہ پاسکے اور نہ ان کا ایمان پر خاتمہ ہوا، ایسے کلمات ادا کرنے سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اسی لیے اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ تمام صحابہ کا تزکیہ کرے، ان کو عادل قرار دے، انہیں برا بھلا کہنے اور ان پر طعن کرنے سے باز رہے اور ان کی مدح وستائش کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ان کو عادل قرار دیا ہے، ان کا تزکیہ کیا ہے اور ان کی تعریف کی ہے۔ ❸

---

❶ كتاب الإمامة والردّ على الرافضة، ص: 341، 342.

❷ عقيده سلف اصحاب الحديث، ص: 93.

❸ لمعات التنقيح لعبد الحق الدهلوي: 579/9.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(17) :...... **علامہ الکیاہراسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** ''صحابہ کے درمیان برپا ہونے والی جنگیں اور فتنے اجتہاد پر مبنی تھے۔'' ❶

(18) :...... **امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** ''سیّدنا معاویہ اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہما کے باہمی اختلافات اجتہاد پر مبنی تھے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے امامت وخلافت کا کوئی تنازع نہیں تھا۔'' ❷

(19) :...... **ابوالقاسم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** ''سیّدنا علی اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین جو اختلافات ہوئے، اس سلسلہ میں سلف کا موقف خاموشی ہے اور یہی اہل سنت کا عقیدہ ہے۔'' ❸

(20) :...... **علامہ مازری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:** ''سیّدنا علی اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جو جنگیں برپا ہوئی تھیں اور صحابہ کا جو خون بہا تھا تو یہ ایک تاویل اور اجتہاد کی وجہ سے تھا۔ ہر گروہ خود کو درست سمجھتا تھا۔ ❹

(21) :...... **علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:** ''تمام صحابہ عادل ہیں، اللہ کے ولی، اس کے پسندیدہ اور انبیاء اور رسل کے بعد تمام انسانوں میں افضل ہیں۔ یہ اہل سنت کا مذہب ہے، امت کے ائمہ کی ایک بڑی جماعت اسی مذہب پر قائم ہے۔ اس کے برعکس ایک چھوٹا سا گروہ، جن کی کوئی حیثیت نہیں، کہتا ہے کہ صحابہ کا معاملہ بھی عام لوگوں کی طرح ہے، ان کی عدالت بھی چیک کی جائے گی۔ ان لوگوں میں بعض یہ فرق کرتے ہیں کہ بعض صحابہ کی حالت شروع اسلام میں مختلف تھی (اور بعد میں مختلف)۔ کہتے ہیں:

---

❶ البحر المحيط للزركشي : 186/6، ارشاد الفحول للشوكاني : 186/1 .

❷ إحياء علوم الدين : 115/1 .

❸ الحجة في بيان المحجة : 569/2 .

❹ المعلم بفوائد مسلم : 243/3 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت یہ صحابہ عدالت پر قائم تھے، پھر حالات نے پلٹا کھایا اور ان میں جنگیں چھڑ گئیں اور خون بہائے گئے، لہٰذا ان کی عدالت پر بحث کی جائے گی۔ یہ مردود بات ہے، کیونکہ بہترین اور فضلاء صحابہ کرام مثلاً: علی، طلحہ، زبیر وغیرہم رضی اللہ عنہم کی اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے، ان کا تزکیہ کیا ہے، اللہ ان سے راضی ہوگیا، انہیں بھی راضی کردیا اور ان سے جنت کا وعدہ کیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا﴾ ''ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر (جنت) ہے۔'' خصوصاً عشرہ مبشرہ، جن کے قطعی طور پر جنتی ہونے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے، وہ اُسوہ ہیں، حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں کی بنا پر یہ صحابہ جانتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت سے فتنوں اور حوادثات کا انہیں سامنا ہوگا۔ اس سے صحابہ کے مقام و مرتبہ اور فضیلت میں کمی واقع نہیں ہوئی، کیونکہ ان تمام معاملات کی بنیاد اجتہاد پر تھی اور ہر مجتہد کو اجر ملتا ہے۔'' ❶

(22):...... علامہ تفتازانی حنفی لکھتے ہیں: ''صحابہ کے مابین واقع ہونے والی جنگوں اور جھگڑوں کی تاویلات اور توجیہات موجود ہیں تو صحابہ کو گالی دینا اور ان پر طعن کرنا، اگر تو ادلہ قطعیہ کی مخالفت پر مبنی ہو تو کفر ہے، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا، اگر ایسا نہ ہو، تو پھر بدعت اور فسق ہے۔'' ❷

(23):...... حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اہل سنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی اختلافات کی بنا پر کسی بھی صحابی پر طعن کرنا حرام ہے، اگرچہ کسی کو ان میں سے اہل حق کی پہچان ہو بھی جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

---

❶ تفسیر القرطبي : 299/16.

❷ تنبیه الولاة والحکام علی أحکام شاتم خیر الأنام لابن عابدین : 360.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی یہ لڑائیاں اجتہاد کی بنا پر تھیں۔'' ❶

(24):...... علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ سیّدنا معاویہ وعلی رضی اللہ عنہما کے درمیان ہونے والی جنگیں اس لیے نہیں تھیں کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے خلافت چھیننی تھیں، کیونکہ حق خلافت تو سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، جیسا کہ گزر چکا ہے تو فتنہ اس سبب سے نہیں پھیلا، بلکہ اس کی وجہ یہ رہی تھی کہ معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی علی رضی اللہ عنہ سے یہ مطالبہ کرتے تھے کہ قاتلین عثمان کو ہمارے سپرد کر دیجیے۔'' ❷

(25):...... ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''صحابہ کے درمیان اس اضطراب کا سبب یہ نہیں تھا کہ خلافت کے لیے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ زیادہ حق دار ہیں یا سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ؟ کیونکہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولایت پر تو اجماع قائم ہو گیا تھا، تمام اہل حل وعقد نے آپ کی خلافت پر اجماع کر لیا تھا۔ البتہ سیّدنا علی وسیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلین کو لے کر اختلاف ہوا تھا۔'' ❸

(26):...... علامہ مناوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''(جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے)۔ یعنی جب ان کے مشاجرات، جنگوں اور جھگڑوں کا ذکر کیا جائے (تو خاموش رہ جاؤ) یعنی اس میں وجوبی حکم ہے کہ صحابہ پر طعن نہیں کیا جا سکتا اور ان کے ذکر میں ایسا غور وخوض نہیں کیا جا سکتا، جو ان کے شایان شان نہ ہو، کیونکہ وہ بہترین امت تھے اور ان کا زمانہ سب سے بہتر ہے اور ان کے درمیان ہونے والی جنگوں کی مختلف توجیہات ہیں۔'' ❹

(27):...... علامہ ابن عابدین شامی، حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''ہم پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

---

❶ فتح الباري شرح صحيح البخاري : 34/13 .

❷ الصواعق المحرقة : 622/2 . ❸ مرقاة المفاتيح : 3398/8 .

❹ فيض القدير : 347/1 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تعظیم اور احترام واجب ہے اور ان کو گالی دینا اور طعن کرنا حرام ہے۔ ہم ان کے باہمی جھگڑوں میں خاموش رہتے ہیں، کیونکہ وہ اجتہادی جھگڑے تھے، یہ سب اہل حق کا مذہب ہے اور اہل حق اہل سنت والجماعت کا نام ہے اور اہل سنت صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین کا مذہب ہے، جو اس راہ سے نکل گیا، وہ گمراہ، بدعتی یا کافر ہے۔'' ❶

(28):...... عامر بن شرحبیل شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے پانچ سو یا اس سے زیادہ اصحاب رسول سے ملاقات کی ہے، سب کے سب یہی کہتے تھے: عثمان، علی، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم جنتی ہیں۔'' ❷

ہم نے مشاجرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعلق علمائے سلف کی نصائح پر مبنی اقوال مسلمانانِ عالم کی خیر خواہی کے ارادے سے تحریر کی ہیں، کیونکہ بعض لوگ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو انہی مشاجرات کی بنا پر تنقید کا نشانہ بناتے ہیں اور لوگوں کو بھی ان سے بدظن کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپس کا معاملہ تھا، جو اللہ رب العالمین نے معاف کر دیا ہے اور ان سے راضی ہو گیا ہے۔ ائمہ اہل سنت نے مشاجرات صحابہ کے حوالے سے روایات تو کتابوں میں درج کی ہیں، لیکن ان کی بنا پر کسی بھی صحابی پر طعن وتنقید نہیں کی اور سلف صالحین ہی قرآن وسنت کی نصوص اور صحابہ کرام کے معاملے کو بہتر سمجھتے تھے۔ فلیتدبر!

❶ تنبيه الولاة والحكام على أحكام شاتم خير الأنام، ص: 357.

❷ الاعتقاد للبيهقي، ص: 374.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 6

سیّدنا امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما

(حالات و واقعات)

حیات کے حالات کا آغاز:

صدیاں بیت جائیں ایسے فرد تب منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا کرتے ہیں۔

پھرتا ہے فلک برسوں تب خاک
کے ذروں سے انسان نکلتا ہے

یہ مومنوں کے ماموں، اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی ان سے ایسا کام لیا کہ ان کی عمر کا جام تمام ہو جائے تو پھر بھی ان کا اجر جاری رہے۔ لوگ ان کی شان میں بے جا دراندازی کا ارتکاب کرتے ہیں اور ان کی قدر و منزلت کے بارے میں جانتے ہوئے بھی ان کے معاملہ میں زبان درازی کرنے کو اللہ تعالیٰ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی میزان میں نیکیاں بنا دے گا۔

اگر بہ روز نہ بیند شپرہ چشم
چشمہ آفتاب راچہ گناہ

''اگر دن کو الو کو آفتاب نظر نہیں آتا تو اس میں آفتاب کا کیا قصور ہے۔''

آیئے ہم زیادہ قرب حاصل کرنے کے لیے اپنے پیارے جانباز سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب رضی اللہ عنہما کا ذکر خیر کریں اور ان کی معطر سیرت سے مشامِ جان میں تازگی پیدا کر لیں اور کچھ حالاتِ زندگی سے آشنائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل کریں۔ ان کا لقب ملک الاسلام، کنیت ابو عبد الرحمٰن اور نسبت قرشی، اموی، مکی ہے۔ ❶

ان کی والدہ کا نام گرامی ہند بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا ہے۔ ان کا پیکر یہ تھا دراز قد، سفید رنگ اور حسین وجمیل تھا۔ ان کی والدہ کا احساس کہتا تھا کہ یہ سردار ہوں گے۔

ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ابھی لڑکے تھے۔ اپنی والدہ ہند کے ساتھ چل رہے تھے یہ پھسل گئے ماں نے کہا اٹھو! تمھیں اللہ بلند نہ کرے ایک دیہاتی دیکھ رہا تھا، اس نے ان کی ماں سے کہا، یہ کیوں کہتی ہو واللہ! میری نگاہ میں یہ اپنی قوم کی سیادت کرنے والا بنے گا ماں نے کہا اگر یہ صرف اپنی قوم کا سردار بنے تو پھر نہ بنے یعنی بہت ساری قوموں کا بنے۔ اور ایسا ہی ہوا۔ ❷

اسلام کی خنک چھاؤں میں:

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک قول یہ ہے کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے پہلے عمرۂ قضا کے وقت اسلام لے آئے تھے اپنے باپ کے خوف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میل ملاقات نہ کرتے تھے اس لیے اسلام کا اظہار انھوں نے فتح مکہ کے دن کیا۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی بیان کی ہیں کئی دفعہ تھوڑا بہت آپ کے حکم سے کچھ لکھا بھی ہے۔ نیز اپنی ہمشیرہ ام المومنین سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث بیان کی ہے۔ ❸

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب صلح حدیبیہ کا سال تھا۔ قریش نے

❶ سیر اعلام النبلاء : 119/3.

❷ ابن عساکر : 339/16، سیر أعلام النبلاء : 121/3.

❸ السیر : 120/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسولِ اکرم ﷺ کو بیت اللہ میں جانے سے روکا تھا اور پھر آپس میں صلح نامہ طے پا گیا تھا اسی دوران ہی اسلام میرے دل میں گھر کر گیا تھا میں نے ان کا ذکر اپنی امی سے کیا تو انھوں نے کہا باپ کے خلاف کام نہ کرنا یہ سن کر میں نے اپنا اسلام لانا مخفی رکھا۔

واللہ! جب رسولِ اکرم ﷺ صلح حدیبیہ کی تکمیل کے بعد مدینہ کی جانب کوچ کر رہے تھے اس وقت میں ان کی تصدیق کر چکا تھا اور جو قریش نے آپ کو عمرہ نہ کرنے دیا تھا آئندہ سال جب اس عمرہ قضا کے لیے مکہ مکرمہ میں آپ داخل ہوئے تھے میں اس وقت مسلمان کی حیثیت سے تھا میرے والد سیّدنا ابوسفیان کو علم ہو چکا تھا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں، ایک دن مجھ سے کہنے لگے تمہارا بھائی تم سے بہتر ہے وہ میرے دین پر ہے تم نے یہ کیا ہے میں نے کہا میں خود کو اس بھلائی سے محروم نہیں رکھ سکتا تھا اور میں نے فتح مکہ کے دن اپنے اسلام لانے کا برملا اظہار کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے مبارک باد تھی اور مجھے فراخدلی سے قبول کیا اور اپنا کاتب وحی بنا لیا۔ [1]

حافظ ابن عساکر لکھتے ہیں:

"خَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَكَاتِبُ وَحِيِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ."

"مومنوں کے ماموں اور رب العالمین کی وحی لکھنے والے، آپ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔"

حبیب کبریا ﷺ کی ان کے بارے میں وصیت:

ایک دن حسب عادت رسولِ کرم ﷺ نے اپنا سر اقدس آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا:

[1] السیر : 122/3، ابن عساکر : 230 و 238.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((يَا مُعَاوِيَةُ، إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْدِلْ، قَالَ: فَمَازِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى ابْتُلِيتُ.))[1]

''اے معاویہ! اگر حکومت کی امارت تمہارے سپرد ہوئی تو اللہ کا ڈر رکھنا اور عدل کرنا سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسولِ اکرم ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے ہمیشہ مجھے خیال آتا رہتا تھا کہ میں اس آزمائش میں پڑوں گا۔ آخر امارت کی آزمائش میں مبتلا ہونا ہی پڑا۔''

ان کے حسین ایام حبیبِ کبریا ﷺ کی صحبت میں گزر رہے تھے لیکن ایک ہی حالت ہمیشہ رہے یہ تو محال ہے۔ جب حبیبِ کبریا ﷺ دنیا کو داغ مفارقت دے گئے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو پیچھے ایسے سوگوار چھوڑ گئے کہ یہ آنسوؤں کی جگہ خون کے آنسو روتے تھے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حبیبِ کبریا ﷺ کی وفات پر جدائی کے صدمہ سے اتنے زیادہ غمزدہ ہوئے کہ ان کا کلیجہ پھٹنے لگا تھا۔

امیر شام کی حیثیت سے:

زمانہ گردش کرتا ہوا یہاں تک پہنچا کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ خلافت پر براجمان ہوئے یہ ہر علاقہ میں جہاں تک مملکتِ اسلامیہ تھی بہترین آدمیوں سے تعاون لیتے تھے اور سربراہوں کا انتخاب مکمل باریک بینی اور دور اندیشی سے کرتے تھے تو شام کی ولایت پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا بعد میں سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انھیں شام پر برقرار رکھا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت کے لیے یہی کافی

[1] مسند احمد: 101/4، رجاله ثقات.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ انھیں امیر مقرر کرتے ہیں پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ بھی برقرار رکھتے ہیں ایک صوفہ تھا جس پر یہ امیر بیٹھتے تھے جو علاقہ سرحد پر تھا انھوں نے اس پر ضبط رکھا اور بہترین انتظام کیا لوگوں کو اپنی سخاوت اور حلم وسماحت سے خوش رکھا اگرچہ بعض نے ان سے تکلیف محسوس کی وہ نہ ہونے کے برابر ہیں اور وہ خود اچھے لوگ نہ تھے بادشاہ ہو تو ایسا ہی ہو۔

اگرچہ دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ان سے افضل تھے بہتر اور صالح تھے لیکن یہ پھر بھی سیادت کرتے ہیں اور عالم اسلام کو عقلِ کمال، بے پناہ حلم و بردباری اور کشادہ دلی، قوت ودانائی اور رائے کی پختگی سے چلاتے ہیں ان کے ایسے ایسے تاریخ ساز کارنامے ہیں اللہ ہی اس کا بدلہ دیں گے اپنی رعایا کے محبوب راہنما تھے شام پر بیس برس امیر رہے اور بیس برس پورے عالم اسلام کے خلیفہ رہے ان کی دولت وسلطنت کی کوئی توہین نہیں کر سکا بلکہ قومیں ان کے سامنے سرنگوں ہوتی ہیں عرب وعجم پر حکمرانی کرتے ہیں ان کی بادشاہت مکہ ومدینہ، مصر، شام، عراق، خراسان فارس، جزیرہ، یمن اور یورپ وغیرہ تک پھیل ہوئی تھی اتنا وسیع رقبہ تھا مگر کوئی سازش نہیں بلکہ امن ہے۔ [1]

اللہ کی راہ میں خرچ:

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں، سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذمے قرض کے اٹھارہ ہزار دینار ادا کیے تھے۔

سیّدنا عروہ بیان کرتے ہیں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ درہم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا، واللہ! شام تک انھوں نے سارا غرباء میں تقسیم کر دیا۔ [2]

1. سیر اعلام : 133/3.
2. سیر اعلام : 154/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی راہ میں جہاد:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قیساریہ 19 ہجری میں فتح ہوا تھا۔ اس کو فتح کرنے والے لشکر کے امیر سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ❶

زید بن عبیدہ بیان کرتے ہیں۔ قبرص پر 25 ہجری میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے چڑھائی کی اور اسے فتح کیا۔ ❷

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں:

بہادروں کی قدر و منزلت بہادر ہی جانتے ہیں اور کائنات میں کوئی آدمی بھی حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے بہتر نہیں کیونکہ انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا ہے اور آپ سے تربیت لی ہے اس لیے ان کی گواہی سب سے اچھی ہے۔

(1):......سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں میں نے تمھارے اس امیر سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ نماز کسی کے پیچھے نہیں پڑھی۔ ❸

(2):...... سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کو ناپسند نہ کرو اگر یہ نہ رہے تو تم دیکھو گے سر کندھوں سے اڑا دیئے گئے ہیں یعنی قتل و غارت ہوگی یہ انھوں نے روک رکھی ہے۔ ❹

(3):......سیّدنا کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر ایک رکعت وتر پڑھے۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بتایا کہ

❶ تاریخ دمشق لابی زرعہ: 179/1۔ ❷ تاریخ دمشق : 184/1۔

❸ سیر اعلام : 135/3۔ ❹ تاریخ اسلام : 378/2۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا معاویہ نے صرف ایک ہی وتر پڑا ہے تو انھوں نے فرمایا: اے بیٹے! انھوں نے درست کیا ہے سیّدنا معاویہ سے بڑا عالم ہم میں سے کوئی بھی نہیں وتر ایک پانچ سات، یا اس سے بھی زیادہ ہیں، کم از کم ایک ہے۔''[1]

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دفاع میں:

سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان جب جنگ شروع ہوئی اور ان کے درمیان حادثہ رونما ہوا حالانکہ ارادہ دونوں کا اللہ کی رضا مندی اور آخرت کے گھر کی فکر کا تھا لیکن بعض نے راہِ صواب اختیار کی بعض سے خطا سرزد ہوئی۔ مجتہد جب درست کرے تو دو اجر پاتا ہے اگر خطا کرے تو ایک اجر کا مستحق قرار پاتا ہے۔

ہمارا یقین و اعتقاد ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سب کے سب عادل اور سچے ہیں۔ یہ دنیا اور اس کی فانی زینت کے دلدادہ نہ تھے اور نہ ہی دنیا کے ردی سامان کا انھیں کوئی طمع تھا۔

(1):...... امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ معاویہ رضی اللہ عنہ بہتر ہیں یا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ؟ تو عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا:

''تُرَابٌ دَخَلَ فِي أَنْفِ مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ أَوْ أَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ.''[2]

''معاویہ رضی اللہ عنہ کے ناک کی مٹی بھی عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے بہتر ہے۔''

مزید فرماتے ہیں:

''مُعَاوِيَةُ عِنْدَنَا مِحْنَةٌ فَمَنْ رَأَيْنَاهُ يَنْظُرُ إِلَى مُعَاوِيَةَ

---

[1] سیر اعلام: 152/3.

[2] الشريعة، رقم الحديث: 1955 واللفظ له، البداية والنهاية: 229/11.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شِزْرًا اِتَّهَمْنَاهُ عَلَى الْقَوْمِ أَعْنِي عَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ.'' ❶

''امیر المومنین سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ امتحان ہیں اور جو شخص انہیں بری نظر سے دیکھے گا، ہم اس شخص کو متہم سمجھیں گے۔''

(2):......امام قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قُلْتُ لِلْحَسَنِ: إِنَّ قَوْمًا يَشْهَدُونَ عَلَى مُعَاوِيَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ فِي النَّارِ، قَالَ: لَعَنَهُمُ اللَّهُ.'' ❷

''میں نے حسن رحمہ اللہ سے کہا: بے شک ایک قوم معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے آگ میں ہونے کی گواہی دیتی ہے۔فرمایا: ان پر اللہ کی لعنت ہو۔''

(3):...... حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مظلوم ترین شہادت کے بعد جو کچھ سیّدنا معاویہ اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان رونما ہوا یہ اجتہادی معاملہ اور رائے کا مسئلہ تھا جس کی وجہ سے ان کے درمیان عظیم جنگ برپا ہوئی حق و صواب سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا سلف وخلف کے نزدیک سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس بارے میں معذور ہیں۔

احادیث دونوں فریق کے مسلمان ہونے پر دلالت کرتی ہیں جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے ایک جماعت مسلمانوں کے ایک گروہ پر خروج کرے گی اسے وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے نزدیک تر ہے یہ خروج کرنے والے اور جماعت سے نکلنے والے خارجی تھے جنھیں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

---

❶ تاريخ دمشق : 209/59.

❷ تاريخ دمشق : 206/59، الشريعة : 521/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر سیّدنا علی رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے تو 41 ہجری میں خلافت پر مستقل طور پر سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ براجمان ہوئے ہر سال میں دو مرتبہ یہ رومیوں کے خلاف جنگ کرتے تھے ایک گرمیوں میں دوسری سردیوں میں اور حج کے لیے امیر مقرر کرتے جو لوگوں کو حج کراتا خود مصروفِ پیکار رہے۔

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے 50 ہجری میں حج کیا۔ [1]

(4):...... حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ایک واقعہ نقل کرتے ہیں:

"بَيْنَمَا أَنَا عَلَى جَبَلٍ بِالشَّامِ إِذْ سَمِعْتُ هَاتِفًا يَقُولُ: مَنْ أَبْغَضَ الصِّدِّيقَ فَذَاكَ زِنْدِيقٌ، وَمَنْ أَبْغَضَ عُمَرَ فَإِلَى جَهَنَّمَ زُمُرًا، وَمَنْ أَبْغَضَ عُثْمَانَ فَذَاكَ خَصْمُهُ الرَّحْمَنُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَلِيًّا فَذَاكَ خَصْمُهُ النَّبِيُّ، وَمَنْ أَبْغَضَ مُعَاوِيَهْ سَحَبَتْهُ الزَّبَانِيَةُ، إِلَى جَهَنَّمَ الْحَامِيَةِ، يَرْمِي بِهِ فِي الْحَامِيَةِ الْهَاوِيَهْ." [2]

"یعنی ایک آدمی اپنا واقعہ بیان کرتا ہے کہ میں شام میں ایک پہاڑ پر تھا کہ ایک غیبی آواز سنی جو صدیق رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے وہ زندیق، جو عمر رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے وہ واصل جہنم ہوگا، جو عثمان رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے رحمٰن اُس کا خصم ہوگا، جو علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے خصم ہوں گے، اور جو معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض رکھے فرشتے اُس کو جہنم رسید کریں گے۔"

(5):...... امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

"إِنَّمَا الْإِسْلَامَ كَدَارٍ لَهَا بَابٌ، فَبَابُ الْإِسْلَامِ الصَّحَابَةُ،

---

[1] البداية والنهاية: 29/5.
[2] البداية والنهاية: 451/11.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَمَنْ آذَى الصَّحَابَةَ إِنَّمَا أَرَادَ الْإِسْلَامَ، كَمَنْ نَقَرَ الْبَابَ إِنَّمَا يُرِيْدُ دُخُوْلَ الدَّارِ، قَالَ: فَمَنْ أَرَادَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّمَا أَرَادَ الصَّحَابَةَ." ❶

"اسلام کی مثال گھر کی ہے جس کا دروازہ ہے، صحابہ کرام اسلام کا دروازہ ہیں جو کوئی صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایذا پہنچاتا ہے اس کا ارادہ اسلام کو ہدف بنانے کا ہے جیسے کوئی گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو وہ گھر میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اسی طرح جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتا ہے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتراض کا ارادہ رکھتا ہے۔"

(6):......حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"إِنَّ هَاهُنَا قَوْمًا يَشْتِمُوْنَ وَ يَلْعَنُوْنَ مُعَاوِيَةَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ عَلَى أُوْلَئِكَ الَّذِيْنَ يَلْعَنُوْنَ لَعْنَةُ اللّٰهِ." ❷

"کچھ لوگ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان پر لعنت کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: ان لعنت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔"

(7):......حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَكُلَّ حَدِيْثٍ فِي ذَمِّهِ فَهُوَ كذب." ❸

"سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مذمت کی متعلقہ احادیث کذب محض ہیں۔"

---

❶ تهذيب الكمال فى اسماء الرجال : 339/1، 340.

❷ تاريخ دمشق : 206/59.

❸ المنار المنيف فى الصحيح والضعيف، ص : 117.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(8):...... حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم اس دور میں جس میں حق نکھر کر سامنے آ گیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عافیت میں رکھنے پر اس کے شکر گزار ہیں اور دونوں جانب واضح ہو گئی ہیں کہ ہم دونوں گروہوں کے دلائل حاصل کر سکتے ہیں ہم علی وجہ البصیرت حقیقت تک رسائی رکھتے ہیں۔

ہم معذور کو معذور سمجھتے ہیں اور اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور میانہ روی پسند کرتے ہیں اور ہم باغیوں کے لیے بھی رحمت کی دعا کرتے ہیں ان کے موقف کی اچھی سے اچھی تفسیر کرتے ہیں اور ان شاء اللہ امید رکھتے ہیں ان کی خطا بخشی جائے گی اور ہم وہی دعا پڑھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے۔

﴿ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴾ (الحشر : 10)

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی بخش دے جو ایمان کے ساتھ ہم سے پہلے گزر گئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کے لیے کینہ نہ پیدا کرنا۔"

مزید وضاحت میں لکھتے ہیں: ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم زبان روک لیں صحابۂ کرام کے لیے استغفار کریں جو ان کا آپس میں اختلاف ہے ہم اس کے پابند نہ ہوں اور ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور امیر المومنین سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھتے ہیں۔ [1]

(9):...... امام ذہبی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

"وَفَضَائِلُ مُعَاوِيَةَ فِي حُسْنِ السِّيرَةِ وَالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ كَثِيرَةٌ." [2]

---

[1] سير أعلام : 128/3. [2] منهاج السنة : 185/3، المنتقى، رقم : 388.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عمدہ سیرت، عدل اور احسان سے متعلق معاویہ رضی اللہ عنہ کے بہت زیادہ فضائل ہیں۔''

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت:

((عَنْ اُمِّ عَلْقَمَةَ قَالَتْ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ الْمَدِيْنَةَ فَاَرْسَلَ اِلٰی عَائِشَةَ اَنْ اَرْسِلِیْ اِلَیَّ بِاَنْبِجَانِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَشَعْرِهِ فَاَرْسَلَتْ بِهِ مَعِیَ اَحْمِلُهُ حَتّٰی دَخَلْتُ بِهِ عَلَيْهِ فَاَخَذَ الْاَنْبِجَانِيَةَ فَلَبِسَهَا وَاَخَذَ شَعْرُهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَهُ فَشَرِبَهُ وَاَفَاضَ عَلَی جِلْدِهِ.))[1]

''اُمّ علقمہ (مرجانہ) سے روایت ہے کہ سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما مدینہ تشریف لائے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی چادر اور بال مانگے۔ پھر انہوں نے چادر اوڑھ لی اور بال پانی میں ڈبو کر پانی پیا اور اپنے جسم پر بھی ڈالا۔''

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک وفد کے ساتھ سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے تو انہوں (معاویہ رضی اللہ عنہ) نے ان (مسور رضی اللہ عنہ) کی ضرورت پوری کی پھر تخلیے میں بلا کر کہا: تمہارا حکمرانوں پر طعن کرنا کیا ہوا؟ مسور نے کہا: یہ چھوڑیں اور اچھا سلوک کریں جو ہم پہلے بھیج چکے ہیں۔ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! تمہیں اپنے بارے میں بتانا پڑے گا اور تم مجھ پر جو تنقید کرتے ہو۔ مسور نے کہا: میں نے اُن کی تمام قابل عیب باتیں غلطیاں انہیں بتا دیں۔ معاویہ نے کہا: کوئی بھی گناہ سے بری نہیں ہے۔ اے مسور! کیا تمہیں پتہ کہ میں نے عوام کی اصلاح کی کتنی

[1] تاریخ دمشق: 106/62، وسندہ حسن، مرجانہ وثقہا العجلی وابن حبان.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش کی ہے، ایک نیکی کا اجر دس نیکیوں کے برابر ملے گا۔ یا تم گناہ ہی گنتے رہتے ہو اور نیکیاں چھوڑ دیتے ہو؟ مسور نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تو انہی گناہوں کا ذکر کرتے ہیں جو ہم دیکھتے ہیں۔ معاویہ نے کہا: ہم اپنے ہر گناہ کو اللہ کے سامنے تسلیم کرتے ہیں۔ اے مسور! کیا تمہارے ایسے گناہ ہیں جن کے بارے میں تمہیں یہ خوف ہے کہ اگر بخشے نہ گئے تو تم ہلاک ہو جاؤ گے؟ مسور نے کہا: جی ہاں۔ معاویہ نے کہا: کس بات نے تمہیں اپنے بارے میں بخشش کا مستحق بنا دیا ہے اور میرے بارے میں تم یہ امید نہیں رکھتے؟ اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اصلاح کی کوشش کر رہا ہوں لیکن اللہ کی قسم! دو باتوں میں صرف ایک ہی بات کو اختیار کرتا ہوں۔ اللہ اور غیر اللہ کے درمیان صرف اللہ کو ہی چنتا ہوں۔ میں اس دین پر ہوں جس میں اللہ عمل قبول فرماتا ہے وہ نیکیوں اور گناہوں کا بدلہ دیتا ہے سوائے اس کے کہ وہ جسے معاف کر دے۔ میں ہر نیکی کے بدلے یہ اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ مجھے کئی گنا اجر عطا فرمائے گا۔ میں ان عظیم اُمور کا سامنا کر رہا ہوں جنہیں میں اور تم گن نہیں سکتے۔ میں نے اقامت صلوٰۃ کا نظام، جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کے نازل کردہ احکامات کا نظام قائم کر رکھا ہے اور ایسے بھی کام ہیں اگر میں انہیں تمہیں بتا دوں تو تم انہیں شمار نہیں کر سکتے، اس بارے میں فکر کرو۔ مسور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جان گیا کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مجھ پر اس گفتگو میں غالب ہو گئے۔ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی نہیں سنا گیا کہ مسور رضی اللہ عنہ نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی کبھی مذمت کی ہو۔ وہ تو اُن کے لیے دعائے مغفرت ہی کیا کرتے تھے۔ [1]

امام جعفر الصادق رحمہ اللہ نے ”قاسم بن محمد قال قال معاویة بن أبی سفیان“ کی سند سے ایک حدیث بیان کی ہے جس میں آیا ہے کہ قاسم بن محمد

[1] تاریخ بغداد: 208/1، 209 ت 48.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(بن ابی بکر) نے فرمایا: ''فتعجب الناس من معاویة'' ''پس لوگوں کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی سچائی پر بڑا تعجب ہوا۔'' ❶

اس روایت سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کے نزدیک سچے تھے۔

ابراہیم بن میسر الطائفی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

''مَا رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ضَرَبَ اَحَدًا فِي خِلَافَتِهِ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَنَاوَلَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَضَرَبَهُ ثَلَاثَةَ أَسْوَاطٍ.'' ❷

''عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے کسی انسان کو نہیں مارا سوائے ایک انسان کے جس نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالیاں دی تھیں انہوں نے اسے تین کوڑے مارے۔''

سفر آخرت:

وقت گزرتا رہا آخر وہ لمحہ بھی آ گیا جو اٹل ہے کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بستر مرگ پر دراز ہوتے ہیں۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں جب سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو اپنا رخسار زمین پر رکھتے ہیں پھر چہرہ پلٹتے ہیں اور دوسرا رخسار رکھتے ہیں اور روتے ہوئے کہتے ہیں۔ اے میرے اللہ! تو نے اپنی کتاب میں کہا ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ﴾

(النساء :48)

''یقیناً اللہ تعالیٰ شرک نہیں بخشتا اس کے سوا جس کو چاہے بخشے۔''

❶ تاریخ دمشق : 115/62۔

❷ تاریخ دمشق : 145/62۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اے میرے اللہ مجھے ان میں سے کر دینا جنھیں تو بخشنا چاہتا ہے۔ ❶

سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت حاضر ہوا تو کہا میں صنعاء پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے قینچی منگوائی آپ کے بال کاٹے وہ اب فلاں جگہ ہیں جب میں فوت ہو جاؤں تو وہ بال لینا اور میرے منہ پر رکھ دینا اور میرے نتھنے پر رکھ دینا۔ ❷

عبدالاعلیٰ بن میمون بن مہران اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی۔ میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کراتا تھا۔ آپ نے اپنی قمیض مبارک اتاری اور مجھے پہنا دی میں نے اسے اٹھا لیا اور سنبھال لیا اور آپ کے ناخنوں مبارک کے تراشے زائد بھی میں نے چھپا رکھے ہیں۔ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے وہ قمیض زیب تن کرانا اور ناخن مبارک میری آنکھوں پر رکھنا امید ہے ان کی برکت سے میرا اللہ مجھ پر رحم کرے گا۔ ❸

ابوعمرو بن علاء بیان کرتے ہیں جب سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ان سے کہا گیا تم وصیت کرو، کہا: اے میرے اللہ میری لغزشیں کم کر دے اور میری پھسلن معاف کر دے اور میری نادانیوں سے اپنے حلم کے ساتھ درگزر کر، میں ایسا نادان ہوں تیرے سوا کسی پر امید کی نظر نہیں جو تیرے علاوہ ہے سب ختم ہونے والا ہے فقط تو باقی ہے۔

---

❶ البداية والنهاية : 647/5.

❷ رجالہ ثقات سوائے علی بن عاصم واسطی کے یہ خطا پر اصرار کرتا ہے۔ باقی بال کاٹنا تو صحیح بخاری : 448/3، صحیح مسلم: 1246 میں بھی آتا ہے۔

❸ تاریخ اسلام: 323/2، انساب الاشراف : 152/4.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کہا:

هُو الْمَوْتُ لَا مَنْجٰى مِنَ الْمَوْتِ وَالَّذِىْ
نُحَاذِرُ بَعْدَ الْمَوْتِ اَدْهٰى وَ أَفْظَعُ [1]

''آہ یہ موت ہے موت سے رستگاری نہیں اور وہ چیز جو موت کے بعد پیش آنے والی ہے جس سے ہم ڈرتے ہیں وہ بڑی ہی بھیانک اور گھبراہٹ افزا ہے۔''

[1] سیر أعلام : 165/3.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

باب 7

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

(احادیث کی روشنی میں)

سیّدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی اہل بیت سے محبت:

﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّکٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا ﴿۳۳﴾﴾ (الاحزاب: 33)

''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے گھر والو! اور تمھیں پاک کر دے، خوب پاک کرنا۔''

﴿ذٰلِکَ الَّذِیْ یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ؕ وَ مَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهٗ فِیْهَا حُسْنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَکُوْرٌ ﴿۲۳﴾﴾ (الشوریٰ: 23)

''یہ ہے وہ چیز جس کی خوش خبری اللہ اپنے ان بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے۔ کہہ دیجیے میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر رشتہ داری کی وجہ سے دوستی۔ اور جو کوئی نیکی کمائے گا ہم اس کے لیے اس میں خوبی کا اضافہ کریں گے۔ یقیناً اللہ بے حد بخشنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا، نہایت قدر دان ہے۔''

((عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمُصُّ لِسَانَهُ، أَوْ قَالَ: شَفَتَهُ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ لَنْ يُعَذَّبَ لِسَانٌ أَوْ شَفَتَانِ مَصَّهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.)) ❶

''سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی زبان کو یا ہونٹ کو چوس رہے تھے اور جس زبان یا ہونٹوں کو رسول اللہ ﷺ نے چوما ہو، اسے عذاب نہیں ہوگا۔''

((عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ حَمَلَةَ قَالَ: وَفَدَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِاَلْفَيْ اَلْفِ دِرْهَمٍ.)) ❷

''علی ابن ابی حملہ فرماتے ہیں: سیّدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو دو لاکھ درہم نذرانہ پیش کیا۔''

"كَانَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ اِذَا لَقِيَ الْحُسَيْنَ بْنِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہما قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَأَهْلًا وَيَأْمُرُ لَهٗ بِثَلَاثِمِائَةِ أَلْفٍ وَيَلْقَى ابْنَ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہما فَيَقُوْلُ مَرْحَبًا بِابْنِ عَمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَابْنِ حَوَارِيِّهِ وَيَأْمُرُ لَهٗ بِمِئَةِ أَلْفٍ." ❸

---

❶ مسند احمد، رقم: 848۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ مستدرك حاكم، رقم: 6413۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❸ الشريعه: 2469/5، رقم: 1959، تاريخ دمشق: 194/59.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جب بھی امام حسین رضی اللہ عنہ سے ملتے تو کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے خوش آمدید اور تین لاکھ رقم ہدیہ پیش خدمت فرماتے، اسی طرح جب سیّدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو ملتے تو کہتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد اور حواری کے بیٹے کو خوش آمدید۔ اور ان کے لیے ایک لاکھ رقم عطا کرتے۔''

اہل بیت کی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے محبت:

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

"مَا رَأَيْتُ رَجُلاً كَانَ أَخْلَقَ يَعْنِي لِلْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ" ❶

''میں نے معاویہ سے زیادہ حکومت کے لیے مناسب (خلفائے راشدین کے بعد) کوئی نہیں دیکھا۔''

کسی نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دینا چاہی تو سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔

"مَهْلاً، لَا تَسُبَّهُ؛ فَإِنَّهُ صِهْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ." ❷

''چھوڑ دو، انہیں گالی مت دو، بے شک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے ہیں۔''

سیّدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَ مَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ

❶ تاریخ دمشق: 121/62، مصنف عبد الرزاق: 453/11، رقم: 20985.

❷ السنة لابن خلال، رقم: 656.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٩﴾ (الفتح : 29)

''محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف اس کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا، پھر وہ موٹی ہوئی، پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے، تاکہ وہ ان کے ذریعے کافروں کو غصہ دلائے، اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے بڑی بخشش اور بہت بڑے اجر کا وعدہ کیا ہے۔''

''عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: تُوُفِّيَ اَبُوْهُرَيْرَةَ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِيْنَ فِي اٰخِرِ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ لَهٗ يَوْمَ تُوُفِّيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً، وَصَلَّى عَلَيْهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ مَعْزُوْلٌ عَنْ عَمَلِ الْمَدِيْنَةِ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ مِشْحَلٍ، قَالَ: كَتَبَ الْوَلِيْدُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ يُخْبِرُهُ بِمَوْتِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ انْظُرْ مَنْ تَرَكَ، فَادْفَعْ اِلٰى وَرَثَتِهِ عَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَاَحْسِنْ جِوَارَهُمْ، وَافْعَلْ اِلَيْهِمْ مَعْرُوْفًا، فَاِنَّهٗ كَانَ مِمَّنْ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نَصَرَ عُثْمَانَ ، وَكَانَ مَعَهُ فِي الدَّارِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى . "❶

''محمد بن عمر کہتے ہیں: سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال 59 ہجری کو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے اواخر میں ہوا۔ جب سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اس وقت ان کی عمر 78 برس تھی، ولید بن عتبہ ان دنوں مدینہ کا امیر تھا اسی نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی، ان دنوں مروان مدینہ سے معزول تھا۔ ولید بن عتبہ نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب خط لکھا کہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس کے جواب میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ ان کے وارثوں کو دیکھو (کہ کتنے ہیں؟) ان کے ہر وارث کو دس ہزار درہم دے دو، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ان کی خوب خدمت کرو، کیونکہ سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کی تھی اور ان کے ساتھ ان کے گھر میں موجود رہے۔''

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی انصار صحابہ سے محبت:

حکم بن نیساء سے مروی ہے کہ انہیں یزید بن جاریہ انصاری نے خبر دی کہ وہ انصار کی ایک جماعت میں بیٹھے تھے کہ ان کے پاس سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ آئے اور ان سے ان کی گفتگو کے بارے دریافت کیا، انہوں نے کہا: ہم انصار مدینہ کے بارے گفتگو کررہے تھے۔ یہ سن کر انہوں نے فرمایا:

((أَلَا أَزِيدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالُوا: بَلَى يَـا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ

❶ مستدرك حاكم ، رقم : 6157۔ امام حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَحَبَّ الْأَنْصَارَ، أَحَبَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ، أَبْغَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .)) ❶

''کیا میں تم لوگوں کو وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت کی ہے، انہوں نے کہا: امیر المومنین! ضرور سنائیں۔ گویا ہوئے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: جو شخص انصار سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو انصار سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا۔''

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اچھے الفاظ سے یاد کرنا:

''عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ اللّٰهُمَّ اهْدِ بِهِ . '' ❷

''ابوادریس خولانی کہتے ہیں کہ جب سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعد کو حمص سے معزول کیا اور ان کی جگہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو والی بنایا تو لوگوں نے کہا: انہوں نے عمیر کو معزول کر دیا اور معاویہ کو والی بنایا، تو عمیر نے کہا: تم لوگ معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھلے طریقہ سے کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ! ان کے ذریعہ ہدایت دے۔''

---

❶ مسند امام احمد 85/28۔ اس کی سند صحیح ہے۔

❷ سنن الترمذی، کتاب المناقب، رقم : 3843۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے خیر:

"عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی عُمَیْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ ." [1]

"صحابی رسول عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اے اللہ! تو ان کو ہدایت دے اور ہدایت یافتہ بنادے اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے دُعائے مغفرت:

﴿فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ ۝﴾ (محمد : 19)

"پس جان لے کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اپنے گناہ کی معافی مانگ اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی اور اللہ تمھارے چلنے پھرنے اور تمھارے ٹھہرنے کو جانتا ہے۔"

﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (الحشر : 10)

"اور (ان کے لیے) جو ان کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو

[1] سنن الترمذی، کتاب المناقب، رقم : 3842، سلسلة الصحيحة، رقم : 1969 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔"

((عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْنَا اِلَى السَّحُوْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ: هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ . ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ .)) [1]

"سیدنا عرباض بن ساریہ سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ ہمیں ماہ رمضان میں سحری کے لیے بلانے کے لیے فرماتے: "بابرکت کھانے کی طرف آؤ۔" پھر میں نے ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتے ہوئے سنا کہ "یا اللہ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھنے پڑھنے اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے محفوظ رکھ۔"

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے خطبہ کا بیان:

((عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَامَ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابَيْنِ افْتَرَقُوا فِي دِينِهِمْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً ، وَإِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً ، يَعْنِي الْأَهْوَاءَ كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ ، وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ

[1] صحيح ابن خزيمة: 1938 ، سنن النسائي: 145/4۔ ابن خزیمہ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِصَاحِبِهِ، لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ، وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ وَاللّٰهِ۔ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ! لَئِنْ لَمْ تَقُومُوا بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ ﷺ لَغَيْرُكُمْ مِنَ النَّاسِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَقُومَ بِهِ .)) [1]

''ابو عامر عبداللہ بن لحی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی معیت میں حج کے لیے گئے، جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''اہل کتاب اپنے دین کے متعلق بہتر گروہوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور یہ امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی، یعنی یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کریں گے، ایک گروہ کے سوا باقی تمام جہنم رسید ہوں گے، اور وہ ایک گروہ جماعت ہے اور میری امت میں ایسے ایسے بھی لوگ پیدا ہوں گے کہ ان کے اندر خواہشات یوں سرایت کر جائیں گی جیسے باؤلے کتے کے کاٹے کے اثرات مریض کے پورے جسم میں پھیل جاتے ہیں، اس کی کوئی رگ اور جوڑ اس کے اثر سے محفوظ نہیں رہتی۔ اے عربوں کی جماعت! اللہ کی قسم تمہارا نبی جو دین اور دعوت لے کر تمہارے پاس آیا ہے، اگر تم اس پر عمل نہ کرو گے تو دوسرے لوگ کہاں کریں گے۔''

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے جہاد کرنے اور جنتی ہونے کا بیان:

﴿لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۸۸ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ

[1] سنن ابوداؤد، رقم: 4597، سلسلة الصحيحة، رقم: 204.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾

(التوبة : 88، 89)

''لیکن رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے، انھوں نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا، اور بھلائیاں بھی انھی لوگوں کے لیے ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہی عظیم کامیابی ہے۔''

((عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ، وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ، قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا)) قَالَتْ: أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيهِمْ . ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ . فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: لَا .))[1]

''عمیر بن اسود عنسی نے بیان کیا کہ وہ سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کا قیام ساحل حمص پر اپنے ہی ایک مکان میں تھا اور آپ کے ساتھ ام حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ عمیر نے بیان کیا کہ ہم سے ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے،

[1] صحيح بخاري، كتاب الجهاد والسير، رقم : 2924.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو دریائی سفر کر کے جہاد کے لیے جائے گا، اس نے واجب کرلی۔'' ام حرام رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا تھا یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''ہاں، تم بھی ان کے ساتھ ہوگی۔'' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے پہلا لشکر میری امت کا جو قیصر کے شہر (قسطنطنیہ) پر چڑھائی کرے گا، ان کی مغفرت ہوگی۔'' میں نے کہا میں بھی ان کے ساتھ ہوں گی اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں۔''

((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُولُ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا، ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ: لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ. ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ، فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ أَوْ مِمَّ ذَلِكَ فَقَالَ: لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَتِ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَلَسْتِ مِنَ الْآخِرِينَ. قَالَ: قَالَ أَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ، فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوَقَصَتْ بِهَا، فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ.)) [1]

[1] صحيح بخاری، كتاب الجهاد والسير، رقم: 2877، 2878.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے بیان کیا کہ میں نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یہاں تکیہ لگا کر سو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہنس رہے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ''میری امت کے کچھ لوگ اللہ کے راستے میں (جہاد کے لیے) سبز سمندر پر سوار ہو رہے ہیں ان کی مثال (دنیا یا آخرت میں) تخت پر بیٹھے ہوئے بادشاہوں کی سی ہے۔'' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: ''اے اللہ! انہیں بھی ان لوگوں میں سے کر دے'' پھر دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹے اور (اٹھے) تو مسکرا رہے تھے۔ انہوں نے اس مرتبہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی سوال کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلی ہی وجہ بتائی۔ انہوں نے پھر عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کر دیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم سب سے پہلے لشکر میں شریک ہوگی اور یہ کہ بعد والوں میں تمہاری شرکت نہیں ہے۔'' سیّدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر آپ نے (ام حرام نے) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کر لیا اور بنت قرظہ (سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیوی) کے ساتھ انہوں نے دریا کا سفر کیا۔ پھر جب واپس ہوئیں اور اپنی سواری پر چڑھیں تو اس نے ان کی گردن توڑ ڈالی۔ وہ اس سواری سے گر گئیں اور (اسی میں) ان کی وفات ہوئی۔''

((عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ. قَالَتْ: فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتِ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّأْمَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ.)) [1]

''سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی خالہ سیّدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ میرے قریب ہی سو گئے۔ پھر جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو مسکرا رہے تھے، میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو غزوہ کرنے کے لیے اس بہتے دریا پر سوار ہو کر جا رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا پھر آپ ﷺ میرے لیے بھی دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہیں میں سے بنا دے۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ پھر دوبارہ آپ ﷺ سو گئے اور پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی کیا (بیدار ہوتے ہوئے مسکرائے) ام حرام رضی اللہ عنہا نے پہلے ہی کی طرح اس مرتبہ بھی عرض کی اور

[1] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسير، رقم: 2799۔ 2800.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب دیا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ دعا کر دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہیں میں سے بنا دے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب سے پہلے لشکر کے ساتھ ہوگی'' چنانچہ وہ اپنے شوہر عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں کے سب سے پہلے بحری بیڑے میں شریک ہوئیں۔ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں غزوہ سے لوٹتے وقت جب شام کے ساحل پر لشکر اترا تو ام حرام رضی اللہ عنہا کے قریب ایک سواری لائی گئی تاکہ اس پر سوار ہو جائیں لیکن جانور نے انہیں گرا دیا اور اسی میں ان کا انتقال ہوگیا۔''

فائدہ:......امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''حَسْبُكَ بِمَنْ يُؤَمِّرُهُ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانَ عَلٰى اِقْلِيْمٍ۔ وَهُوَ ثَغْرٌ۔ فَيَضْبِطُهُ وَيَقُوْمُ بِهٖ أَتَمَّ قِيَامِهٖ، وَيُرْضِي النَّاسَ بِسَخَائِهٖ وَحِلْمِهٖ وَاِنْ كَانَ بَعْضُهُمْ تَأَلَّمَ مَرَّةً مِنْهُ وَكَذٰلِكَ فَلْيَكُنِ الْمُلْكُ وَاِنْ كَانَ غَيْرُهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرًا مِنْهُ بِكَثِيْرٍ وَاَفْضَلَ وَاَصْلَحَ، فَهٰذَا الرَّجُلُ سَادَ، وَسَاسَ الْعَالَمَ بِكَمَالِ عَقْلِهٖ وَفَرْطِ حِلْمِهٖ وَسَعَةِ نَفْسِهٖ وَقُوَّةِ دَهَائِهٖ وَرَأْيِهٖ وَلَهٗ هَنَاتٌ وَاُمُوْرٌ۔ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ، وَكَانَ مُحَبَّبًا اِلٰى رَعِيَّتِهٖ عَمِلَ نِيَابَةَ الشَّامِ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَالْخِلَافَةَ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَلَمْ يَهْجُهُ اَحَدٌ فِيْ دَوْلَتِهٖ بَلْ دَانَتْ لَهُ الْاُمَمُ وَحَكَمَ عَلَى الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَكَانَ مُلْكُهٗ عَلَى الْحَرَمَيْنِ وَمِصْرَ وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَخُرَاسَانَ وَفَارِسَ وَالْجَزِيْرَةِ وَالْيَمَنِ وَالْمَغْرِبِ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَغَيْرِ ذٰلِكَ . "❶

"یعنی سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی اہلیت وصلاحیتِ امارت و خلافت کے لیے تو یہی کافی ہے کہ انہیں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے گورنر بنایا اور پھر سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو اس منصب پر برقرار رکھا، بالخصوص یہ کہ ایسے علاقہ پر جو سرحدی علاقہ ہے مگر سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس پر کنٹرول کیا اور وہاں کی نگرانی کا حق ادا کیا آپ لوگوں کو اپنی جود وسخا اور حلم و بردباری سے راضی رکھتے اگر چہ بعض حضرات کو بسا اوقات شکایت بھی ہوتی تاہم حکمرانی ایسی ہی ہونی چاہیے بلاشبہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے بہت بہتر اور افضل نیز لائق لوگ بھی موجود تھے مگر انہوں نے اپنی کمال عقل مندی، حد درجہ حلم و بردباری، کشادہ دلی، معاملہ فہمی اور اصابت رائے سے پورے عالم پر سیاست و سیادت کا سکہ جمایا اگر چہ کچھ لغزشیں بھی ہوئیں جن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے تاہم سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اپنی رعیت میں بڑے محبوب اور پسندیدہ تھے آپ نے بیس سال تک شام میں گورنری کی اور بیس سال تک خلافت، اس دوران کسی کو بھی آپ کی حکومت میں شر انگیزی کی جرأت نہیں ہوئی بلکہ تمام اقوام آپ کے زیر نگیں آگئیں اور عرب وعجم پر حکومت کی آپ نے حرمین شریفین سمیت مصر، شام، عراق، خراسان، فارس، جزیرہ، یمن اور مغرب تک پر حکمرانی کا پرچم لہرایا۔"

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی فقاہت:

((عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ

❶ السير 133/3.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ فَإِنَّهُ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: أَصَابَ إِنَّهُ فَقِيْهٌ .)) ❶

''ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ امیر المومنین سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں: انہوں نے وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ خود فقیہ ہیں۔''

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنی رعایا کے ساتھ حسن سلوک:

((عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ إِمَامٍ يُّغْلِقُ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، إِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ . فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ .)) ❷

''سیّدنا عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو حاکم و امیر اپنا دروازہ ضرورت مندوں، محتاجوں اور مسکینوں کے لیے بند کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، ضرورت اور مسکینی وفقر کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ چنانچہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضرورتیں جاننے کے لیے ایک آدمی

---

❶ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم: 3765.

❷ سنن الترمذی، ابواب الاحکام عن رسول اللّٰہ ﷺ، رقم: 1332، سلسلة الصحیحة، رقم: 629.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقرر کردیا۔‘‘

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بحیثیت کاتب وحی:

عہدِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کتابت وحی کا فریضہ جن لوگوں کے سپرد تھا، ان میں سے زیادہ مشہور یہ حضرت ہیں:

سیّدنا ابوبکر، سیّدنا عمر، سیّدنا عثمان، سیّدنا علی، سیّدنا ابی بن کعب، سیّدنا عبداللہ بن ابی سرح، سیّدنا زبیر بن عوام، سیّدنا خالد بن سعید بن العاص، سیّدنا ابان بن سعید بن العاص، سیّدنا حنظلہ بن الربیع، سیّدنا معیقیب بن ابی فاطمہ، سیّدنا عبد اللہ بن ارقم الزہری، سیّدنا شرحبیل بن حسنہ، سیّدنا عبداللہ (1) بن رواحہ، سیّدنا عامر بن فہیرہ، سیّدنا عمرو بن العاص، سیّدنا ثابت بن قیس بن شماس، سیّدنا مغیرہ بن شعبہ، سیّدنا خالد بن ولید، سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان، سیّدنا زید بن ثابت (2) رضی اللہ عنہم۔

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

”كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَان فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَاءَ فَقُلْتُ: مَا جَاءَ إِلَّا إِلَيَّ فَاخْتَبَأْتُ عَلَى بَابِ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً فَقَالَ: اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ وَكَانَ يَكْتُبُ الْوَحْيَ.“ (3)

’’میں بچوں میں کھیل رہا تھا کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں یہ سمجھا کہ آپ میرے لیے تشریف لائے ہیں لہٰذا میں دروازے کے

(1) یہاں تک کے نام فتح الباری 18/19 سے ماخوذ ہیں۔

(2) ان حضرات کے اسماء گرامی کے لیے دیکھئے زاد المعاد لابن قیم: 30/1، مطبعہ میمنیہ، مصر۔

(3) دلائل النبوة للبيهقي: 243/2.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیچھے چھپ گیا تو آپ نے میری کمر پر تھپکی دے کر فرمایا: جاؤ اور معاویہ کو بلا لاؤ، وہ معاویہ رضی اللہ عنہ وحی لکھتے تھے۔"

مسند احمد کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"فَسَعَيْتُ فَأَتَيْتُ مُعَاوِيَةَ ، فَقُلْتُ: أَجِبْ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ ، فَإِنَّهُ عَلَى حَاجَةٍ ."❶

"پس میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور کہا کہ نبی کریم ﷺ کی بات سنیں انہیں آپ کے ساتھ کچھ کام کرنا ہے۔"

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ میں نے واپس آ کر عرض کیا:

"هُوَ يَأْكُلُ ، فَقَالَ: لَا أَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ ."❷

"وہ کھانا کھا رہے ہیں، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔"

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ نے یہ جملہ بددعا کی غرض سے نہیں کہا، بلکہ رسول اللہ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے لیے ہوئے عہد کی برکت سے اس جملے کی برکت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوگئی اور وہ انتہائی مالدار اور خوش حال ہو گئے۔ **فلیتدبر!**

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خود بیان کرتے ہیں: واللہ! جب رسولِ اکرم ﷺ صلح حدیبیہ کی تکمیل کے بعد مدینہ کی جانب کوچ کر رہے تھے اس وقت میں ان کی تصدیق کر چکا تھا اور جو قریش نے آپ کو عمرہ نہ کرنے دیا تھا آئندہ سال جب اس عمرہ قضا کے لیے مکہ مکرمہ میں آپ داخل ہوئے تھے میں اس وقت مسلمان کی حیثیت سے تھا میرے

❶ مسند احمد : 335/3، رقم : 3104- شیخ شعیب نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

❷ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم : 6628.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والد ابوسفیان کو علم ہو چکا تھا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں، ایک دن مجھ سے کہنے لگے تمہارا بھائی تم سے بہتر ہے وہ میرے دین پر ہے تم نے یہ کیا ہے میں نے کہا میں خود کو اس بھلائی سے محروم نہیں رکھ سکتا تھا اور میں نے فتح مکہ کے دن اپنے اسلام لانے کا برملا اظہار کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مبارک باد دی اور مجھے فراخدلی سے قبول کیا اور اپنا کاتب وحی بنا لیا۔ ❶

سیّدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے۔ ❷

حافظ ابن عساکر لکھتے ہیں:

"خَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَكَاتِبُ وَحِيِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ ." ❸

''مومنوں کے ماموں اور رب العالمین کی وحی لکھنے والے، آپ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔''

امام معافی بن عمران الموصلی رحمہ اللہ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ کسی کو بھی برابر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کے صحابی، ام المومنین حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بھائی، آپ کے کاتب اور اللہ کی وحی لکھنے کے امین ہیں۔ ❹

---

❶ السير : 122/3 ، ابن عساكر : 230/62 و 238 .

❷ السير : 123/3 .

❸ السير : 122/3 ، ابن عساكر : 230 و 238 .

❹ تاريخ بغداد : 209/1 ، تاريخ دمشق : 143/62 .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح:

﴿ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ﴾

(النساء : 115)

''اور جس شخص کے سامنے واضح شکل میں ہدایت آ جائے اور اس کے بعد وہ رسول کی مخالفت کرے، اور مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر دوسرے راستے کی پیروی کرے، تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ جانا چاہے اور ہم اسے جہنم میں ڈالیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے۔''

((عَنِ الْحَسَنِ يَقُوْلُ: اِسْتَقْبَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَى كَتَائِبَ لَا تَوَلّٰى اَوْ تُقْتَلَ اَقْرَانُهَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِّيْ بِدِمَائِهِمْ مَنْ لِّيْ بِاُمُوْرِهِمْ مَنْ لِّيْ بِنِسَائِهِمْ قَالَ فَبَعَثَ مُعَاوِيَةُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ فَصَالَحَ الْحَسَنُ مُعَاوِيَةَ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ لَهٗ وَبَايَعَهٗ بِالْخَلَافَةِ عَلٰى شُرُوْطٍ وَوَثَائِقَ وَحَمَلَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْحَسَنِ مَالًا عَظِيْمًا يُّقَالُ خَمْسُ مِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَذٰلِكَ فِيْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ وَاِنَّمَا كَانَ وُلِّيَ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ الْاَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَاَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا .)) [1]

[1] مستدرك حاکم، رقم: 4808- حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیّدنا حسن فرماتے ہیں: سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب پہاڑوں کے برابر لشکر کے ہمراہ پیش قدمی شروع کی، سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں ایسے لشکر کو دیکھ رہا ہوں جو موت کو تو گلے لگالیں گے لیکن پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے نہیں ہیں تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور یہ خیر الرجلین (دو آدمیوں میں سے بہتر) تھے، تمہارا کیا خیال ہے میں ان لوگوں کو قتل ہونے دوں گا جن کے خون، جن کی عورتوں اور جملہ امور کی ذمہ داری میری ہے؟ راوی کہتے ہیں: سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدنا عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس کو قاصد کے طور پر بھیجا۔ سیّدنا سفیان (صحابی ہیں) فرماتے ہیں: سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کر لی اور امور سلطنت ان کے سپرد کر کے ان کے ہاتھ پر کچھ شرائط پر خلافت کی بیعت کر لی اور سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بہت مال و دولت پیش کیا۔ کہا جاتا ہے کہ پانچ لاکھ درہم پیش کیے تھے۔ یہ واقعہ 41 ہجری جمادی الاولیٰ کا ہے۔ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو امور خلافت سونپنے سے سات ماہ اور گیارہ دن پہلے آپ نے خلافت سنبھالی تھی۔''

سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے مدائن میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: ''سن لو کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ واقع ہونے والا ہے اسے کوئی بھی ہٹا نہیں سکتا اگرچہ لوگ اسے ناپسند کریں۔ مجھے امت محمدیہ پر رائی کے دانے کے برابر ایسی حکومت پسند نہیں ہے جس میں تھوڑا سا بھی خون بہایا جائے۔ مجھے اپنا نفع و نقصان معلوم ہے تم اپنے راستوں پر گامزن ہو جاؤ یعنی اپنی اپنی فکر کرو۔'' [1]

[1] تاریخ دمشق لابن عساکر : 89/14.

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جناب حسن بصری رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ''پس اللہ کی قسم! جب سیّدنا سردار حسن بن علی رضی اللہ عنہما برسر اقتدار ہوئے تو آپ کے عہد خلافت میں سینگی لگوانے جتنا تھوڑا سا خون بھی نہیں بہایا گیا۔'' ❶

((عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَازِن، قَالَ: عَرَضَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِیْنَ بَایَعَ مُعَاوِیَةَ فَاتَّبَهُ، وَقَالَ: سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَفَعَلْتَ وفعلت، فَقَالَ: لَا تُؤَنِّبْنِي، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاَی بَنِي أُمَیَّةَ یَتَوَاثَبُوْنَ عَلٰی مِنْبَرِهِ رَجُلًا رَجُلًا، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِ وَاهْتَمَّ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ نَهرٌ فِي الْجَنَّةِ، وَ﴿اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ﴾ یَقْضُوْنَ بَعْدَكَ.)) ❷

''یوسف بن مازن روایت کرتے ہیں کہ جب سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تو ایک آدمی ان کو ملامت کرتے ہوئے کہا: تم نے مومنین کا منہ کالا کروادیا، تم نے یہ کیا، تم نے وہ کیا۔ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے بنی امیہ کو (خواب میں) ایک ایک کر کے اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو ان کی یہ حرکت آپ رحمہ اللہ کو بری لگی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ﴾ اور کوثر جنت کی ایک نہر ہے۔ اور یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَیْلَةِ

---

❶ مسند احمد: 44/5، حدیث: 20447۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ مستدرك حاكم، رقم: 4811۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ﴾

یہ لوگ آپ کے بعد حکومت کریں گے۔''

((عَنْ أَبِي الْعِرِّيْفِ قَالَ كُنَّا فِي مُقَدَّمَةِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اثْنَى عَشَرَ اَلْفًا تَقْطُرُ اَسْيَافُنَا مِنَ الْحِدَّةِ عَلٰى قِتَالِ اَهْلِ الشَّامِ وَعَلَيْنَا اَبُو الْعُمْرِ طه فَلَمَّا اَتَانَا صَلُحَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَّمُعَاوِيَةُ كَاَنَّمَا كُسِرَتْ ظُهُوْرُنَا مِنَ الْحَرْدِ وَالْغَيْظِ فَلَمَّا قَدِمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوْفَةَ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَّا يُكَنّٰى اَبَا عَامِرٍ سُفْيَانُ بْنُ اللَّيْلِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ الْحَسَنُ لَا تَقُلْ ذَاكَ يَا اَبَا عَامِرٍ لَّمْ اُذِلَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَقْتُلَهُمْ فِي طَلَبِ الْمُلْكِ .)) [1]

''ابوالعریف فرماتے ہیں: ہم سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لشکر کے ہراول دستے میں تھے اور یہ بارہ ہزار افراد پر مشتمل تھا، ہماری تلواریں اہل شام کے خلاف جنگ کے لیے اگل رہی تھیں۔ ابوعمر طہ ہمارے کمانڈر تھے، جب ہمیں سیّدنا حسن اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی صلح کی اطلاع ملی تو غیظ وغضب سے یوں لگ رہا تھا کہ ہماری کمر ٹوٹ گئی ہے۔ پھر جب سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کوفہ واپس تشریف لائے تو ابوعامر سفیان بن اللیل کھڑا ہوکر کہنے لگا: اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے! السلام علیکم تو سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ بولے: اے ابوعامر! ایسا مت کہو۔ میں نے مسلمانوں کو ذلیل نہیں کیا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ حصولِ اقتدار کے لیے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنا مجھے اچھا نہیں لگا۔''

[1] مستدرك حاكم، رقم: 4812۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِالنَّخْلَةِ حِيْنَ صَالَحَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَحِمَدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَكْيَسَ الْكَيِّسِ التُّقٰى وَاِنَّ اَعْجَزَ الْفُجُوْرُ وَاِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِىْ اخْتَلَفْتُ فِيْهِ اَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ لِامْرِءٍ وَكَانَ اَحَقَّ بِحَقِّهٖ مِنِّىْ اَوْ حَقٌّ لِىْ فَتَرَكْتُهٗ لِمُعَاوِيَةَ اِرَادَةَ اسْتِصْلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ وَحُقْنِ دِمَآئِهِمْ وَاِنْ اَدْرِىْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنَ اَقُوْلُ قَوْلِىْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِىْ وَلَكُمْ .)) [1]

''شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی تو انہوں نے نخلہ کے مقام پر خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: سب سے بڑھ کر عقلمند وہ ہے جو تقویٰ والا ہے اور سب سے بڑا بے وقوف فاسق و فاجر ہے۔ جس معاملہ میں میرا اور معاویہ کا اختلاف تھا، وہ ایک انسانی حق تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس کا مجھ سے زیادہ مستحق ہیں، اس لیے مسلمانوں میں خون خرابے سے بچنے اور ان کا شیرازہ بکھرنے سے بچانے کے لیے میں نے یہ امور اُن کے سپرد کر دیے ہیں اور شاید کہ یہ معاملہ تمہارے لیے کوئی آزمائش ہو اور ایک مدت تک منافع ہو۔ میں تو یہی تم سے کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے بخشش کی دعا کرتا ہوں۔''

((عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ بُوْيِعَ لِاَبِىْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ بِالْكُوْفَةِ عُقَيْبَ قَتْلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ

---

[1] مستدرك حاكم، رقم : 4813۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَاَخْذِ الْبَیْعَةِ عَنْ اَصْحَابِہٖ فَحَدَّثَنِی حَارِثَةُ بْنُ مُضْرِبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اُبَایِعُکُمْ اِلَّا عَلٰی مَا اَقُوْلُ لَکُمْ قَالُوْا مَا هِیَ قَالَ تُسَالِمُوْنَ مَنْ سَالَمْتُ وَتُحَارِبُوْنَ مَنْ حَارَبْتُ وَلَمَّا تَمَّتِ الْبَیْعَةُ خَطَبَهُمْ .)) [1]

''ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ میں ابومحمد حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی بیعت کی گئی۔ حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں کہ سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بیعت لینے سے پہلے لوگوں سے کہا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک تمہاری بیعت قبول نہیں کروں گا جب تک تم میری ایک شرط نہیں مانو گے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کی شرط کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس سے صلح رکھو گے جس سے میری صلح ہوگی اور اس سے جنگ کرو گے جس سے میری جنگ ہوگی۔ جب آپ سب سے بیعت لے چکے تو آپ نے تمام لوگوں کو خطبہ دیا۔''

((عَنْ اَبِی مُخْنِفٍ قَالَ لَمَّا وَقَعَتِ الْبَیْعَةُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ جَدَّ فِی مُکَاشَفَةِ مُعَاوِیَةَ وَالتَّوَجُّهِ نَحْوَهٗ فَجَعَلَ عَلٰی مَقْدِمَتِہٖ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّیَّارُ فِی عَشَرَةِ آلَافٍ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ بِقَیْسِ بْنِ سَعْدٍ فِی جَیْشٍ عَظِیْمٍ فَرَاسَلَ مُعَاوِیَةَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَضَمَّنَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ اِذَا صَارَ اِلَی الْحِجَازِ فَاَجَابَهٗ اِلٰی ذٰلِكَ وَخَلّٰی مَسِیْرَهٗ وَتَوَجَّهَ اِلٰی مُعَاوِیَةَ فَوَفّٰی لَهٗ وَتَفَرَّقَ الْعَسْکَرُ وَاَقَامَ قَیْسُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰی حِدَةٍ وَانْضَمَّ اِلَیْهِ

---

[1] مستدرك حاکم، رقم: 4805۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَثِيرٌ فَمَنْ كَانَ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَاسَلَهُ مُعَاوِيَةُ وَاَرْغَبَهُ فَلَمْ يَفِهِ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ صَالَحَ الْحَسَنُ مُعَاوِيَةَ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ الْاَمْرُ وَتَوَجَّهَ الْحَسَنُ وَاَصْحَابُهُ لِلِقَآءِ مُعَاوِيَةَ وَقَدْ جَرَحَ الْحَسَنُ غَيْلَةً فِي مَطْلَعِ سَابَاطَ جَرَحَهُ سِنَانٌ بْنُ الْجَرَاحِ الْاُسْدِيُّ اَخُوْ بَنِي نَصْرٍ فَطَعَنَهُ فِي فَخِذِهِ بِمِعْوَلٍ طَعْنَةً مُنْكَرَةً وَكَانَ يَرَى رَاْيَ الْخَوَارِجِ فَاَعْتَنَقَهُ الْحَسَنُ فِي يَدِهِ وَصَارَ مَعَهُ فِي الْاَرْضِ وَوَثَبَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ ظَبْيَانَ بْنِ عَمَّارَةَ التَّمِيْمِيُّ فَعَضَّ وَجْهَهُ حَتّٰى قَطَعَ اَنْفَهُ وَشَدَّخَ رَاْسَهُ بِحَجَرٍ فَمَاتَ مِنْ وَّقْتِهِ فَسُحْقًا لِاَصْحَابِ السَّعِيْرِ وَحُمِلَ الْحَسَنُ عَلَى السَّرِيْرِ اِلَى الْمَدَائِنِ فَنَزَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيِّ عَمِّ الْمُخْتَارِ وَكَانَ عَامِلِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمَدَائِنِ فَجَآءَهُ بِطَبِيْبٍ فَعَالَجَهُ حَتّٰى صَلُحَ رضی اللہ عنہ .)) [1]

''ابومخنف کا بیان ہے کہ جب سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی بیعت ہو چکی تو آپ نے سب سے پہلے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ والا معاملہ سلجھانے کی طرف توجہ دی، چنانچہ دس ہزار افراد پر مشتمل ایک دستہ تیار کیا جس کی سربراہی سیّدنا عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے سپرد کی، پھر اس قیس بن سعد کو ان کے پیچھے ایک بڑے لشکر کی ہمراہی میں روانہ کر دیا، جب عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ حجاز کے قریب پہنچے تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب خط بھیجا کہ تم ہمارا راستہ چھوڑ دو، جب تم حجاز پہنچ جاؤ گے تو میں تمہیں ایک لاکھ درہم ضمان

[1] مستدرك حاكم، رقم: 4807۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے طور پر پیش کروں گا۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے ان کی بات مان لی اور جنگ کا ارادہ ترک کر کے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے، سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ان کا زرِ ضمانت ادا کر دیا تو ان کا لشکر وہاں سے ہٹ گیا۔ ادھر قیس بن سعد رضی اللہ عنہ الگ ایک مقام پر پڑاؤ کیے ہوئے تھے ان کے ساتھ اور بھی بہت سارے لوگ آ کر شامل ہو رہے تھے، سیّدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ لوگوں کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطوط لکھے اور ان کی ذہن سازی کی۔ ابھی یہ سلسلہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اور امور خلافت سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیے، ادھر سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی غرض سے روانہ ہوئے تو ساباط کے علاقے میں سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دھوکے سے زخمی کر دیا گیا۔ سنان بن جراح اسدی جو کہ بنی نصر کا بھائی تھا اس نے کدال کے ساتھ آپ کی ران پر بہت بری طرح نیزہ مارا۔ وہ خوارج کے نظریات رکھتا تھا، سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اس کو گرفتار کروا کے اپنے ساتھ ساتھ رکھا اور اپنے ہمراہ لے گئے اور سیّدنا عبداللہ بن ظبیان بن عمارہ تمیمی کو اس پر مسلط کر دیا، انہوں نے اس کی شکل بگاڑ کے رکھ دی، اس کا ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے اور ایک پتھر مار کر اس کا سر کچل دیا، جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو، پھر سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کو ایک چارپائی پر ڈال کر مدائن پہنچایا گیا اور مختار کے چچا سعد بن مسعود ثقفی کے ہاں آپ کو ٹھہرایا گیا۔ یہ سعد بن مسعود، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے مدائن کے گورنر تھے۔ اس نے ایک طبیب کا انتظام کیا، جس نے آپ کا علاج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معالجہ کیا اور آپ صحت یاب ہو گئے۔"

((عَنْ أَبِی بَكْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّی بِالنَّاسِ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما يَثِبُ عَلٰى ظَهْرِهِ، إِذَا سَجَدَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ، (وَفِی رِوَايَةٍ: فَيَرْفَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَفْعًا رَقِيْقًا لِئَلَّا يُصْرِعَهُ) أَبُوبَكْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّی بِالنَّاسِ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رضی اللہ عنہما يَثِبُ عَلٰى ظَهْرِهِ إِذَا سَجَدَ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ، فَقَالُوْا لَهُ: وَاللّٰهِ! إِنَّكَ لَتَفْعَلُ بِهٰذَا شَيْئًا مَا رَأَيْنَاكَ تَفْعَلُهُ بِأَحَدٍ، قَالَ الْمُبَارَكُ: فَذَكَرَ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ابْنِی هَذَا سَيِّدٌ، وَسَيُصْلِحُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ فَقَالَ الْحَسَنُ: فَوَاللّٰهِ وَاللّٰهِ بَعْدَ أَنْ وَلِیَ لَمْ يُهْرَقْ فِی خِلَافَتِهِ مِلْءُ مِحْجَمَةٍ مِنْ دَمٍ.)) [1]

"سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کود کر آپ ﷺ کی کمر پر چڑھ جاتے، انھوں نے ایسے کئی بار کیا۔ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نرمی سے اٹھتے تھے تاکہ وہ گر نہ جائیں، یہ منظر دیکھ کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اللہ کی قسم! آپ جیسا سلوک اس کے ساتھ کرتے ہیں، ویسا کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے، آپ ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ

[1] مسند ابوداؤد الطیالسی: 874، صحیح ابن حبان: 6964، المعجم الکبیر للطبرانی: 2591۔ ابن حبان نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا۔ حسن بصری نے کہا: پس اللہ کی قسم، اللہ کی قسم ہے کہ ان کی خلافت میں ایک شیشی کی مقدار بھی خون نہیں بہایا گیا۔"

((عَنْ أَبِی بَکْرَةَ رَأَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَحَسَنٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَهُ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .)) ❶

"سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے، آپ ایک بار لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک بار ان پر نظر ڈالتے اور فرماتے تھے: "میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور امید ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرائے گا۔"

ابو یوسف یعقوب بن سفیان الفسوی روایت ذکر کرتے ہیں: "حسن (رضی اللہ عنہ) نے رؤساء عراق کو شہر مدائن کے محل میں جمع کروایا پھر خطاب کرتے ہوئے یہ فرمایا: تم نے مجھ سے اس بات پر بیعت کی ہے کہ میں جس سے صلح کروں گا تم اس سے صلح کرو گے اور میں جس سے جنگ کروں گا تم اس سے جنگ کرو گے۔ میں نے معاویہ (رضی اللہ عنہ) کی بیعت کر لی ہے لہٰذا تم ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو۔" ❷

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی وفات اور سیّدنا

---

❶ صحیح البخاری، رقم: 2704، 3746، 7109.

❷ المعرفة والتاريخ: 317/3، 318.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دستبرداری کے بعد سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت بالاتفاق صحیح ثابت ہے کیونکہ سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ نے خونریزی سے بچاؤ کی مصلحت کو مدنظر رکھتے ہوئے خلافت سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کردی اور اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں پیشینگوئی بھی صحیح ہوگئی کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو عظیم جماعتوں میں صلح فرمادے گا اس طرح سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ کی دستبرداری سے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت تفویض ہوئی اور اس سال کا نام ہی عام الجماعۃ (اجتماع واتفاق والا سال) مشہور ہوگیا۔ کیونکہ اس سال تمام صحابہ کے اختلافات ختم ہوگئے اور سب نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کرلیا کیونکہ اس وقت (معاویہ اور حسن رضی اللہ عنہما کے علاوہ) کوئی تیسرا مدعی خلافت نہیں تھا۔

(غنیۃ الطالبین، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ، نعمانی کتب خانہ ص 201)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب 8

مرویات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

مسند بقی بن مخلد میں سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک سو تریسٹھ (163) حدیثیں موجود ہیں۔ ❶ اور مسند احمد بن حنبل میں ایک سو دس (110) روایات آئی ہیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے جریر بن عبداللہ بجلی السائب بن یزید الکندی عبداللہ بن عباس، معاویہ بن خدیج اور ابوسعید الخدری وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین عظام رحمہم اللہ میں سے ابوالشعثاء جابر بن زید، حسن بصری، سعید بن مسیّب، سعید مقبری، عطاء بن ابی رباح، محمد بن سیرین، محمد بن علی بن ابی طالب المعروف بابن الحنفیہ، ہمام بن منبہ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ نے روایت بیان کی ہے۔ ❷

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مرویات ان کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ چنانچہ:

((عَنْ عَمْرِ بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ ، كَانَ لَهُ مِثْلُ آجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا .)) ❸

''سیّدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

---

❶ دیکھیے: سیر اعلام النبلاء: 162/3.

❷ دیکھیے تهذيب الكمال: 201/18، 202.

❸ صحيح: سنن ابن ماجه، مقدمة باب من احياء سنة قد أمسيت، رقم: 209.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: جس نے میری کوئی سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو سنت زندہ کرنے والے کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جنھوں نے اس پر عمل کیا۔''

اذان کا جواب دینے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝۳۹﴾ (النجم : 39)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اور یہ کہ انسان کے لیے صرف وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔''

1 : ((عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ فِی حَدِيْثِهِ قَالَ حَدَّثَنِی عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِی بِالصَّلَاةِ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا اَشْهَدُ قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَاَنَا اَشْهَدُ قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَحْيَى فَحَدَّثَنَا رَجُلٌ اَنَّهُ لَمَّا قَالَ حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ هٰكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ .))[1]

''عیسیٰ بن طلحہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

[1] مسند احمد، : رقم : 16828۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس گئے، اسی اثناء میں مؤذن نے اذان دینا شروع کر دی، جب اس نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا، جب اس نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو انہوں نے کہا وَاَنَا اَشْهَدُ جب اس نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہا تو سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی وَاَنَا اَشْهَدُ کہا، جب اس نے حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہا تو انہوں نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور فرمایا کہ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح اذان کا جواب دیتے ہوئے سنا ہے۔''

تکبر کی مذمت کا بیان

2 : ((عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ بَيْتًا فِيْهِ ابْنُ عَامِرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ ، فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ لَهٗ مُعَاوِيَةُ: اجْلِسْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَمْثُلَ لَهُ الْعِبَادُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتًا فِی النَّارِ۔)) وَفِیْ لَفْظٍ: ((فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ .)) [1]

''ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ ایک گھر میں داخل ہوئے، اس میں ابن عامر اور ابن زبیر بھی موجود تھے، ابن عامر تو کھڑے ہو گئے، لیکن سیدنا ابن زبیر بیٹھے رہے، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عامر سے کہا: بیٹھ

[1] مسند احمد، : رقم : 16830۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاؤ، کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس کی یہ خواہش ہو کہ بندے اس کے لئے کھڑے ہوں تو وہ اپنا گھر دوزخ میں تیار کر لے۔''

دین اسلام کا علم حاصل کرنے کا بیان

3 : ((عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِی سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِی الدِّيْنِ .)) [1]

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔''

ذکر الٰہی کی فضیلت

4 : ((عَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰی حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ، قَالَ: آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ ، قَالَ: أَمَا إِنِّی لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِی مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّی ، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَةٍ مِنْ

[1] مسند احمد، : رقم : 16834۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَصْحَابِهِ ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ ، وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ ، قَالَ: آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذٰلِكَ ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ .)) ❶

"سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں لگی ہوئی ایک مجلس کے پاس آئے اور کہا: کس چیز نے تم لوگوں کو بٹھایا ہوا ہے؟ انھوں نے کہا: ہم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں، انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! کیا واقعی تم کو صرف اس چیز نے بٹھایا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں، انھوں نے کہا: میں نے کسی تہمت کی وجہ سے تم سے قسم کا مطالبہ نہیں کیا اور کوئی نہیں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بھی ہو اور احادیث بھی کم بیان کرے، ما سوائے میرے، بہرحال ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "کس چیز نے تمھیں بٹھایا ہوا ہے؟" انھوں نے کہا: جی ہم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس وجہ سے اس کی تعریف کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں ہدایت دی ہے اور آپ کے ذریعے ہم پر احسان کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ کی قسم! کیا واقعی تم کو صرف اس چیز نے بٹھایا ہوا ہے؟" انھوں نے کہا: جی اللہ کی قسم! ہم صرف

❶ مسند أحمد، رقم: 16835۔ شیخ شعیب نے اسے "صحیح الاسناد" قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی عمل کی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''خبردار! میں نے کسی تہمت اور شک کی وجہ سے تم سے قسم کا مطالبہ نہیں کیا، دراصل بات یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔''

چاپلوسی کی مذمت کا بیان

5 : ((عَنْ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاوِيَةُ فَلَّمَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا وَيَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَلَّمَا يَدَعُهُنَّ اَوْ يُحَدِّثُ بِهِنَّ فِي الْجُمَعِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوٌ خَضِرٌ فَمَنْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَاِنَّهُ الذَّبْحُ .))[1]

''معبد جہنی کہتے ہیں کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ بہت کم نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے، البتہ یہ کلمات اکثر جگہوں پر نبی علیہ السلام کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں اور یہ دنیا کا مال بڑا شیریں اور سرسبز و شاداب ہوتا ہے، پس جو شخص اسے اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے، اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور منہ پر تعریف کرنے سے بچو کیونکہ یہ اس شخص کو ذبح کر دینا ہے۔''

[1] مسند أحمد، رقم: 16837۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام کی اقتداء کرنے کا بیان

6: ((عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تُبَادِرُونِي بِرُكُوعٍ وَلَا بِسُجُودٍ فَإِنَّهُ مَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ، تُدْرِكُونِي إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُّ، تُدْرِكُونِي إِذَا رَفَعْتُ، إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ .))[1]

''سیّدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رکوع و سجود میں مجھ سے آگے نہ بڑھو، اگر میں رکوع کرتے وقت تم سے آگے بڑھتا ہوں تو تم مجھے پا لو گے جب میں اٹھوں گا، اسی طرح اگر میں سجدہ میں تم سے آگے بڑھ جاتا ہوں تو تم مجھے پا لو گے جب میں اٹھوں گا، بے شک اب میں بڑی عمر والا ہو گیا ہوں۔''

نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ عزوجل ہے

7: ((عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ رضی اللہ عنہ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهُّ فِي الدِّينِ۔ سَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى

[1] مسند احمد، رقم: 16838۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا الْمِنْبَرِ .))❶

''محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات منبر پر کہے: ''اے اللہ! تیری عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور تیری روکی ہوئی چیز کو کوئی عطا کرنے والا نہیں، اور دولت مند کو (اس کی دولت) تیرے عذاب سے نہیں بچا سکتی، اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اس کو دین میں فقہ عطا کر دیتا ہے۔'' پھر کہتے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کلمات سنے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منبر پر ارشاد فرمائے تھے۔''

جھوٹ کی مذمت کا بیان

8: ((عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سُوءٍ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الزُّورِ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ الزُّورَ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ فَقَالَ: أَلَا وَهٰذَا الزُّورُ، قَالَ أَبُو عَامِرٍ: قَالَ قَتَادَةُ: هُوَ مَا يُكْثِرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ .))❷

''سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ایک دن کہا: تم نے بری عادت ایجاد کر لی ہے، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ سے منع فرمایا ہے، ایک آدمی ایک لاٹھی لایا، اس کے سرے پر کپڑے کا ایک ٹکڑا لٹک رہا تھا، اس نے کہا: خبردار! یہی جھوٹ ہے۔ قتادہ

---

❶ مسند أحمد، رقم: 16839۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❷ مسند احمد، رقم: 16843۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح علی شرط الشیخین'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: اس سے مراد کپڑے کے وہ ٹکڑے ہیں، جن کے ساتھ عورتیں اپنے بال زیادہ ظاہر کرتی ہیں۔"

حرمت شراب کا بیان

9: ((عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ.)) ❶

"سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شراب پیئے اسے حد لگاؤ، اگر وہ پھر پیئے تو پھر حد لگاؤ، اگر وہ پھر پی لے تو اسے حد لگاؤ، لیکن اگر وہ چوتھی مرتبہ شراب نوشی کرے تو تم اسے قتل کر دو۔"

مصائب اور فتنوں کے دور میں محتاط رہنے کا بیان

10: ((عَنْ أَبِي عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ، وَإِنَّمَا مَثَلُ عَمَلِ أَحَدِكُمْ كَمَثَلِ الْوِعَاءِ، إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ، وَإِذَا خَبُثَ أَعْلَاهُ خَبُثَ أَسْفَلُهُ.)) ❷

---

❶ مسند احمد، رقم: 16847۔ شیخ شعیب نے اسے "صحیح الاسناد" قرار دیا ہے۔

❷ مسند احمد، رقم: 16853۔ شیخ شعیب نے اسے "حسن" قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے منبر پر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''دنیا کا جو حصہ اب باقی ہے، وہ محض مصائب اور فتنے ہیں اور تمہارے اعمال کی مثال برتن کی مانند ہے، اگر اس کا اوپر والا حصہ پاک ہو تو نیچے والا حصہ بھی پاک ہوگا اور اگر اوپر والا حصہ ناپاک ہوا تو نیچے والا بھی ناپاک ہوگا۔''

وضو کا بیان

11 : ((عَنْ أَبِى الْأَزْهِرِ عَنْ مُعَاوِيَةَ (بْنِ سُفْيَانَ) رضی اللہ عنہ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِغُرْفَةٍ مِن مَاءٍ حَتّٰى يَقْطُرَ الْمَاءُ مِن رَأْسِهِ أَوْ كَادَ يَقْطُرُ وَأَنَّهُ أَرَاهُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِى بَدَأَ مِنْهُ .))[1]

ابو ازہر کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما نے ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کیا، انھوں نے پانی کے ایک چلّو سے سر کا مسح کیا، یہاں تک سر سے پانی کے قطرے گرنے لگے یا قریب تھا کہ گرنے لگیں، بہرحال انھوں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کر کے دکھایا، جب وہ سر کے مسح تک پہنچے تو انھوں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو سر کے اگلے حصے پر رکھا، پھر ان کو سر پر پھیرتے گئے، یہاں تک کہ گدی تک پہنچ گئے، پھر اسی

[1] مسند أحمد، رقم : 16854۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہ پر لوٹا کر لے آئے، جہاں سے شروع کیا تھا۔''

نکاحِ شغار کی ممانعت

12 : ((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَكَمِ اِبْنَتَه، وَاَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنَتَه وَقَدْ كَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ وَهُوَ خَلِيْفَةٌ اِلٰى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيْقِ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ فِىْ كِتَابِهِ: هٰذَا الشِّغَارُ الَّذِىْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .)) (1)

عبد الرحمٰن بن ہرمز اعرج سے روایت ہے کہ عباس بن عبد اللہ بن عباس نے عبد الرحمٰن بن حکم سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا اور عبد الرحمٰن نے اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کر دیا، انہوں نے بیچ میں حق مہر کا تعین بھی کیا، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما، جو خلیفہ تھے، نے مروان کی طرف خط لکھا اور اس کو حکم دیا کہ ان کے درمیان تفریق کرا دو، انہوں نے اپنے خط میں یہ وضاحت کی کہ یہ وہی شغار ہے، جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔''

سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتماد

13 : ((عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ مُعَاوِيَةَ (ابْنَ أَبِىْ سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ) أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَصَّرَ مِنْ

(1) مسند احمد، رقم: 16856۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَعْرِهِ بِمِشْقَصٍ ، فَقُلْنَا لابْنِ عَبَّاس: مَا بَلَغَنَا هٰذَا إِلَّا عَنْ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ: مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَّهَمًا .)) ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ انھوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے لمبے چوڑے پھل سے اپنے بال تراشے تھے۔ مجاہد اور عطا کہتے ہیں: ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: یہ بات ہمیں صرف سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے موصول ہوئی ہے۔ انھوں نے جواباً کہا: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تہمت زدہ نہیں ہیں (یعنی وہ یہ خبر دینے میں سچے ہیں)۔"

دوسری نماز کے لیے جگہ تبدیل کرنے کا بیان

14 : ((عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ ، فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِذٰلِكَ ، لَا تُوْصَلُ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ .)) ❷

---

❶ صحیح بخاری، رقم : 1730، صحیح مسلم، رقم : 1246، مسند احمد، رقم : 16863 واللفظ لهٗ.

❷ مسند احمد، رقم : 16866۔ شیخ شعیب نے اسے "صحیح علی شرط مسلم" قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سائب بن یزید کہتے ہیں: میں نے مقصورہ میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی، جب انھوں نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا، جب وہ (گھر میں) داخل ہوئے تو انھوں نے میری طرف پیغام بھیجا، جب میں پہنچا تو کہا: تو نے جو کام ابھی کیا ہے، دوبارہ اس طرح نہ کرنا، بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا حکم دیا ہے کہ نماز کو نماز سے نہ ملایا جائے حتی کہ تو اس جگہ سے نکل جائے یا کسی سے کلام کر لے۔''

یومِ عاشوراء کا روزہ

15 : ((عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ (بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رضی اللہ عنہ) يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، يَقُوْلُ: يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، وَلَمْ يُفْرَضْ عَلَيْنَا صِيَامُهُ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ فَإِنِّي صَائِمٌ۔ فَصَامَ النَّاسُ .)) [1]

''حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے مدینہ منورہ میں خطبہ دیا اور کہا: مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ یہ یومِ عاشوراء ہے، اس دن کا روزہ ہم پر فرض نہیں کیا گیا، اس لیے تم میں سے جو آدمی اس کا رکھنا چاہتا ہو،

[1] مسند احمد، رقم: 16867۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح علی شرط الشیخین'' قرار دیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وہ رکھے، البتہ میں تو روزے سے ہوں۔ پھر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔''

مردوں کے لیے سونا اور ریشم استعمال کرنے کی ممانعت

16 : ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيْرِ .)) ❶

''عبد اللہ بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مکہ مکرمہ میں سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو برسر منبر یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو سونا اور ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔''

سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک انداز

17 : ((عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ: وَهُوَ يَخْطُبُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَتُوُفِّيَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا الْيَوْمَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ .)) ❷

''سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا

---

❶ مسند احمد، رقم: 16872۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔
❷ مسند احمد، رقم: 16873۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح علی شرط مسلم'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبہ میں یوں کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات بھی تریسٹھ سال کی عمر میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے مزید کہا کہ اب میری عمر بھی تریسٹھ سال ہو چکی ہے۔''

طائفہ منصورہ کی فضیلت

18 : ((عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِىْ عَلَى الْحَقِّ لَا يُبَالُوْنَ مَنْ خَالَفَهُمْ اَوْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِىَ اَمْرُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .)) [1]

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں یا بے یارومددگار چھوڑ دینے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے۔''

مؤذن کی فضیلت

19 : ((عَنْ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ اِذَا اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤَذِّنِيْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ

[1] مسند احمد، رقم: 16881۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ .)) ❶

"سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن مؤذنین سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔"

تکلیف مومن کے گناہوں کا کفارہ

20 : ((عَنْ مُعَاوِیَۃَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ: مَا مِنْ شَیْءٍ یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ فِیْ جَسَدِہٖ یُؤْذِیْہِ اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِہٖ مِنْ سَیِّاٰتِہٖ .)) ❷

"سیدہ معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو چیز مؤمن کے جسم کو تکلیف پہنچاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔"

ہجرت کا بیان

21 : ((عَنْ أَبِیْ هِنْدٍ الْبَجَلِیِّ قَالَ: کُنَّا عِنْدَ مُعَاوِیَۃَ یَعْنِیْ ابْنَ أَبِیْ سُفْیَانَ وَهُوَ عَلٰی سَرِیْرِہٖ وَقَدْ غَمَّضَ عَیْنَیْہِ فَتَذَاکَرْنَا الْھِجْرَۃَ وَالْقَائِلُ مِنَّا یَقُوْلُ: قَدِ انْقَطَعَتْ ، وَالْقَائِلُ مِنَّا یَقُوْلُ: لَمْ

❶ مسند احمد، رقم: 16898۔ شیخ شعیب نے اسے "صحیح علی شرط مسلم" قرار دیا ہے۔

❷ مسند احمد، رقم: 16899۔ شیخ شعیب نے اسے "صحیح علی شرط علی مسلم" قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَـنْـقَطِعْ فَاسْتَنْبَهَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ فِيْهِ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ قَلِيْلَ الرَّدِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَـقَـالَ: ((لَا تَـنْـقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا .))❶

"ابو ہند بجلی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ہم سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہ اپنی چارپائی پر اونگھ کی وجہ سے آنکھوں کو بند کر کے تشریف فرما تھے، ہم نے وہاں ہجرت کا تذکرہ کیا، کسی نے کہا: ہجرت منقطع ہو چکی ہے اور کسی نے کہا کہ ابھی تک وہ منقطع نہیں ہوئی، اتنے میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جاگ گئے اور کہا: تم لوگ کیا بات کر رہے تھے؟ ہم نے ان کو تفصیل بتائی، وہ نبی کریم ﷺ کی طرف کم احادیث منسوب کرتے تھے، بہرحال اس بار انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس گفتگو کر رہے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہجرت اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی، جب تک توبہ منقطع نہیں ہو جاتی اور توبہ اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی، جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔"

مبارک عمل

22: ((عَـنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيْ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُوْلُ:...... سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ إِنَّمَا اَنَا

❶ مسند احمد، : رقم : 16906۔ شیخ شعیب نے اسے "حسن لغیرہ" قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَازِنٌ وَاِنَّمَا یُعْطِی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَعْطَیْتُہُ عَطَاءً عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ فَھُوَ اَنْ یُبَارَكَ لِاَحَدِكُمْ وَمَنْ اَعْطَیْتُہُ عَطَاءً عَنْ شَرَہٍ وَشَرِہِ مَسْأَلَۃٍ فَھُوَ كَالْآكِلِ وَلَا یَشْبَعُ .)) ❶

''سیّدنا عبداللہ بن عامر تحصبی سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تو صرف خزانچی ہوں، اصل دینے والا اللہ ہے اس لیے میں جس شخص کو دل کی خوشی کے ساتھ کوئی بخشش دوں تو اسے اس کے لیے مبارک کر دیا جائے گا اور جسے اس کے شر سے بچنے کے لیے یا اس کے سوال میں اصرار کی وجہ سے کچھ دوں، وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا رہے اور سیراب نہ ہو۔''

جمعہ کی سنتوں کا بیان

23 : ((عَنْ عُمَرِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِی الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ اَرْسَلَہُ اِلَی السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ یَسْأَلُہُ عَنْ شَیْءٍ رَآہُ مِنْہُ مُعَاوِیَۃُ فِی الصَّلَاۃِ قَالَ نَعَمْ صَلَّیْتُ مَعَہُ الْجُمُعَۃَ فِی الْمَقْصُوْرَۃِ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِی مَقَامِی فَصَلَّیْتَ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّیْتَ الْجُمُعَۃَ فَلَا تَصِلْھَا بِصَلَاۃٍ حَتّٰی تَخْرُجَ اَوْ تَكَلَّمَ فَاِنَّ نَبِیَّ ﷺ اَمَرَ بِذٰلِكَ

❶ مسند احمد، رقم: 16911۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح علی شرط مسلم'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنْ لَا تُوْصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَخْرُجَ اَوْ تَكَلَّمَ .)) ❶

''عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے نافع بن جبیر نے سائب بن یزید کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ انہوں نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! ایک مرتبہ میں نے ان کے ساتھ ''مقصورہ'' میں جمعہ پڑھا تھا، جب انہوں نے نماز کا سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر ہی کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے لگا، سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ جب اندر چلے گئے تو مجھے بلا کر فرمایا آج کے بعد دوبارہ اس طرح نہ کرنا جیسے ابھی کیا ہے، جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس سے متصل ہی دوسری نماز نہ پڑھو جب تک کوئی بات نہ کرلو یا وہاں سے ہٹ نہ جاؤ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی نماز کے متصل بعد ہی دوسری نماز نہ پڑھی جائے جب تک کہ کوئی بات نہ کرلو یا وہاں سے ہٹ نہ جاؤ۔''

سجدۂ سہو کا بیان

24 : ((عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .)) ❷

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اسے چاہیے کہ بیٹھ کر دو

❶ مسند احمد، رقم: 16913۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح علی شرط مسلم'' قرار دیا ہے۔
❷ مسند احمد، رقم: 16915۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سجدے کرلے۔"

سلام پھیرنے کے بعد کی دُعا

25 : ((عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.)) ❶

"محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں: میں نے سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہہ رہے تھے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے: یا اللہ! جو کچھ تو عنایت فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو کچھ تو روک دے وہ کوئی دے نہیں سکتا اور دولت والے کو تیرے بالمقابل دولت کوئی کام نہیں دے سکتی۔"

سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا وتر

26 : ((عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.)) ❷

---

❶ مسند امام احمد: 100/28۔ اس کی سند صحیح ہے۔

❷ صحیح بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم: 3764.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی نماز صرف ایک رکعت پڑھی۔ وہیں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا آزاد کردہ غلام تھا۔ جب وہ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس پر انہوں نے کہا کوئی حرج نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے کی حرمت

27: ((عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِی سُفْيَانَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ .)) [1]

''سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے چاہیے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔''

ملک شام کی فضیلت

28: ((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ ، أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِی سُفْيَانَ عَلٰی هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِی قَائِمَةً بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی يَأْتِیَ أَمْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلٰی

[1] مسند احمد، رقم: 16916۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ۔)) فَقَامَ مَالِكُ بْنُ يَخَامِرٍ السَّكْسَكِيُّ: فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ: وَهُمْ أَهْلُ الشَّامِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَرَفَعَ صَوْتَهُ هٰذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ أَهْلُ الشَّامِ .))❶

''عمیر بن ہانی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے سنا وہ اس منبر پر کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت میں سے ایک گروہ قیامت تک اللہ کے حکم سے موجود رہے گا، ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے، بلکہ وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔'' مالک بن یخامر سکسکی نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ اس حدیث کا مصداق اہل شام ہیں، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے کہا: یہ مالک کہہ رہا ہے کہ اس نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہے کہ اس گروہ سے مراد اہل شام ہیں۔''

سات اشیاء کی حرمت کا بیان

29 : ((عَنْ اَبِی حَرِیْزٍ مَوْلٰی مُعَاوِیَةَ قَالَ: خَطَبَ النَّاسَ مُعَاوِیَةُ بِحِمْصَ، فَذَکَرَ فِیْ خُطْبَتِهٖ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ سَبْعَةَ اَشْیَاءٍ وَاِنِّیْ اُبْلِغُکُمْ ذٰلِكَ وَاَنْهَاکُمْ عَنْهُ مِنْهُنَّ،

❶ مسند احمد، رقم: 16932۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح الاسناد'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الــنَّــوْحُ، وَالشِّــــعْــرُ، وَالتَّــصَــاوِيْرُ، وَالتَّبَرُّجُ، وَجُلُوْدُ السِّبَاعِ، وَالذَّهَبُ، وَالْحَرِيْرُ.)) [1]

''ابو حریز کہتے ہیں: سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے حمص میں لوگوں سے خطاب کیا اور اس میں یہ بات بھی ذکر کی: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اشیاء کو حرام قرار دیا ہے، میں تم کو آپ کا پیغام پہنچاتا ہوں اور ان سے منع بھی کرتا ہوں، نوحہ کرنا، شعر پڑھنا، تصویریں بنانا، عورت کا غیر شوہر کے سامنے زیبائش کرنا، درندوں کے چمڑے، سونا اور ریشم۔''

[1] مسند احمد، رقم: 16935۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

خاتمہ

سیّدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ عادل اور فاضل صحابہ میں سے ہیں۔ ❶
وہ بہترین بادشاہ اور امیر ہیں۔ جن کا عدل ان کے ظلم پر غالب ہے بشری کمزوریوں سے وہ پاک نہ تھے جو کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کردیا ہے۔ ❷
اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا احترام ومحبت اور اُن سے عقیدت ہمارے دل و دماغ کا سکون بنائے اور اُن سے بغض وعداوت اور حسد ومنافقت سے ہم سب کو محفوظ رکھے، نیز جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر سب وشتم یا تنقید کرتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ صحیح راستہ اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین یارب العالمین۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وعلی آله وصحبه وسلم .

---

❶ المعلم بفوائد مسلم : 242/3، 243 .

❷ سیر اعلام : 159/3 .